حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے

حاجت روا مشکل کشا صاحب عطا دافع بلا ہونے پر

۶۰ آیات اور
۳۰۰ احادیث سے ثبوت

الامن والعلیٰ

تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولینا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۴۰ھ

شبیر برادرز
۴۰-بی اردو بازار، لاہور

حضور پرنور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دافع البلاء کہنے اور شرکیاتِ وہابیہ کے رد میں

بے مثل رسالہ

الأمن والعلیٰ

الدیکہ

تصنیف لطیف :

مجدّدِ ملّت امامِ اہلسنّت اعلیٰحضرت محمد احمد رضا خانصاحب

قدس سرّہ العزیز

زبیر پبلشرز اردو بازار - لاہور

نام کتاب	الامن والعلیٰ
مصنف	مجدد ملت اعلیٰ حضرت محمد احمد رضا خان صاحب رح
صفحات	۲۳۲ سائز ۳۶×۲۳/۱۶
تعداد	۱۰۰۰
سن طباعت	ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ
مطبع	
ہدیہ	روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی، لِنَاعِتِی الْمُصْطَفٰی، بِدَافِعِ الْبَلَاءِ

کلمہ دافع البلا کے ساتھ، مصطفٰی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی نعت بیان کرنے والوں کے لئے (بلاؤں سے) امن اور بلندی

اِکْمَالُ الطَّامَّۃِ، عَلٰی شِرْکٍ، سُوِّیَ بِالْاُمُوْرِ الْعَامَّۃِ

پوری قیامت ڈھانا (وہابیوں کے اس) شرک پر جو امور عامہ کی طرح (موجود کی ہر قسم پر صادق) ہے

۱۳۱۲ھ

مسمّٰی بنام تاریخی

ملقب بہ لقب تاریخی

استفتاء

از دہلی باڑہ ہندو رائے مرسلہ مولوی محمد کرامت اللہ خاں صاحب

۲۱ رجمادی الاخرہ ۱۳۱۱ھ

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں زید کہتا ہے کہ پڑھنا درود تاج اور دلائل الخیرات کا شرک محض اور بدعت سیئہ ہے اور تعلیم اس کی سم قاتل شرک اس لئے کہ درود تاج میں دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم رسول اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی شان میں مذکور ہے اور بدعتِ سیئہ اس لئے کہ یہ درود بعد صدہا سال کے تصنیف ہوئے ہیں عمرو جواب میں کہتا ہے کہ ورد اس درود مقبول کا موجب خیر و برکت اور باعثِ ازدیادِ محبت ہے۔ زید عربیت سے جاہل ہے وہ نہیں سمجھتا کہ حضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سبب ہیں دفع بلا کے۔ اگرچہ دافع البلا حقیقتاً خدائے تعالٰی ہے۔ مختصر المعانی میں انبت الربیع البقل کو بقول مومن مجاز اور بقول کافر حقیقت فرمایا ہے علاوہ ازیں وَمَا کَانَ اللہُ لِیُعَذِّبَہُمْ وَاَنْتَ فِیْہِمْ اور وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ہمارے دعوے پر دو بزرگ گواہ ہیں اور کیا سالِ ولادت حضرتِ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں قحط عام کی وبا دفع نہیں ہوئی اس کے سوا جبریل جلیل کا مقولہ قرآن کریم میں اس طرح درج ہے لِاَھَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا یہاں بقول زید حضرت جبریل بھی معاذ اللہ مشرک ہو گئے کیونکہ وہ اپنے کو وہاب فرما رہے ہیں پس جو جواب زید کی طرف سے ہوگا وہی ہماری طرف

سے پھر چونکہ یہ درود معمول بہ اکثر علماء و مشائخ عظام ہے پس وہ سب بھی زید کے نزدیک مشرک ہوئے اور طرفہ یہ کہ خود زید بھی اس خواہ مخواہ کے شرک سے بچ نہیں سکتا کیونکہ وہ بھی سَمّ کو قاتل اور ادویہ کو دافعِ درد و رافعِ غشیان کہتا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قصیدۂ اطیب النغم میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دافع فرما رہے ہیں۔ سندیں تو اور بھی بہت ہیں مگر اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ رہا صدہا سال کے بعد تصنیف ہونے سے بدعتِ سیئہ ہونا یہ بھی زید کی حماقت پر دال ہے خود زید جو مولوی اسمٰعیل صاحب کے خطبے جمعہ میں برسرِ منبر پڑھتا ہے اس کے لئے اُس کے پاس کوئی حدیث ہے یا وہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصنیف ہیں۔ سبحان اللہ ان خطبوں کا پڑھنا (جو صدہا سال بعد کی تصنیف ہیں) تو زید کے لئے سنت ہو اور خاصانِ حق کی تصنیف درود کا پڑھنا بدعت سیئہ ٹھہرے ہاں جو صیغے درود کے حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے منقول ہیں اُن کا پڑھنا ہمارے نزدیک بھی افضل و بہتر ہے۔ مگر علمائے راسخین و فقرائے کاملین نے حالتِ ذوق و شوق میں جو درود شریف بالفاظ بدیعہ تصنیف فرمائے ہیں جن میں جناب غوث الثقلین محبوب سبحانی بھی شامل ہیں اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے جذب القلوب میں درج فرمائے ہیں اور خود حضرت شیخ نے ایک مستقل رسالہ اس بارہ میں تالیف فرمایا ہے اور جتنے درود مشائخ عظام نے تصنیف فرمائے ہیں سب اُس میں درج ہیں اور شرح سفر السعادۃ میں ۳۶ صیغے رسول خدا سے منقول ہیں باقی صحابہ و تابعین نے زیادہ کئے ہیں۔ زید جاہل نے ان سب حضرات کو (معاذ اللہ) مشرک بنایا ہے اب علمائے اعلام سے استفسار ہے کہ قول زید کا صحیح اور موافق عقائد سلف صالح کے ہے یا عمرو کا۔ بہ تشریح و تفصیل ارشاد ہو اللہ آپ کو جزائے خیر عنایت فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب

الحمد للّٰہ علی ما علم وھدانا للذی اقوم وسلک بنا السبیل الاسلم وصلی ربنا وبارک وسلم علی دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم سیدنا ومولانا ومالکنا وماوٰنا محمد مالک الارض ورقاب الامم وعلی اٰلہ وصحبہ اولی الفضل والفیض والعطاء والجود والکرم اٰمین

قال الفقیر المستدفع البلاء من فضل نبیہ العلی الاعلی صلی علیہ اللہ تعالٰی عبد المصطفٰی احمد رضا المحمدی السّنّی الحنفی القادری البرکاتی البریلوی دفع نبیہ عنہ البلاء ومنح قلبہ النور والجلاء یہ مختصر جواب موضع صواب متضمن مقدمہ ودو باب وخاتمہ۔

مقدمہ اتمام الزام وتمہید مرام میں عائدۂ قاہرہ وفائدۂ زاہرہ پر مشتمل

عائدۃ قاھرۃ

ایھا المسلمون دفع بینکم عنکم بلاء المجنون وفتنۃ المفتون زید بیقید کے ایسے کلمات کچھ محلِ تعجب نہیں کہ مذہب وہابیہ کی بنا ہی حتی الامکان حضور سید الانس والجان علیہ وعلٰی آلہ افضل الصلاۃ والسلام کے ذکر شریف مٹانے اور محبوبانِ خدا جل وعلا وعلیہم الصلاۃ والثنا کی تعظیم قلوب مسلمین سے گھٹانے پر ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون مگر تعجب اُن مسلمانان اہلسنت سے کہ ایسے ناپاک اقوال پر کان دھریں بہت کان کھانے والے دنیا میں ہوئے اور ہوتے رہیں گے مسلمان صحیح العقیدہ اُن کی طرف التفات ہی کیوں کریں ایسوں کا علاج حضور میں خاموشی اور غیبت میں فراموشی اور اٹھتے بیٹھتے ہر وقت ہر حال اپنے محبوب بے مثال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ذکر پاک

کی زیادہ گرمجوشی کی کہ مخالف خود ہی اپنی آگ میں جل بجھیں گے قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور اس تالفہ کے رد میں اقوال ائمہ وعلماء[1] پیش کرنے کا کوئی محل ہی نہیں کہ بزعم اپنے اعتقاد سے ائمہ وعلماء کتنے ہو ان کے نزدیک وہ بھی تمہاری طرح معاذ اللہ مشرک بدعتی تھے درود محمود میں کتب وصیغ کثیرہ کی تصنیف واشاعت انہیں نے کی تمہارے پیارے نبی محمد مصطفیٰ دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ——— کو اللہ عزوجل کا خلیفۂ اکبر ومدد بخش ہر خشک وتر وواسطۂ ایصال ہر خیر وبرکت ووسیلۂ فیضان ہر جود ورحمت وشافی وکافی وقاسم نعمت وکاشف کرب ودافع زحمت وہی لکھ گئے جس کی تصریحات قاہرہ سے اُن کی تصنیفات باہرہ کے آسمان گونج رہے ہیں فقیر غفر اللہ لہٗ نے کتاب مستطاب سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ میں بکثرت ارشادات جلیلہ ونصوص جزیلہ جمع کئے جن کے دیکھنے سے بحمد اللہ ایمان تازہ ہو اور روئے ایقان پر احسان کا غازہ تو اُن کے نزدیک حقیقۃً یہ شرک وبدعت تمہیں وہی سکھا گئے آخر ان کا بانی مذہب[2] شیخ نجدی علیہ ما علیہ ڈنکے کی چوٹ کہتا تھا کہ ۶۰۰ سو برس سے جتنے علماء گذرے سب کافر تھے کما ذکرہ المحدث العلامۃ الفقیہ الفہامہ شیخ الاسلام زینت المسجد الحرام سیدی احمد بن زین ابن دحلان المکی قدس سرہ المکی فی الدرر السنیۃ احادیث دکھانے کا کیا موقع کہ آخر سب کتب حدیث صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم وغیرہا حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کے بعد تصنیف ہوئیں تو اُن کے طور پر معاذ اللہ وہ سب بدعت اور مصنف بدعتی۔ رہی آیت کہ رب العزۃ جل وعلا نے تخصیص لفظ وصیغہ ووقت وعدد مطلقاً اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام کی طرف بلاتا ہے یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

---

[1] نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں علماء وائمۂ دین کا عقیدہ [2] وہابیوں کا پیشوا چھ سو برس سے سب عالموں کو کافر کہتا تھا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ کُلَّمَا دَعَا بِذِکْرِہِ الثَّنَاءُوْنَ وَمَنَعَ مِنْ اِکْثَارِہِ اِنَّھَا لَیَکُوْنَنَّ تو دلائل الخیرات و درود تاج وغیرہا سب اس حکم جانفزا کے دائرہ میں داخل یہ بھی انہیں مقبول ہوتی نظر نہیں آتی کہ ان کتب وصیغ میں حضور والا دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف عظیمہ جلیلہ ونعوت کثیرہ جزیلہ ہیں اور اُن کے امام الطائفہ کا حکم ہے کہ "جو بشر کی سی تعریف ہو اُس میں بھی اختصار کرو"۔ علاوہ ازیں وظیفۂ درود میں صدہا بار نام اقدس لینا ہوگا اور اُن کا امام لکھ چکا کہ نام جپنا شرک ہے اب وہ اپنے امام کی تصریح مانیں یا تمہارے خدا کا اطلاق۔ ہاں اگر انہیں کے امام الطائفہ اور اُس کے آبا و اجداد و اکابر کی تصانیف دکھاؤ تو شاید کچھ کام چلے کہ امام الطائفہ کو کچھ کہیں تو ایمان کی گت بری بنے اور اُس کے اکابر سے مکابر رہیں تو اُس سے کیونکر گاڑھی چھنے ایسی ہی جگہ پر بدلگامی کا قافیہ تنگ ہوتا ہے کہ نہ رائے رفتن نہ روئے ماندن مثلاً اولاً یوں پوچھیے کہ حیا دار و صرف اس جرم پر کہ حضرات علمائے دین مصنفین کتب رحمہم اللہ تعالیٰ زمانۂ اقدس حضور دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نہ تھے اُنہیں کی کتابیں بدعت اور وہ معاذ اللہ اہل بدعت قرار پائیں گے یا یہ حکم امام الطائفہ اور اُس کے عم نسب و پدر شریعت و جد طریقت جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب اور اُس کے جد نسب و جد شریعت و فرجد طریقت شاہ ولی اللہ صاحب اور فرجد نسب و تلمذ و جد الجد بیعت شاہ عبد الرحیم صاحب وغیرہم اکابر و عمائد خاندان دہلی کو بھی شامل ہوگا۔ کیا یہ حضرات زمانۂ اقدس میں تھے کیا اُن کی کتابیں جبھی تصنیف ہوئی تھیں کیا انہوں نے اپنی تصانیف کے خطبوں میں بیسیوں مختلف صیغوں سے جو درود لکھے ہیں سب بعینہا حضور دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

ــه وہابیہ کے نزدیک حضور کی تعریف میں کمی چاہئے ــه وہابیہ کے نزدیک درود شریف کی کثرت شرک ہے

ــه وہابیہ کے نزدیک شاہ عبد العزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب بدعتی تھے۔

ثابت ہیں اگر ہیں تو بتا دو اور نہیں تو کیا ہٹ دھرمی سینہ زوری ہے کہ ان کی تصانیف بدعت اور یہ بدعتی نہ ٹھہریں کیا وحی باطنی اسمٰعیلی میں یہ حکم تشریعی بھی آچکا ہے کہ یَجُوْزُ لِاٰبَائِكَ مَالَا یَجُوْزُ لِغَیْرِهِمْ ان کا امام صاف صاف لکھ چکا کہ بعض غیر انبیاء پر بھی (جن میں اس نے اپنے پیر اور پردادا کو بھی داخل کیا ہے) بے وساطت انبیاء وحی باطنی آتی ہے جس میں احکام تشریعی اترتے ہیں وہ ایک جہت سے انبیاء کے پیرو اور ایک جہت سے خود محقق ہوتے ہیں وہ شاگرد انبیاء بھی ہیں اور ہم استاد انبیاء بھی وہ مثل انبیاء معصوم ہیں (دیکھو صراط المستقیم مطبع ضیائی میرٹھ ص۳۸ دو سطر اخیر تا ص۳۹ سطر ۱۰ و ۱۱ دو سطر اخیر ص۴۱ سطر ۵ و ۶ تا ص۴۲ سطر ۲ و ۳ و ۴) گمراہی بد دینی کا منہ کالا پھر نبوت کیا کسی پیڑ کا نام ہے اللہ کی شان یہ کھلم کھلا اپنے استادوں پیروں کو نبی بنانے والے تو امام اور ائمہ شریعت۔ اور علمائے سنت اس جرم پر کہ صیغہائے درود مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کیوں کثرت کی معاذ اللہ بدعتی بدنام

ثالثاً یہ قہرمانی حکم صرف حضور دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود میں ہے یا خاندان امام الطائفہ کے ایجادات میں بھی کہ شاہ صاحب کے قول الجمیل جن کے لئے ضامن وکفیل۔ اسی قول الجمیل میں اپنے اور اپنے پیران ومشائخ کے آداب طریقت واشغال ریاضت کی نسبت صاف لکھا کہ ہماری صحبت وسلوک آمیزی تونبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہے وان لم یثبت تعین الاداب ولا تلك الاشغال اگرچہ نہ ان خاص آداب کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثبوت ہے نہ ان اشغال کا شاہ عبد العزیز صاحب حاشیہ میں فرماتے ہیں "اسی طرح پیشوایان طریقت نے جلسات وہیئات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کئے" مولوی خرم علی مصنف نصیحۃ المسلمین اس کے ترجمہ شفاء العلیل میں شاہ صاحب

ف۱ ملاحظہ ہو امام الطائفہ کا اپنے بڑوں کو صاف صاف نبی وصاحب شریعت ووحی ومعصوم ماننا۔

ف۲ خاص دینی کاموں میں خاندان امام الطائفہ کا نئی نئی باتیں نکال کر دینا ہے

کا یہ قول نقل کر کے لکھا ہے "یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات سیئہ نہ سمجھنا چاہیئے جیسا کہ بعض کم فہم سمجھتے ہیں"۔ اور سنئے اسی قول الجمیل میں اشغال مشائخ نقشبندیہ قدست اسرارہم میں تصورِ شیخ کی ترکیب لکھی ہے کہ اذا غاب الشیخ عنہ یخیل صورتہ بین عینیہ بوصف المحبۃ والتعظیم فتفید صورتہ ما تفید صحبتہ جب شیخ غائب ہو تو اس کی صورت اپنے پیش نظر محبت و تعظیم کے ساتھ تصور کرے جو فائدے اس کی صحبت دیتی تھی اب یہ صورت دے گی شفاء العلیل میں مولانا شاہ عبد العزیز صاحب[۸] سے نقل کیا "حق یہ ہے کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ تر قریب ہے"۔ مکتوبات مرزا صاحب جانجاناں میں ہے جنہیں شاہ ولی اللہ صاحب اپنے مکتوبات میں نفس زکیہ قیم طریقۂ احمدیہ داعی سنت نبویہ لکھتے ہیں "دعائے حزب البحر وظیفہ صبح و شام[۹] و ختم حضرت خواجگان قدس اللہ اسرارہم ہر روز بجہت حل مشکلات باید خواند" ذرا اس صبح و شام و ہر روز کے الفاظ پر بھی نظر رہے کہ یہ وہی التزام و مداومت ہے جسے ارباب طائفہ نو بوجہ ممانعت قرار دیتے ہیں یہ ان داعی سنت نے بدعت اور بدعت کا حکم دیا بلکہ اس ختم اور ختم مجددی کی نسبت انہیں مکتوبات میں ہے "بعد حلقہ صبح لازم گیرد"۔ انہیں میں ہے "بعد از حلقہ صبح بران موظبت نمایند"۔ سب جانے دو خود امام الطائفہ[۱۰] صراط مستقیم میں لکھتا ہے "اشغال مناسب ہر وقت و ریاضات ملائمہ ہر قرن جدا جدا میباشند ولہذا محققان ہر وقت از اکابر ہر طریق در تجدید اشغال کوششہا کردہ اند بناءً علیہ مصلحت دید وقت چناں اقتضا کرد کہ یک باب ازیں کتاب برائے بیان اشغال جدیدہ کہ مناسب ایں وقت ست تعیین کردہ شود الخ" للہ انصاف یہ لوگ کیوں نہ بدعتی ہوئے اور ذرا تصور شیخ کی تو خبریں کہیے جسے جناب شاہ صاحب مرحوم سب راہوں سے قریب تر بتا رہے ہیں یہ ایمان تقویۃ الایمان پر ٹھیٹ بت پرستی تو نہیں

---

[۸] ذرا تصور شیخ کا حکم ملاحظہ ہو [۹] وظائف کے التزام کا حکم

[۱۰] امام الطائفہ کا خود بدعتی بننا

یا یہ حضرات شریعت باطنہ اسمعیلی سے مستثنیٰ ہیں ثالثاً بھلا حضور اقدس دافع البلاء مانح العطا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دافع البلاء کہنا تو معاذ اللہ شرک ہوا اب جناب[11] شاہ ولی اللہ کی خبر لیجئے وہ اپنے قصیدۂ نعتیہ اطیب النغم اور اس کے ترجمہ میں کیا بولجل رہے ہیں " بنظر نمی آید مرا مگر آنحضرت[12] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ جائے دست زدن اندوہگین است در ہر شدتے " پھر کہا " جائے پناہ گرفتن بندگان و گریز گاہ ایشاں در وقت خوف ایشاں روز قیامت " پھر کہا " نافع ترین ایشاں مردماں را نزدیک ہجوم حوادث زماں " پھر کہا " اے بہترین خلق خدا و اے بہترین عطا کنندہ والے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود برائے ازالہ مصیبتے " ۔ پھر کہا " تو پناہ دہندۂ از ہجوم کردن مصیبتے " اپنے دوسرے قصیدۂ نعتیہ ہمزیہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں " آخر حالت مادح آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را وقتیکہ احساس کند نارسائی خود را از حقیقت ثنا آنست کہ ندا کند خوار[14] و زار شدہ باخلاص در مناجات و بہ پناہ گرفتن بایں طریق ای رسول خدا عطائے ترا میخواہم روز حشر (الیٰ قولہ) توئی پناہ[15] از ہر بلا بسوئے تست رو آوردن من و بہ تست پناہ گرفتن من و در تست امید داشتن من آہ " ملخصاً ۔ یہی شاہ صاحب ہمعات میں زیر بیان نسبت اویسیہ لکھتے ہیں " از ثمرات ایں نسبت رویت آں جماعت ست در منام و فائدہا از ایشاں یافتن و در مہالک و مضائق صورت آں جماعت پدید آمدن و حل مشکلات[16] وے بآں صورت منسوب شدن " ۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی ان کے شاگرد رشید اور مرزا صاحب موصوف کے مرید تذکرۃ الموتیٰ میں ارواح اولیائے کرام قدس اسرارہم کی نسبت لکھتے ہیں " ارواح[17] ایشاں از زمین و آسمان و بہشت ہر جا کہ خواہند

---

[11] وہابیہ کے طور پر سارا خاندان دہلی مشرک تھا [12] حضور ہی ہر مصیبت کے وقت کام آتے ہیں [13] حضور سب سے بہتر عطا کرنے والے ہیں۔ [14] عاجزی و تذلل کے ساتھ حضور کو ندا کرے [15] حضور ہی ہر بلا سے پناہ ہیں۔

[16] اولیا کا مشکل کشا ہونا [17] اولیا کی روحیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں

میروندو دوستاں ومعتقداں را در دنیا وآخرت[18] مددگاری میفرمانید و دشمناں[19] را ہلاک می سازند" اور دافع البلا کس چیز کا نام ہے۔ مرزا صاحب کے ملفوظات میں ہے "نسبت[20] ما بجناب امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ میرسد وفقیر را نیاز خاص بآنجناب ثابت ست در وقت عروض عارضۂ[21] جسمانی توجہ بآنحضرت واقع میشود وسبب حصول شفا میگردد" ذرا اس نیازی خاص پر بھی نظر رہے۔ یہی داعی سنت نبویہ فرماتے ہیں "التفات غوث[22] الثقلین بحال متوسلان طریقۂ علیۂ ایشاں بسیار معلوم شد یا ہیچکس از اہل ایں طریقہ ملاقات نشدہ کہ توجہ مبارک بآنحضرت بحالش مبذول نیست" ذرا اس عبارت کے تیور دیکھئے اور لفظ مبارک غوث الثقلین بھی ملحوظ خاطر رہے اس کے یہی معنی ہیں نہ کہ انس وجن سب کی فریاد کو پہنچنے والے اور سنئے یہی نفس زکیہ فرماتے ہیں "ہمچنیں عنایت[23] حضرت خواجہ نقشبند بحال معتقدان خود مصروف است مغلان[24] در صحرا یا وقت خواب اسباب واسپان خود بحمایت حضرت خواجہ می سپارند وتائیدات از غیب ہمراہ ایشاں میشود" اب تو شرک کا پانی سر سے اوپر ہو گیا ایمان سے کہو تمہارے ایمان پر کتنا بڑا بھاری شرک ہے جس پر مدد غیبی نازل ہوتی اور یہ بات حضرت خواجہ قدس سرہ العزیز کے مدائح میں گنی جاتی ہے خدا کرے اس وقت کہیں نہیں حدیث اَعُوْذُ بِعَظِيْمِ هٰذَا الْوَادِيْ یا آیہ کریمہ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ یاد آجائے پھر جناب مرزا صاحب اور ان کے مداح جناب شاہ صاحب کا مزہ دیکھئے آخر تمہارا امام بھوت پریت جن پری اور اولیاء شہداء سب کو ایک ہی درجہ میں مان رہا ہے۔ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر عزیزی میں اکابر اولیا کا حال بعد انتقال لکھتے ہیں "دریں حالت[25] تصرف در دنیا دادہ واستغراق آنہا بجہت کمال وسعت[26]

ف[18] ارواح اولیاء کا مدد کرنا

ف[19] ارواح اولیاء کا دشمنوں کو ہلاک کرنا ف[20] مولیٰ علی سے نیاز م[21] بیماری میں مولیٰ علی کی طرف توجہ

م[22] غوث پاک کی توجہ وعنایت م[23] خواجہ نقشبند کی عنایت م[24] ان کی حمایت میں اہل و اسباب کا سونپنا م[25] اولیاء بعد انتقال بھی دنیا میں تصرف فرماتے ہیں م[26] کمال وسیع علم رکھتے ہیں۔

مدارک آنہا مانع توجہ[۲۷] بایں سمت نمی گردد و اویسیان تحصیل مطلب[۲۸] کمالات باطن از انہا می نمایند وارباب حاجات ومطالب حل مشکلات[۲۹] خود از انہا می[۳۰] طلبند ومی یابند" ذرا یہ دنیا میں اولیا کا تصرف بعد انتقال ملحوظ رہے اور حل مشکل و دفع بلا میں کتنا فرق ہے (یا علی مشکلکشا مشکلکشا) اور تحفہ اثناعشریہ میں تو اس سے بھی بڑھ کر جان نجدیت پر قیامت توڑ گئے فرماتے ہیں ۔

"حضرت امیر وذریتہ طاہرہ او در تمام امت بر مثال پیران ومرشدان می پرستند و امور تکوینیہ[۳۱] را بایشاں وابستہ میدانند وفاتحہ و درود وصدقات ونذر بنام[۳۲] ایشاں رائج ومعمول گردیدہ چنانچہ جمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است"۔ (تحفہ مطبوعہ کلکتہ ۱۲۴۳ھ آخر صفحہ ۳۹۶ واول ۳۹۷)

کیوں صاحبو یہ کتنے بڑے شرکھائے اکبر واعظم ہیں کہ شاہ صاحب جن پر اجماع امت بتا رہے ہیں اب تو عجب نہیں کہ روافض کی طرح امت مرحومہ کو معاذ اللہ امت ملعونہ لقب دیجیے بھلا دفع بلا بھی امور تکوینیہ میں ہے یا نہیں جو دامن پاک حضرت مولیٰ علی واہلبیت کرام سے وابستہ ہے صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدہم ومولاہم وعلیہم وبارک وسلم طرفہ تر سنئے شاہ ولی اللہ[۳۳] صاحب کے انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ سے روشن کہ شاہ صاحب والامناقب اور اُن کے بارہ اساتذۂ علم حدیث ومشائخ طریقت جن میں مولانا ابوطاہر مدنی اور اُن کے والد واُستاذ وپیر مولانا ابراہیم کردی اور اُن کے اُستاذ مولانا احمد قشاشی اور ان کے استاذ مولانا مدشناوی اور شاہ صاحب کے استاذ الاستاذ مولانا احمد نخلی وغیرہم اکابر داخل ہیں کہ شاہ صاحب کے اکثر سلاسل حدیث انہیں علماء سے ہیں جواہر خمسہ حضرت شاہ محمد گوالیاری علیہ الرحمۃ الباری وخاص دعائے سیفی کی اجازتیں لیتے اور اپنے مریدین ومعتقدین کو اجازت دیتے اعمال

ف۲۷ اس عالم کی طرف توجہ رکھتے ہیں ف۲۸ فیض پہنچاتے ہیں ف۲۹ مشکلیں حل کرتے ہیں ف۳۰ اُن سے حاجتوں کا مانگنا ف۳۱ کاروبار عالم مولیٰ علی کے دامن سے وابستہ ہے ف۳۲ مولیٰ علی کے نام کی منت ف۳۳ شاہ ولی اللہ صاحب کا پھر بدعتی بننا۔

جواہر خمسہ و دعائے سیفی کا زمانۂ اقدس حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تصنیف ہونے سے بدعت اور اس وجہ سے ان صاحبوں کا بدعتی و مروّج بدعت قرار پانا[۳۴] درکنار اسی جواہر خمسہ کی سیفی میں وہ جوہر دار سیف خونخوار جسے دیکھ کر وہابیت بیچاری اپنا جوہر کرنے کو تیار وہ کیا یعنی کہ نادِ علی کہ ایمان طائفہ پر شرک جلی جواہر خمسہ میں ترکیب دعائے سیفی میں فرمایا "نادِ علی ہفت بار یا سہ بار یا یک بار بخواند و آں این ست نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ، تَجِدْهُ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ ۔ كُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِي بِوَلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ ۔ یعنی[۳۵] پکار علی مرتضیٰ کو کہ مظہر عجائب ہیں تو انہیں[۳۶] اپنا مددگار پائے گا مصیبتوں میں سب پریشانی و غم اب دور ہوتے جاتے ہیں حضور کی ولایت سے یا علی یا علی یا علی[۳۷] ذہاب شرک طائفہ کا مول تول کیجئے اس نفیس سند کی قدرے تفصیل درکار ہو تو فقیر کے رسائل اذہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار ۔ و ۔ حیاۃ الموات فی بیان سماع الاموات ۔ و ۔ انوار الانتباہ فی حل نداء یارسول اللہ ملاحظہ ہوں ۔ ہے یہ کہ ان خاندانی اماموں نے طائفہ کی مٹی اور بھی خراب کی ہے وللہ الحمد ۔ کیوں صاحبو یہ سب حضرات بھی ایمان طائفہ پر مشرک بے ایمان واجب العذاب مستحیل الغفران تھے یا تقویۃ الایمان کی آئینی حدیثیں امام الطائفہ کا کنبہ چھوڑ کر باقی علمائے اہلسنت ہی کو مشرک بدعتی بنانے کے لئے اترے ہیں اللہ ایمان و حیا بخشے آمین ۔ غرض ان حضرات کے مقابل شاید ایسے ہی گرم دودھوں سے کچھ کام چلے جنہیں نہ نگلتے بنے نہ اگلتے وللہ الحجۃ السامیۃ **فائدۂ زاہرہ** خیر یہ تو اجمالاً ان حضرات کی خدمت گذاری تھی اور بدعت کی بحث تو علمائے سنت بہت کتب میں غایت قصویٰ تک پہنچا چکے وَمَنْ اَحْسَنَ مَنْ نَقَلَهٗ وَحَقَّقَهٗ خَاتِمَ الْمُحَقِّقِيْنَ سَيِّدُنَا الْوَالِدُ

---

[۳۴] شاہ صاحب کا بڑا بھاری شرک نادِ علی [۳۵] مولیٰ علی کو پکارو [۳۶] مولیٰ علی مصیبتوں میں مددگار ہیں ۔

[۳۷] یا علی یا علی یا علی

رَضِیَ عَنْہُ الْمَوْلیٰ الْمَاجِدُ فِیْ کِتَابِہِ الْجَلِیْلِ الْمُفَادِ اُصُوْلِ الرَّشَادِ لِقَمْعِ مَبَانِیِ الْفَسَادِ فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے رسالہ "اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃِ عَلٰی طَاعِنِ الْقِیَامِ لِنَبِیِّ تِہَامَۃَ" وغیرہا رسائل میں بقدر کافی نکات چیدہ گزارش کئے اور اپنے رسالہ "مُنِیْرُ الْعَیْنِ فِیْ حُکْمِ تَقْبِیْلِ الْاِبْہَامَیْنِ" وغیرہا میں خاندان مذکور کے بکثرت ایجاد و احداث لکھے کہ اس تو تصنیفی کی صفر اشکنی کو بس ہیں اور حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دبا و بلا و قحط و مرض والم کو دفع فرمانے کے جزئیات و وقائع جو احادیث میں مروی اُن کے جمع کرنے کی ضرورت نہ حصر کی قدرت اُن میں سے بہت بحمد اللہ تعالیٰ کتب و خطب علما میں مسلمانوں کے کانوں تک پہنچ چکے اور اب جو چاہے کتب سیر و خصائص و معجزات مطالعہ کرے مگر فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ ایک نکتہ جلیلہ کلیہ بغایت مفید القا کرے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ تمام شرکیات وہابیہ کی بیخ کنی میں کافی و وافی کام دے مسلمانوں کچھ خبر بھی ہے ان حضرات کا لفظ دافع البلا اور اس کے مثال کو شرک بتانے بلکہ یہ بات بات پر شرک پھیلانے سے اصل مدعا کیا ہے وہ ایک داءِ باطنی و مرض خفی ہے کہ اکثر عوام بیچاروں کی نگاہ سے مخفی ہے ان نئے فلسفیوں پرانے فیلسوفوں کے نزدیک شرک امور عامہ سے ہے کہ عالم میں کوئی موجود اُس سے خالی نہیں یہاں تک کہ معاذ اللہ حضرات علیہ انبیائے کرام و ملئکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام تا آنکہ عیاذاً باللہ خود حضرت رب العزۃ و حضور پرنور سلطان رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ ولہٰذا امام الطائفہ نے جابجا و بیجا مسائل جی سے گڑھے کہ یہ ناپاک چھینٹا وہاں تک بڑھے جس کی بعض مثالیں مجموعہ فتاویٰ فقیر "العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ" کی جلد ششم "البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ" میں ملیں گی ان کی تفصیل سے تطویل کی حاجت نہیں یہ حضرات کہ اس امام کے مقلد ہیں انا علی آثارھم مقتدون پڑھتے ہوئے اُسی ڈگر ہو لئے یہ حکم شرک بھی اُسی دبی آگ کا دھواں دے رہا ہے اجمال سے نہ سمجھو تو مجھ سے مفصل سنو اقول وباللہ التوفیق۔ نسبت و اسناد[۳۹]

[۳۹] اسناد و نسبت کی تحقیق نفیس

دو قسم ہے حقیقی کہ مسند الیہ حقیقتہً سے متصف ہو اور مجازی کہ کسی علاقہ سے غیر متصف کی طرف نسبت کرلویں جیسے نہر کو جاری یا جالس سفینہ کو متحرک کہتے ہیں حالانکہ حقیقتہً آب وکشتی جاری ومتحرک ہیں پھر حقیقی بھی دو قسم ہے ذاتی کہ خود اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو اور عطائی کہ دوسرے نے اُسے حقیقتہً متصف کردیا ہو خواہ وہ دوسرا خود بھی اس وصف سے متصف ہو جیسے واسطہ فی الثبوت میں یا نہیں جیسے واسطہ فی الاثبات میں ان سب صورتوں کی اسنادیں تمام محاورات عقلائے جہاں واہل ہر مذہب وملت وخود قرآن وحدیث میں شائع وذائع مثلاً انسان عالم کو عالم کہتے ہیں قرآن مجید میں جا بجا اولوا العلم وعلموا ابنی اسرائیل اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت لفظ علیم وارد یہ حقیقت عطائیہ ہے یعنی بعطائے الٰہی وہ حقیقتہً متصف بعلم ہیں اور مولیٰ عزوجل نے اپنے نفس کریم کو علیم فرمایا یہ حقیقت ذاتیہ ہے کہ وہ بے کسی کی عطا کے اپنی ذات سے عالم ہے سخت احمق وہ کہ ان اطلاقات میں فرق نہ کرے وہابیہ کے مسائل شرکیہ استعانت وامداد وعلم غیب و تصرفات ونداوسماع فریاد وغیرہا ایسے فرق نہ کرنے پر مبنی ہیں فقیر غفراللہ تعالیٰ لہ نے اس بحث شریف میں ایک نفیس رسالہ کی طرح ڈالی ہے اُس میں متعلق نیز اعیانت وہابیہ صدہا اطلاقات کو آیات واحادیث سے ثابت اور احکام اسنادات کو مفصل بیان کرنے کا قصد ہے انشاء اللہ تبارک وتعالیٰ حضور پرنور معطی البہار والسرور دافع البلا والشرور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دافع البلا کہنا بھی بمعنی حقیقی عطائی ہے مخالف منعسف کو یوں توفیق تصدیق نہ ہو تو فقیر کا رسالہ سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی مطالعہ کرے کہ بعونہ تعالیٰ تحقیق وتوثیق کے باغ لہکتے نظر آئیں اور ایمان وایقان کے پھول مہکتے غرضیکہ اس بحث کی تکمیل کا وقت نہیں نیز یلا یہی سہی کہ احد الامرین سے خالی نہیں نسبت حقیقی عطائی

ف۱۴ وہابیہ اسی تحقیق سے جاہل ہو کر مسائل شرکیہ میں پڑ گئے۔

ہے یا از انجا کہ حضور سبب و وسیلہ و واسطۂ دفع البلاء ہیں لہذا نسبت مجازی رہی نہ حقیقی ذاتی حاشا[۴۱] کہ کسی مسلمان کے قلب میں کسی غیر خدا کی نسبت اُس کا خطرہ گذرے امام علامہ سیدی تقی الملۃ والدین علی بن عبد الکافی سبکی قدس سرہ المسلکی جن کی امامت و جلالت محل خلاف و شبہت نہیں یہاں تک کہ میاں نذیر حسین[۴۲] دہلوی اپنے ایک مہری مصدق فتوے میں انہیں بالاتفاق امام مجتہد مانتے ہیں) کتاب مستطاب شفاء السقام شریف میں ارشاد فرماتے ہیں لَیْسَ الْمُرَادُ نِسْبَتَ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی الخلق والاستقلال بالافعالِ ھٰذا لایقصدہ مسلم فصرف الکلام الیہ ومنعہ من باب التلبیس فی الدین والتشویش علی عوام المُوَحِّدِیْنَ یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضور خالق و فاعل مستقل ہیں یہ تو کوئی مسلمان ارادہ نہیں کرتا تو اس معنے پر کلام کو ڈھالنا اور حضور سے مدد مانگنے کو منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عوام مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے صَدَقْتَ یَا سیدی جزاک اللہ عَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا آمین فقیر کہتا ہے[۴۳] ایک دفع بلا و امداد و عطا ہی پر کیا موقوف مخلوق کی طرف اصل وجود ہی کی اسناد بمعنی حقیقی ذاتی نہیں پھر عالم کو موجود کہنے میں وہابیہ بھی ہمارے شریک ہیں کیا ان کے نزدیک عالم بذاتہٖ موجود ہے یا جو فسطائیہ کی طرح عقیدہ حَقَائِقُ الْاَشْیَاءِ ثَابِتَۃٌ سے منکر ہیں اور جب کچھ نہیں تو کیا ظلم ہے کہ جو محاورے صبح و شام خود بولتے رہیں مسلمانوں کے مشرک بنانے کو اُن کی طرف سے آنکھیں بند کرلیں کیا مسلمان پر[۴۴] بدگمانی حرام قطعی نہیں کیا اُس مذمت پر آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ ناطق نہیں بلکہ انصاف کی آنکھ کھلی ہو تو اس ادعائے خبیث کا درجہ تو بدگمانی سے بھی گزرا

ف[۴۱] جو معنی شرک ہیں کسی مسلمان کی خواب میں بھی اس کا خیال نہیں گذرتا ف[۴۲] میاں نذیر حسین دہلوی کا امام تقی الملۃ والدین سبکی کو بالاتفاق امام مجتہد ماننا ف[۴۳] وہابیہ کا ظلم جو محاورے خود بولتے ہیں مسلمانوں کے مشرک بنانے کو اُن سے آنکھ بند کر لیتے ہیں ف[۴۴] کلمہ گوئی نسبت ارادہ معنی شرک کا ادعا حرام کبیرہ و افترا ہے

ہوا ہے سوئے ظن کے لئے اُس گمان کی گنجائش تو چاہیے مسلمان کے بارہ میں ایسے خیال کا احتمال ہی کیا ہے اُس کا[45] موحد ہونا ہی اُس کی مراد پر گواہ کافی ہے کَمَا لَا یَخْفٰی عِنْدَ کُلِّ مَنْ لَہٗ عَقْلٌ وَّدِیْنٌ فتاویٰ خیریہ کتاب الایمان میں ہے سُئِلَ فِیْ رَجُلٍ حَلَفَ اَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ ھٰذِہِ الدَّارَ اِلَّا اَنْ یَّحْکُمَ عَلَیْہِ الدَّھْرُ فَدَخَلَ ھَلْ یَحْنَثُ اَجَابَ لَا وَھٰذَا الْمَجَازُ بِصُدُوْرِہٖ مِنَ الْمُوَحِّدِ وَاِذَا دَخَلَ فَقَدْ حَکَمَ اَیْ قَضٰی عَلَیْہِ رَبُّ الدَّھْرِ بِدُخُوْلِھَا وَھُوَ مُسْتَثْنًی فَلَا حِنْثَ اھ بتلخیص تو ایسا ناپاک ادعا بدگمانی نہیں صریح افترا ہے وہ بھی مسلمان پر وہ بھی کفر کا مگر قیامت تو نہ آئے گی حساب تو نہ ہوگا ان خیانت کے دعوٰں سے سوال تو نہ کیا جائے گا مسلمان کی طرف سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ جھگڑتا ہوا تو نہ آئے گا ستمگر جواب تیار کر رکھ اُس سختی کے دن کا وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ بالجملہ اس احتمال کی تو یہاں راہ ہی نہیں بلکہ انہیں دو سے ایک مراد بالیقین یعنی اسناد غیر ذاتی کسی قسم کی ہو اب جو اسے شرک کہا جاتا ہے تو اس کی دو ہی صورتیں[46] متصور بنظر مصداق[1] نسبت یا بنفس حکایت اول یہ کہ غیر خدا کے

---

[45] قائل کا موحد ہونا ہی گواہ ہے کہ معنی شرک اسے مراد نہیں [46] دافع البلاء کہنے کے شرک ہونے کی دو ہی صورتیں اور جو صورت مراد لو خدا اور رسول تک حکم شرک پہنچے گا۔

---

[1] فرق یہ کہ اول میں حکم منع حکایت بنظر بطلان و عدم مطابقت ہوگا یعنی واقعہ میں موضوع ایسے صفت سے متصف ہی نہیں جو اس حکایت کا مصحح ہو اور دوم میں حکایت خود ہی محذور ہوگی اگرچہ صادق ہو کہ صدق وصحت اطلاق الزام نہیں اَلَا نَرٰی اَنَّا نُؤْمِنُ بِاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعَزُّ عَزِیْزًا وَّاَجَلُّ جَلِیْلٍ مِّنْ خَلْقِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ وَلٰکِنْ لَّا یُقَالُ مُحَمَّدٌ عَزَّوَجَلَّ بَلْ صَلَّی اللہُ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو وجہ اول میں ہمیں یہ بیان کرنا ہے کہ اسناد و غیر ذاتی کا مصداق مطلقاً متحقق اور دوم میں یہ کہ یہ اطلاق یقیناً جائز پر ظاہر کہ دلائل وجہ دوم سب دلائل وجہ اول بھی ہیں کہ حکایات الٰہیہ و نبویہ قطعاً صادق لہٰذا ہم انہیں جانب کثرت لقلت توجہ کریں گے نصوص وجہ ثانی بکثرت لائیں کے وباللہ التوفیق ۱۲ منہ دامت فیوضہ

لئے ایسا انصاف ماننا ہی مطلقاً شرک اگرچہ مجازی ہو جس کا حاصل اس مسئلہ میں یہ کہ حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دفع بلا کے سبب ووسیلہ وواسطہ بھی نہیں کہ مصداق نسبت کسی طرح متحقق جو غیر خدا کو ایسے امور میں سبب ہی مانے وہ بھی مشرک۔ دوم یہ کہ ایسی نسبت وحکایت خاص بذاتہ احدیت جل وعلا ہے غیر کے لئے مطلقاً شرک اگرچہ اسناد غیر ذاتی مانے آدمی اگر عقل وہوش سے کچھ بھی بہرہ رکھتا ہو تو غیر ذاتی کا لفظ آتے ہی شرک کا خاتمہ ہو گیا کہ جب بعطائے الٰہی مانا تو شرک کے کیا معنے برخلاف اُس طاغی سرکش کے جو عقل کی آنکھ پر مکابرہ کی پٹی باندھ کر صاف کہتا ہے بھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات اُن کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے کسی سفیہ مجنوں سے کیا کہا جائے کہ صفت الٰہی بعطائے الٰہی نہیں تو جو بعطائے الٰہی ہے صفت الٰہی نہیں تو اس کا اثبات اصلاً کسی صفت الٰہی کا اثبات بھی نہ ہوا نہ کہ خاص صفت ملزومۂ الوہیت کا کہ شرک ثابت ہو بلکہ یہ تو بالبداہتہ صفت ملزومۂ عبدیت ہوئی کہ بعطائے غیر کسی صفت کا حصول تو بندہ ہی کے لئے معقول تو اُس کا اثبات صراحتاً عبدیت کا اثبات ہوا نہ کہ معاذ اللہ الوہیت کا ایک یہی حرف تمام شرکیات وہابیہ کو بیخ چشانی کے لئے بس ہے مگر مجھے تو یہاں وہ بات ثابت کرنی ہے جس پر میں نے یہ تمہید اٹھائی ہے یعنی ان صاحبوں کا حکم شرک اللہ و رسول تک متعدی ہونا ہاں اس کا ثبوت لیجئے ابھی بیان کر چکا ہوں کہ اس حکم ناپاک کے لئے دو ہی وجہیں متصور اُن میں سے جو وجہ لیجئے ہر طرح یہ حکم معاذ اللہ اللہ و رسول تک منجر جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۴۷ جو چیز اللہ کی قدرت میں ہے اُسے غیر کے لئے بعطائے الٰہی ماننا کبھی شرک نہیں ہو سکتا۔

ف۴۸ امام الطائفہ کی ہٹ دھرمی

باب اوّل

وجہ اول پر نصوص سنئے اس میں چھ آیتیں اور ساٹھ حدیثیں جملہ چھیاسٹھ نص ہیں

فصل اوّل آیات کریمہ میں

آیت ۱: قال اللہ عزوجل وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اللہ ان کافروں پر عذاب نہ فرمائے گا جب تک اے محبوب تو ان میں تشریف فرما ہے۔ سبحان اللہ ہمارے حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفار پر سے بھی سبب دفع بلا ہیں پھر مسلمانوں پر تو خاص رؤف ورحیم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ **آیت ۲:** وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے) پر ظاہر کہ رحمت سبب دفع بلا و زحمت۔ **آیت ۳:** وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے بخشش چاہیں اور معافی مانگیں اُن کے لئے رسول تو بیشک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں) آیہ کریمہ صاف ارشاد فرماتی ہے کہ حضور پر نور عفوّ غفور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری سبب قبول توبہ و دفع بلائے عذاب ہے بلکہ آیت [۴۹] ہمارے دلوں پر اور بھی بلا و عذاب کہ رب العزت قادر تھا یونہی گناہ بخشدے مگر ارشاد ہوتا ہے کہ توبہ قبول ہونا چاہو تو ہمارے پیارے کی سرکار میں حاضر ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

آیت ۴: وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ الآیہ اگر اللہ تعالیٰ آدمیوں کو آدمیوں سے دفع نہ فرمائے تو ہر ملت و مذہب کی عبادت گاہ

---

۴۹ حضور کی بارگاہ کی حاضری بخشش گناہ کا سبب ہے۔

ڈھادی جائے) معلوم ہوا کہ مجاہدین آلہ و واسطہ دفع بلا ہیں۔ **آیت ۵** فـ۵ : وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ اگر نہ ہوتا دفع کرنا اللہ عزّوجل کا لوگوں کو ایک دوسرے سے تو بے شک تباہ ہو جاتی زمین مگر اللہ فضل والا ہے سارے جہان پر) ائمہ مفسرین فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے سبب کافروں اور نیکوں کے باعث بدوں سے بلا دفع کرتا ہے۔

آیت ۶ : وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِّيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اور اگر نہ ہوتے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں جن کی تمہیں خبر نہیں کہیں تم انہیں روند ڈالو تو اُن سے تمہیں انجانی میں مشقت پہنچے تاکہ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت میں لے لے وہ اگر الگ ہو جاتے تو ہم اُن میں سے کافروں کو دردناک عذاب دیتے یہ فتح مکہ سے پہلے کا ذکر ہے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم عُمرے کے لئے مکہ معظمہ تشریف لائے ہیں اور کافروں نے مقام حدیبیہ میں روکا شہر میں نہ جانے دیا صلح پر فیصلہ ہوا ظاہر کی نظر میں اسلام کے لئے ایک دبتی ہوئی بات تھی اور حقیقت میں ایک بڑی فتح نمایاں تھی جسے اللہ عزّوجل نے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تسکین کو یہ آیت نازل فرمائی کہ اس سال تمہیں داخل مکہ نہ ہونے دینے میں کئی حکمتیں تھیں مکہ معظمہ میں بہت مرد و عورت مغلوبی کے سبب خفیہ مسلمان ہیں جن کی تمہیں خبر نہیں تم قہراً جاتے تو وہ بھی تیغ و بند کے روندنے میں آجاتے اور اُن کے سوا ابھی وہ لوگ ہیں جو ہنوز کافر ہیں اور عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت میں لے گا اسلام دے گا اُن کا قتل منظور نہیں ان

فـ۵ متعدد آیات و احادیث کہ نیکوں کے سبب بلا دفع ہوتی ہے۔

وجوہ سے کفار مکہ پر سے عذاب قتل و قہر موقوف رکھا گیا یہ سب لوگ الگ ہو جاتے تو ہم اُن کافروں پر عذاب فرماتے۔ کیسا صریح روشن نص ہے کہ اہل اسلام کے سبب کافروں پر سے بھی بلا دفع ہوتی ہے وللہ الحمد

فصل دوم احادیث عظیمہ میں

حدیث ۱: کہ رب العزت جل وعلا فرماتا ہے اِنِّیْ لَاَھُمُّ بِاَھْلِ الْاَرْضِ عَذَابًا فَاِذَا نَظَرْتُ اِلٰی عُمَّارِ بُیُوْتِیْ وَالْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ صَرَفْتُ عَذَابِیْ عَنْھُمْ ط میں زمین والوں پر عذاب اُتارنا چاہتا ہوں جب میرے گھر آباد کرنے والے اور میرے لئے باہم محبت رکھنے والے اور پچھلی رات کو استغفار کرتے والے دیکھتا ہوں اپنا غضب اُن سے پھیر دیتا ہوں اَلْبَیْھَقِیُّ فِی الشُّعَبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ الْحَدِیْثَ۔ **حدیث ۲:** کہ حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَوْلَا عِبَادُ اللّٰہِ رُکَّعٌ وَصِبْیَۃٌ رُضَّعٌ وَبَھَائِمُ رُتَّعٌ لَصُبَّ عَلَیْکُمُ الْعَذَابُ صَبًّا ثُمَّ رُضَّ رَضًّا اگر نہ ہوتے اللہ تعالیٰ کے نمازی بندے اور دودھ پیتے بچے اور گھاس چرتے چوپائے تو بے شک عذاب تم پر سختی ڈالا جاتا پھر مضبوط و محکم کر دیا جاتا اَلطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی السُّنَنِ عَنْ مُسَافِعِ نِ الدَّیْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ **حدیث ۳:** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ لَیَدْفَعُ بِالْمُسْلِمِ الصَّالِحِ عَنْ مِّائَۃِ اَھْلِ بَیْتٍ مِّنْ جِیْرَانِہِ الْبَلَاءَ بیشک اللہ عزوجل نیک مسلمانوں کے سبب اُس کے ہمسائے میں سو گھر والوں سے بلا دفع فرماتا ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ حدیث روایت فرما کر آیہ کریمہ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ تلاوت کی رَوَاہُ عَنْہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَحْمَدَ ثُمَّ الْبَغَوِیُّ

فی المعاجم۔ **حدیث ۴**: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعًا وَّعِشْرِیْنَ مَرَّۃً کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ یُسْتَجَابُ لَهُمْ وَیُرْزَقُ بِهِمَا اَهْلُ الْاَرْضِ جو ہر روز ستائیس بار سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرے وہ اُن لوگوں میں ہو جن کی دُعا قبول ہوتی ہے اور اُن کی برکت سے تمام اہل زمین کو رزق ملتا ہے اَلطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ **حدیث ۵**[52]: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِکُمْ کیا تمہیں مدد و رزق کسی اور کے سبب بھی ملتا ہے سوا اپنے ضعیفوں اَلْبُخَارِیُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ **حدیث ۶**: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ یَنْصُرُ الْقَوْمَ بِاَضْعَفِهِمْ بے شک اللہ تعالیٰ قوم کی مدد فرماتا ہے اُن کے ضعیف تر کے سبب اَلْحَارِثُ فِیْ مُسْنَدِہٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا **حدیث ۷**: زمانہ اقدس میں دو بھائی تھے ایک کسب کرتے دوسرے خدمت والائے حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے کمانے والے اُن کے شاکی ہوئے فرمایا لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِهٖ کیا عجب کہ تجھے اُس کی برکت سے رزق ملے اَلتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ وَالْحَاکِمُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۸**[53]: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَلْاَبْدَالُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلٰثُوْنَ بِهِمْ تَقُوْمُ الْاَرْضُ وَبِهِمْ تُمْطَرُوْنَ وَبِهِمْ تُنْصَرُوْنَ ابدال میری اُمت میں تیس ہیں اُنہیں سے[54] زمین قائم ہے اُنہیں کے سبب تم پر مینہ اُترتا ہے اُنہیں کے باعث تمہیں مدد ملتی ہے اَلطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ عُبَادَۃَ

[52] متعدد حدیثیں کہ نیکوں کے باعث مدد ملتی ہے [53] متعدد حدیثیں کہ اولیاء کے باعث مینہ برستا ہے [54] اولیا کے سبب زمین قائم ہے

رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ **حدیث ۹:** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس ہیں جب ایک مرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے بدلے دوسرا قائم کرتا ہے یُسْقٰی بِھِمُ الْغَیْثُ وَیُنْتَصَرُ بِھِمْ عَلَی الْاَعْدَاءِ وَیُصْرَفُ عَنْ اَھْلِ الشَّامِ بِھِمُ الْعَذَابُ انہیں کے سبب مینہہ دیا جاتا ہے اُنہیں سے دشمنوں پر مدد ملتی ہے اُنہیں کے باعث شام والوں سے عذاب پھیرا جاتا ہے اَحْمَدُ عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْھَہٗ بِسَنَدٍ حَسَنٍ دوسری روایت میں یوں ہے یُصْرَفُ عَنْ اَھْلِ الْاَرْضِ الْبَلَاءُ وَالْغَرَقُ اُنہیں کے سبب اہل زمین سے بلا اور غرق دفع ہوتا ہے اِبْنُ عَسَاکِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ **حدیث ۱۰:** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابدال شام میں ہیں بِھِمْ یُنْصَرُوْنَ وَبِھِمْ یُرْزَقُوْنَ وہ انہیں کی برکت سے مدد پاتے ہیں اور انہیں کے وسیلہ سے رزق اَلطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ وَفِی الْاَوْسَطِ عَنْ عَلِیِّ ن الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْھُمَا کِلَاھُمَا بِسَنَدٍ حَسَنٍ **حدیث ۱۱:** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَنْ تَخْلُوَ الْاَرْضُ مِنْ اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا مِّثْلِ خَلِیْلِ الرَّحْمٰنِ فَبِھِمْ تُسْقَوْنَ وَبِھِمْ تُنْصَرُوْنَ زمین ہرگز خالی نہ ہوگی چالیس اولیاء سے کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کے پرتو پر ہوں گے اُنہیں کے سبب تمہیں مینہہ ملے گا اور انہیں کے سبب مدد پاؤ گے اَلطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ **حدیث ۱۲:** کہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَنْ یَّخْلُوَ الْاَرْضُ مِنْ ثَلٰثِیْنَ مِثْلِ اِبْرَاھِیْمَ بِھِمْ تُغَاثُوْنَ وَبِھِمْ تُرْزَقُوْنَ وَبِھِمْ تُمْطَرُوْنَ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والثناء سے خو بو میں مشابہت رکھنے والے تیس شخص زمین پر ضرور رہیں گے اُنہیں کی بدولت تمہاری فریاد سنی جائے گی اور انہیں کے سبب رزق پاؤ گے اور انہیں کی برکت سے مینہہ دئے جاؤ گے اِبْنُ حِبَّانَ فِیْ تَارِیْخِہٖ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ

حدیث ۱۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَا یَزَالُ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قُلُوْبِ اِبْرَاهِیْمَ یَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِمْ عَنْ اَهْلِ الْاَرْضِ یُقَالُ لَهُمُ الْاَبْدَالُ میری اُمت میں چالیس مرد ہمیشہ رہیں گے کہ اُن کے دل ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے دل پر ہوں گے اللہ تعالیٰ اُن کے سبب زمین والوں سے بلا دفع کرے گا ان کا لقب ابدال ہوگا اَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

حدیث ۱۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَا یَزَالُ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا یَحْفَظُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ اٰخَرَ وَهُمْ فِی الْاَرْضِ كُلِّهَا چالیس مرد قیامت تک ہوا کریں گے جن [۵۵] سے اللہ تعالیٰ زمین کی حفاظت لے گا جب اُن میں ایک کا انتقال کرے گا اللہ عزوجل اُس کے بدلے دوسرا قائم فرمائے گا اور وہ ساری زمین میں ہیں اَلْخَلَّالُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

حدیث ۱۵: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے خلق میں تین سو اولیا ہیں کہ اُن کے دل قلب آدم پر ہیں اور چالیس کے دل قلب موسیٰ اور سات کے قلب ابراہیم اور پانچ کے قلب جبریل اور تین کے قلب میکائیل اور ایک کا دل قلب اسرافیل پر ہے علیہم الصلاۃ والتسلیم جب وہ ایک مرتا ہے تین میں سے کوئی اُس کا قائم مقام ہوتا ہے اور جب اُن میں سے کوئی انتقال کرتا ہے تو پانچ میں سے اس کا بدل کیا جاتا ہے اور پانچ والے کا عوض سات اور سات کا چالیس اور چالیس کا تین سو اور تین سو کا عام مسلمین سے فَبِهِمْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُمْطِرُ وَیُنْبِتُ وَیَدْفَعُ الْبَلَاءَ [۵۶] انہیں تین سو چھپن اولیا کے ذریعہ سے خلق کی حیات موت مینہ کا برسنا نباتات کا اُگنا بلاؤں کا دفع ہونا ہوا کرتا ہے اَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ وَابْنُ عَسَاكِرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

---

[۵۵] اولیا کے سبب زمین کی نگہبانی [۵۶] خلق کی موت زندگی سب اولیا کی وساطت سے ہے

حدیث ۱۶: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قَرَءَ الْقُرْاٰنَ ثَلٰثٌ (فذکر الحدیث الی ان قال) وَرَجُلٌ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فَوَضَعَ دَوَاءَ الْقُرْاٰنِ عَلٰی دَاءِ قَلْبِهٖ فَاَسْهَرَ بِهٖ لَيْلَهٗ وَاَظْمَأَ بِهٖ نَهَارَهٗ وَقَامُوْا فِیْ مَسَاجِدِهِمْ وَتَخَوَّبُوْا بِهٖ تَحْتَ بَرَانِسِهِمْ فَهٰؤُلَآءِ يَدْفَعُ اللّٰهُ الْبَلَاءَ مِنَ الْاَعْدَاءِ وَيُنَزِّلُ غَيْثَ السَّمَاءِ فَوَاللّٰهِ هٰؤُلَآءِ مِنْ قُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ اَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيْتِ الْاَحْمَرِ تین قسم کے آدمیوں نے قرآن پڑھا (دو قسمیں دنیا طلب و قاری بے عمل بیان کر کے فرمایا) ایک وہ شخص جس نے قرآن عظیم پڑھا اور دوا کو اپنے دل کی بیماری کا علاج بنایا تو اس نے اپنی رات جاگ کر اور اپنا دن پیاس یعنی روزے میں کاٹا اور اپنی مسجدوں میں قرآن کے ساتھ نماز میں قیام کیا اور اپنی زاہدانہ ٹوپیاں پہنے نرم آواز سے اس کے پڑھنے میں روئے تو یہ لوگ وہ ہیں جن کے طفیل میں اللہ تعالیٰ بلا کو دفع فرماتا اور دشمنوں سے مال و دولت و غنیمت دلاتا اور آسمان سے مینھ برساتا ہے خدا کی قسم قاریانِ قرآن میں ایسے لوگ گوگرد سرخ سے بھی کمیاب تر ہیں (ابنِ حِبَّانٍ فِی الضُّعَفَآءِ وَاَبُوْ نَصْرِ نِ السِّجْزِیُّ فِی الْاِبَانَةِ وَالدَّيْلَمِیُّ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ) حدیث ۱۷[۵۷]: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا يُوْعَدُوْنَ ستارے اماں ہیں آسمان کے لئے جب ستارے جاتے رہیں گے آسمان پر وہ آئے گا جس کا اس سے وعدہ ہے یعنی شق ہونا فنا ہو جانا اور میں اماں ہوں اپنے اصحاب کے لئے جب

[۵۷] متعدد حدیثیں کہ صحابہ و اہلبیت پناہ امت ہیں۔

میں تشریف لے جاؤں گا میرے اصحاب پر وہ آئے گا جس کا اُن سے وعدہ ہے یعنی مشاجرات اور میرے صحابہ امان ہیں میری امت کے لئے جب میرے صحابہ نہ رہیں گے میری اُمت پر وہ آئے گا جس کا اُن سے وعدہ ہے یعنی ظہور کذب و مذاہب فاسدہ و تسلط کفار صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۱۸ و ۱۹:** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَلنُّجُوْمُ اَمَانٌ لِاَھْلِ السَّمَآءِ وَاَھْلُ بَیْتِیْ اَمَانٌ لِاُمَّتِیْ ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کیلئے پناہ **اقول** اگر اہل بیت کرام میں نعیم ہو جیسا کہ ظاہر حدیث ہے تو غالباً یہاں ہلاک مطلق و ارتفاع قرآن عظیم و ہدم کعبہ معظمہ و ویرانی مدینہ طیبہ سے پناہ مراد ہو کہ جب تک اہل بیت اطہار رہیں گے یہ جانگزا بلائیں پیش نہ آئیں گی وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور برتقدیر خصوص ظہور طوائف ضالہ مراد ہو کَمَا فِیْ رِوَایَتِ اَبُوْ یَعْلٰی فِیْ مُسْنَدِہٖ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ وَالْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَكِ وَصَحَّحَ وَتَعَقَّبَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَلَفْظُہٗ اَلنُّجُوْمُ اَمَانٌ لِاَھْلِ الْاَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ وَاَھْلُ بَیْتِیْ اَمَانٌ لِاُمَّتِیْ مِنَ الْاِخْتِلَافِ اَلْحَدِیْث

حدیث ۲۰: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَھْلُ بَیْتِیْ اَمَانٌ لِاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَھَبَ اَھْلُ بَیْتِیْ اَتَاھُمْ مَا یُوْعَدُوْنَ میرے اہل بیت میری اُمت کے لئے امان ہیں جب اہل بیت نہ رہیں گے اُمت پر وہ آئے گا جو اُن سے وعدہ ہے اَلْحَاکِمُ وَتَعَقَّبَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا **حدیث ۲۱:** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ انہوں نے فرمایا کَانَ مِنْ دَلَالَۃِ حَمْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ کُلَّ دَابَّۃٍ کَانَتْ لِقُرَیْشٍ نَطَقَتْ تِلْكَ اللَّیْلَۃَ وَقَالَتْ حُمِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ وَھُوَ اَمَانُ الدُّنْیَا

وَسِرَاجُ اَھْلِھَا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حمل مبارک کی نشانیوں سے تھا کہ قریش کے جتنے چوپائے تھے سب نے اُس رات کلام کیا اور کہا رب کعبہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حمل میں تشریف فرما ہوئے وہ[58] تمام دنیا کی پناہ اور اہل عالم کے سورج ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **حدیث ۲۲**[59] **و ۲۳**: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ اِلٰی ذَوِی الرَّحْمَۃِ مِنْ اُمَّتِیْ تُرْزَقُوْا وَفِیْ لَفْظٍ اُطْلُبُوا الْفَضْلَ عِنْدَ الرُّحَمَاءِ مِنْ اُمَّتِیْ تَعِیْشُوْا فِیْ اَکْنَافِھِمْ فَاِنَّ فِیْھِمْ رَحْمَتِیْ وَفِیْ لَفْظٍ اُطْلُبُوا الْفَضْلَ مِنَ الرُّحَمَاءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی اُطْلُبُوا الْمَعْرُوْفَ مِنَ الرُّحَمَاءِ اُمَّتِیْ تَعِیْشُوْا فِیْ اَکْنَافِھِمْ میرے رحم دل اُمتیوں سے حاجتیں مانگو اُن سے فضل طلب کرو اُن سے بھلائی چاہو رزق پاؤ گے مرادوں کو پہنچو گے اُن کے دامن میں آرام سے رہو گے اُن کی پناہ میں چین کرو گے کہ اُن میں میری رحمت ہے اَلْعُقَیْلِیُّ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ بِاللَّفْظِ الْاَوَّلِ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْخَرَائِطِیُّ وَالْقُضَاعِیُّ وَاَبُو الْحَسَنِ الْمَوْصِلِیُّ وَالْحَاکِمُ فِی التَّارِیْخِ بِالثَّانِیْ وَالْعُقَیْلِیُّ بِالثَّالِثِ کُلُّھُمْ عَنْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ وَالْاُخْرٰی لِلْحَاکِمِ فِی الْمُسْتَدْرَکِ عَنْ عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا **حدیث ۲۴ تا ۲۷**: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُطْلُبُوا الْخَیْرَ وَالْحَوَائِجَ مِنْ حِسَانِ الْوُجُوْہِ بھلائی اور اپنی حاجتیں خوشرویوں سے مانگو ع کہ معنی بود صورت خوب را کہ یہ خوشرو حضرات اولیائے کرام ہیں کہ حُسنِ ازلی جن سے محبت فرماتا ہے مَنْ کَثُرَتْ صَلَاتُہٗ بِاللَّیْلِ حَسُنَ وَجْھُہٗ بِالنَّھَارِ اور جود کامل و سخائے شامل بھی انہیں کا حصّہ کہ وفت عطا شگفتہ روئی جس کا ادنیٰ ثمرہ اَلطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ف[58] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہِ عالم ہیں ف[59] ستر حدیثیں کہ اللہ کے نیک بندوں سے اپنی حاجتیں مانگو۔

بِهٰذَا اللَّفْظِ وَالْعُقَيْلِيُّ وَالْخَطِيْبُ وَتَمَّامُ نِ الرَّازِيُّ فِيْ فَوَائِدِهٖ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْهُ وَابْنُ اَبِي الدُّنْيَا فِيْ قَضَاءِ الْحَوَائِجِ وَالْعُقَيْلِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْاَفْرَادِ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَتَمَّامٌ وَالْخَطِيْبُ فِيْ رُوَاةِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْخَطِيْبُ فِيْ تَارِيْخِهِمَا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْعُقَيْلِيُّ وَالْخَرَائِطِيُّ فِيْ اِعْتِلَالِ الْقُلُوْبِ وَتَمَّامٌ وَّاَبُوْ سَهْلٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَزَّارُ فِيْ جُزْئِهٖ وَصَاحِبُ الْمِهْرَانِيَّاتِ فِيْهَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَابْنُ حِبَّانَ فِي الضُّعَفَاءِ وَابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ وَالسِّلَفِيُّ فِي الطُّيُوْرِيَّاتِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنُ النَّجَّارِ فِيْ تَارِيْخِهٖ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ عَنْ اَبِيْ خُصَيْفَةَ وَتَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ وَابْنُ اَبِي الدُّنْيَا فِيْ قَضَاءِ الْحَوَائِجِ وَاَبُوْ يَعْلٰى فِيْ مُسْنَدِهٖ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْعُقَيْلِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ الصِّدِّيْقَةِ كُلُّهُمْ بِلَفْظِ اُطْلُبُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ كَمَا عِنْدَ الْاَكْثَرِ اَوِ الْتَمِسُوْا كَمَا بِتَمَّامٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْخَطِيْبُ عَنْ اَنَسٍ وَالطَّبْرَانِيُّ عَنْ اَبِيْ خُصَيْفَةَ اَوِ ابْتَغُوْا كَمَا لِلدَّارَقُطْنِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَفْظُهٗ عِنْدَ ابْنِ عَدِيٍّ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُطْلُبُوا الْحَاجَاتِ وَهُوَ فِيْ كَامِلِهٖ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرَادٍ بِلَفْظِ اِذَا ابْتَغَيْتُمُ الْمَعْرُوْفَ فَاطْلُبُوْهُ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ فِيْ مُسْنَدِهٖ عَنْ يَزِيْدَ الْقَسْمَلِيِّ بِلَفْظِ اِذَا طَلَبْتُمُ الْحَاجَاتِ فَاطْلُبُوْهَا وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ مُصَنَّفِهٖ عَنِ ابْنِ مُصْعَبِ نِ الْاَنْصَارِيِّ وَعَنْ عَطَاءٍ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَلثَّلٰثَةُ مَرَاسِيْلُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ حدیث ۳۸ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُطْلُبُوا الْاَيَادِيَ عِنْدَ

ف۲۰ فقراء قیامت کے دن امیر ہوں گے ۔

فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنَّ لَھُمْ دَوْلَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ نعمتیں مسلمان فقیروں کے پاس
طلب کرو کہ روزِ قیامت اُن کی دولت ہے **حدیث ۳۹**: فِی الْحِلْیَۃِ عَنْ اَبِی
الرَّبِیْعِ السَّائِحِ مُعْضَلٌ **حدیث ۳۹**: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ لِلّٰہِ
تَعَالٰی عِبَادًا اِخْتَصَّھُمْ بِحَوَائِجِ النَّاسِ یَفْزَعُ النَّاسُ اِلَیْھِمْ فِیْ حَوَائِجِھِمْ
اُولٰئِکَ الْاٰمِنُوْنَ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
اُنہیں حاجت روائی خلق کے لئے خاص فرمایا ہے لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں اُن
کے پاس لاتے ہیں یہ بندے عذابِ الٰہی سے اماں میں ہیں اَلطَّبَرَانِیْ فِی الْکَبِیْرِ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بِسَنَدٍ حَسَنٍ **حدیث ۴۰**: کہ فرماتے ہیں
صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا اِسْتَعْمَلَہٗ عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِ
النَّاسِ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس سے مخلوق کی حاجت
روائی کا کام لیتا ہے اَلْبَیْھَقِیُّ فِی الشُّعَبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا
حدیث ۴۱: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا
صَیَّرَ حَوَائِجَ النَّاسِ اِلَیْہِ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے
اُسے لوگوں کا مرجع حاجات بناتا ہے مُسْنَدُ الْفِرْدَوْسِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ **حدیث ۴۲ و ۴۳**: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری تمہاری کہاوت
ایسی ہے جیسے کسی نے آگ روشن کی پنکھیاں اور جھینگر اُس میں گرنا شروع ہوئے وہ
اُنہیں آگ سے ہٹا رہا ہے وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ
مِنْ یَّدِیْ اور میں تمہاری کمریں پکڑے تمہیں آگ سے بچا رہا ہوں اور تم میرے ہاتھ
سے نکلنا چاہتے ہو اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ وَاَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا **حدیث ۴۴**: کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
لَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ اِلَّا اَنَا مُمْسِکٌ بِحُجْزَتِہٖ اَنْ یَّقَعَ فِی النَّارِ تم میں ایسا کوئی

نہیں کہ میں اُس کا کمر بند پکڑے روک نہ رہا ہوں کہ کہیں آگ میں نہ گر پڑے اَلطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۴۵**: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل نے جو حرمت حرام کی اُس کیساتھ یہ بھی جانا کہ تم میں کوئی جھانکنے والا اُسے ضرور جھانکے گا اَلَا وَاِنِّیْ مُمْسِکٌ بِحُجَزِکُمْ اَنْ تَتَہَافَتُوْا فِی النَّارِ کَمَا یَتَہَافَتُ الْفَرَاشُ اَوِ الذُّبَابُ سُن لو اور میں تمہارے کمر بند پکڑے ہوں کہ کہیں پے در پے آگ میں پھاند نہ پڑو جیسے پروانے اور مکھیاں اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اللہ اکبر اس سے زیادہ اور کیا دفع بلا ہوگا۔ وَلٰکِنَّ الْوَہَابِیَّۃَ لَا یَعْلَمُوْنَ **تنبیہ** بائیس سے چوالیس تک چوبیس حدیثیں قابل اندراج وجہ دوم تھیں کہ قطعاً للشغف یہیں درج ہوئیں **حدیث ۴۶ تا ۵۲**: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل سے دعا کی اَللّٰہُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ ہٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْکَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ بِاَبِیْ جَہْلِ بْنِ ہِشَامٍ الٰہی اسلام کو عزت دے ان دونوں مردوں میں جو تجھے زیادہ پیارا ہو اُس کے ذریعہ سے یا تو عمر بن الخطاب یا ابوجہل بن ہشام اَحْمَدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ وَصَحَّحَہٗ وَابْنُ سَعْدٍ وَاَبُوْ یَعْلٰی وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْیٰنَ فِی فَوَائِدِہٖ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ مَرْدَوِیَہ وَخَیْثَمَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ فِی فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی دَلَائِلِہِمَا وَابْنُ عَسَاکِرَ کُلُّہُمْ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍ وَالنَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَحْمَدُ وَابْنُ حُمَیْدٍ وَابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَالْحَاکِمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالطَّبْرَانِیُّ وَابْنُ عَسَاکِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْبَغَوِیُّ فِی الْجَعْدِیَّاتِ عَنْ رَبِیْعَۃَ السَّعْدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ وَرَوَاہُ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ بِلَفْظِ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَکَابْنِ النَّجَّارِ عِنْدَہٗ بِلَفْظِ الْحَدِیْثِ الثَّانِیْ وَ
اَبُوْدَاؤُدَ الطَّیَالِسِیُّ وَالشَّاشِیُّ فِیْ فَوَائِدِہٖ وَالْخَطِیْبُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ بِلَفْظِ
الصِّدِّیْقِ الْاُوْلٰی حدیث ۵۳ تا ۵۷ : کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی
اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّۃً الٰہی خاص عمر بن الخطاب کے ذریعے
سے اسلام کو عزت دے اِبْنُ مَاجَۃَ وَابْنُ عَدِیٍّ وَالْحَاکِمُ وَالْبَیْھَقِیُّ عَنْ اُمِّ
الْمُؤْمِنِیْنَ الصِّدِّیْقَۃِ وَبِلَا لَفْظِ خَاصَّۃً اَبُوالْقَاسِمِ الطَّبْرَانِیُّ عَنْ
ثَوْبَانَ وَالْحَاکِمُ عَنِ الزُّبَیْرِ وَابْنُ سَعْدٍ مِنْ طَرِیْقِ الْحَسَنِ الْمُجْتَبٰی
وَخَیْثَمَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ فِی الصَّحَابَۃِ وَاللَّالْکَائِیُّ فِی السُّنَّۃِ وَاَبُوْطَالِبِ
بْنِ الْعَشَارِیِّ فِیْ فَضَائِلِ الصِّدِّیْقِ وَابْنُ عَسَاکِرَ جَمِیْعًا مِنْ طَرِیْقِ النَّزَّالِ
بْنِ سَبْرَۃَ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ وَابْنُ عَسَاکِرَ عَنْھُمَا اَعْنِی الزُّبَیْرَ وَالْاَمِیْرِ
مَعًا کَالطَّبْرَانِیِّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ بِلَفْظِ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ اس دعائے کریم کے باعث عمر فاروقِ اعظم کے
ذریعہ سے جو جو عزتیں اسلام کو ملیں جو جو بلائیں اسلام و مسلمین پر سے دفع ہوئیں مخالف و
موافق سب پر روشن و مبین ولہذا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مَازِلْنَا
اَعِزَّۃً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ ہم ہمیشہ معزز رہے جب سے عمر اسلام لائے اَلْبُخَارِیُّ
فِیْ صَحِیْحِہٖ وَاَبُوْحَاتِمِنِ الرَّازِیُّ فِیْ مُسْنَدِہٖ وَابْنُ حِبَّانَ عَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ نیز فرماتے ہیں رضی اللہ عنہ کَانَ اِسْلَامُ عُمَرَ فَتْحًا وَھِجْرَتُہٗ نَصْرًا وَّاِمَارَتُہٗ
رَحْمَۃً لَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ نُّصَلِّیَ بِالْبَیْتِ حَتّٰی اَسْلَمَ عُمَرُ عمر کا اسلام
فتح تھا اور اُن کی ہجرت نصرت اور اُن کی خلافت رحمت بیشک میں نے اپنے گروہِ صحابہ کو دیکھا
کہ جب تک عمر مسلمان نہ ہوئے ہمیں کعبۂ معظمہ میں نماز پر قدرت نہ ملی رَوَاہُ اَبُوْطَاھِرِنِ السِّلَفِیُّ
وَاَخْرَجَہٗ اِبْنُ اِسْحٰقَ فِیْ سِیْرَتِہٖ بِمَعْنَاہُ نیز فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مَاصَلَّیْنَا ظَاھِرِیْنَ حَتّٰی اَسْلَمَ عُمَرُ فَلَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ ظَھَرَ الْاِسْلَامُ وَدَعَا اِلَی اللّٰہِ عَلَانِیَۃً جب تک عمر مسلمان نہ ہوئے ہم نے آشکار نماز نہ پڑھی جس دن سے وہ اسلام لائے دین نے غلبہ پایا اور انہوں نے علانیہ عزوجل کی طرف بلایا اَخْرَجَہُ الدَّارَاقُطْنِیُّ فِی الْفَضَائِلِ صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ جَلَسْنَا حَوْلَ الْبَیْتِ حِلَقًا وَطُفْنَا بِہٖ وَانْتَصَفْنَا مِمَّنْ غَلَظَ عَلَیْنَا جب عمر مسلمان ہوئے ہم گرد خانہ کعبہ حلقہ باندھ کر بیٹھے اور طواف کیا اور ہم پر جو سختی کرتے تھے اُن سے اپنا انصاف لیا خَرَّجَہٗ اَبُوالْفَرَجِ فِی الصَّفْوَۃِ **حدیث ۵۸** [۶۳] : عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام لاتے ہی حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی اِنِّیْ لَاَجِدُ صِفَتَكَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا اِلٰی قَوْلِہٖ لَنْ یَّقْبِضَہُ اللّٰہُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِہِ الْمِلَّۃَ الْعَوْجَآءَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیَفْتَحَ بِہٖ اَعْیُنًا عُمْیًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا بیشک میں حضور کی صفت توریت میں پاتا ہوں اے نبی یقیناً ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور اپنی امت کے تمام احوال و افعال پر مطلع اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اللہ عزوجل اس نبی کو نہ اٹھائے گا یہاں تک کہ لوگ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں اور اُس نبی کے ذریعے سے اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غلاف چڑھے دل کھل جائیں گے اَلطَّبْرَانِیُّ وَاَبُوْنُعَیْمٍ فِی الدَّلَائِلِ وَابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَۃَ بْنِ یُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ وَابْنُ عَسَاکِرَ اَیْضًا مِنْ طَرِیْقِ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ مِنْ طَرِیْقِ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْہُ نَحْوَہٗ وَلَہٗ طُرُقٌ ثَانِیْ فِی الْبَابِ الْاٰتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی **حدیث ۵۹** : کہ اللہ عزوجل نے شعیا علیہ الصلاۃ

---

[۶۳] ہر بلا کا دفع ہر نعمت کا حصول نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہوا۔

والسلام کو وحی بھیجی اِنِّی بَاعِثٌ نَبِیًّا اُمِّیًّا اَفْتَحُ بِہٖ اٰذَانًا صُمًّا وَقُلُوْبًا غُلْفًا وَّاَعْیُنًا عُمْیًا اِلٰی اَنْ قَالَ اَھْدِیْ بِہٖ مِنْ بَعْدِ الضَّلَالَۃِ وَاُعَلِّمُ بِہٖ بَعْدَ الْجَھَالَۃِ وَاَرْفَعُ بِہٖ بَعْدَ الْخَمَالَۃِ وَاُسَمِّیْ بِہٖ بَعْدَ النَّکْرَۃِ وَاُکْثِرُ بِہٖ بَعْدَ الْقِلَّۃِ وَاُغْنِیْ بِہٖ بَعْدَ الْعَیْلَۃِ وَاَجْمَعُ بِہٖ بَعْدَ الْفُرْقَۃِ وَاُؤَلِّفُ بِہٖ بَیْنَ قُلُوْبٍ وَّاَھْوَاءٍ مُّتَشَتِّتَۃٍ وَاُمَمٍ مُّخْتَلِفَۃٍ بیشک میں ایک نبی اُمّی کو بھیجنے والا ہوں جس کے ذریعے سے بہرے کان اور غلاف چڑھے دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا اور اُس کے سبب گمراہی کے بعد ہدایت دوں گا۔ اُس کے ذریعے سے جہل کے بعد علم دوں گا اُس کے وسیلے سے گمنامی کے بعد بلند نامی دوں گا اُس کے ذریعے سے ناشناسی کے شناخت دُوں گا اُس کے واسطے سے کمی کے بعد کثرت دوں گا اُس کے سبب محتاجی کے بعد غنی کر دُوں گا اُس کے وسیلے سے پھوٹ کے بعد یکدلی دوں گا اُس کے وسیلے سے پریشان دلوں مختلف خواہشوں متفرق امتوں میں میل کر دوں گا رَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنْ وَّھْبَ بْنِ مُنَبِّہٖ للہ الانصاف یہ کسقدر بلاؤں کا حضور کے وسیلے سے دفع ہونا ہے وللہ الحمد۔

حدیث ۰ ۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَرْشَ کَتَبَ عَلَیْہِ بِقَلَمٍ نُوْرٍ طُوْلُ الْقَلَمِ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بِہٖ اٰخُذُ وَاُعْطِیْ وَاُمَّتُہٗ اَفْضَلُ الْاُمَمِ وَاَفْضَلُھَا اَبُوْبَکْرِنِ الصِّدِّیْقُ جب اللہ تعالیٰ نے عرش بنایا اُس پر نور کے قلم سے جس کا طول مشرق سے مغرب تک تھا لکھا اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں محمد[۶۴] اللہ کے رسول ہیں میں انہیں کے واسطے سے لوں گا اور اُنہیں کے وسیلے سے دُوں گا اُن کی اُمت سب امتوں سے افضل ہے اور

---

[۶۴] اللہ تعالیٰ کا سب کارخانہ سب لینا دینا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے ہے۔

اُن کی اُمت میں سب سے افضل ابوبکر صدیق الرّافِعِیُّ عَنْ سُلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ
بحمد اللہ اسی حدیث جلیل جامع پر ختم کیجئے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ کا تمام لینا دینا اخذ وعطا
سب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں اُن کے واسطے اُن کے وسیلے
سے ہے اُسی کو خلافت عظمیٰ کہتے ہیں وللہ الحمد حمداً کثیراً۔ دیکھو بشہادت خدا و
رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رزق پانا مدد ملنا مینہہ برسنا بلا دور ہونا دشمنوں
کی مغلوبی عذاب کی موقوفی یہاں تک کہ زمین کا قیام زمین کی نگہبانی خلق کی موت خلق
کی زندگی دین کی عزت اُمت کی پناہ بندوں کی حاجت روائی راحت رسانی سب
اولیا کے وسیلے اولیا کی برکت اولیا کے ہاتھوں اولیا کی وساطت سے ہے مگر مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دفع بلا کا واسطہ ماننا اور شرک پسندوں نے مشرک جانا اِنَّا لِلّٰہِ
وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور بحمد اللہ تعالیٰ ان حدیث اخیر نے تو روشن و مستنیر کر دیا کہ جو
نعمت ملی جو بلا ٹلی سب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باعث حاصل وزائل ہوئی بارگاہِ
الٰہی کا لینا دینا سارا کارخانہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
ہاتھوں پر ہے ہاں ہاں لَا وَاللّٰہِ ثُمَّ بِاللّٰہِ ایک دفع بلا وحصول عطا کیا تمام جہان
اور اُس کا قیام سب انہیں کے دم قدم سے ہے عالم جس طرح ابتدائے آفرینش میں
اُن کا محتاج تھا کہ لَوْلَاکَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا یونہیں بقا میں بھی اُن کا محتاج ہے
آج اگر اُن کا قدم درمیان سے نکال لیں ابھی ابھی فنائے مطلق ہو جائے۔

؎ وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَکَرَّمَ

بابِ دوم

وجہ دوم پر نصوص لیجیئے اور بحمد اللہ تعالیٰ کیسے نصوص نجدیت شکن جان وہابیت پر برق افگن اس میں چوالیس[۴۴] آیتیں اور دو سو چالیس حدیثیں ہیں۔

فصل اوّل آیات شریفہ میں

آیت ۷: قَالَ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ اور انہیں کیا بُرا لگا یہی نہ کہ انہیں[ف۶۶] دولتمند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے) ہاں یہ جگہ ہے کہ غیظ میں کٹ جائیں بیمار دل۔ اللہ فرماتا ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول نے دولت مند کر دیا اپنے فضل سے اے اللہ کے رسول مجھے اور سب اہلسنت کو دین و دنیا کا دولت مند فرما اپنے فضل سے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم۔

شعر

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا

نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

آیت ۸: وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ اور کیا خوب[ف۶۷] تھا اگر وہ راضی ہوتے خدا اور رسول کے دیئے پر اور کہتے ہیں اللہ کافی ہے اب دے گا اللہ ہمیں اپنے فضل سے اور اس کا رسول بے شک ہم اللہ کی طرف رغبت والے ہیں) یہاں رب العزت جل وعلا نے اپنے ساتھ اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی دینے والا

ف۶۵ اللہ تعالیٰ پر وہابیہ کے الزامات ف۶۶ خدا اور رسول نے دولتمند کر دیا ف۶۷ خدا اور رسول دینے والے ہیں ان کے دینے کی توقع رکھو۔

فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی ہدایت کی کہ اللہ و رسول سے اُمید لگی رکھو کہ اب ہمیں اپنے فضل سے دیتے ہیں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **آیت ۹**: اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اللہ نے اُسے نعمت[۶۸] بخشی اور اے نبی تو نے اُسے نعمت دی۔ **آیت ۱۰**: وَلَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ آدمی کے لئے بدلی والے ہیں اُس کے آگے اور اُس کے پیچھے کہ اُس کی حفاظت کرتے ہیں اللہ کے حکم سے بدلی والے یہ کہ صبح کے محافظ عصر کو بدل جاتے ہیں اور عصر کے صبح کو وللہ الحمد **آیت ۱۱**: وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً ط اللہ بھیجتا ہے تم پر نگہبانوں کو) ان آیات میں مولیٰ سبحانہٗ وتعالیٰ فرشتوں کو ہمارا حافظ و نگہبان فرماتا ہے **آیت ۱۲**: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اے نبی کافی ہے تجھے اللہ اور جو مسلمان تیرے پیرو ہوئے) یہاں[۶۹] رب تبارک وتعالیٰ اپنے نام پاک کے ساتھ صحابۂ کرام کو ملا کر فرماتا ہے اے نبی اب کہ عمر اسلام لے آیا تجھے اللہ اور یہ چالیس مسلمان کفایت کرتے ہیں فی الجلالین حَسْبُكَ اللّٰهُ وَحَسْبُكَ مَنِ اتَّبَعَكَ۔ ترجمہ شاہ ولی اللہ میں ہے۔ "اے پیغامبر کفایت ست ترا خدا و آنانکہ پیروی تو کردہ انداز مسلمانان" **آیت ۱۳**: یوسف[۷۰] علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ بیشک عزیز مصر میرا رب ہے اُس نے مجھے اچھی طرح رکھا) فی الجلالین اِنَّهٗ اَیِ الَّذِیْ اشْتَرَانِیْ رَبِّیْ سَیِّدِیْ **آیت ۱۴**: اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا ط اے زندان کے ساتھیو تم میں ایک تو اپنے رب کو شراب پلائے گا **آیت ۱۵**: وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ اور یوسف نے کہا اُس سے جسے اُن دونوں میں چھٹکارا پاتا سمجھا کہ

---

[۶۸] خدا اور رسول نے نعمت دی

[۶۹] ۱۵، آیتیں کہ حضور کو اپنا رب کہنا شرک نہیں جبکہ مراد مجاز ہو [۷۰] یوسف علیہ السلام پر وہابیہ کے الزام

اپنے رب کے پاس یعنی بادشاہِ مصر کے سامنے آیت ۱۶: اس پر مولٰے تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے فَاَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ تو اُسے بھلا دیا شیطان نے اپنے رب بادشاہ مصر کے آگے یوسف کا ذکر کرنا فِی الجلالین اے انسَاقی الشَّیْطٰن ذکر یوسف عند ربہٖ آیت ۱۷: قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ یوسف نے کہا پلٹ جا اپنے رب کے پاس سو اُس سے پوچھ کیا حال ہے اُن عورتوں کا جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے (سبحان اللہ بادشاہ وغیرہ کو تو مجازی پرورش کے باعث اُس کا رب تیرا رب میرا رب کہنا صحیح ہو اللہ فرمائے اللہ کا رسول فرمائے اور مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دافع البلا کہنا شرک آیت ۱۸: رب جل وعلا اپنے مبارک بندے عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلاۃ والسلام سے فرماتا ہے وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْهَا فَتَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِیْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِیْ اور جب تو بناتا مٹی سے پرند کی شکل میری پروانگی سے پھر پھونک مارتا اس میں تو وہ ہو جاتی پرند میری پروانگی سے اور تو اچھا کرتا مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میری پروانگی سے اور جب تو قبروں سے مردے نکالتا میری پروانگی سے (دفع بلائے مرض وابرائے اکمہ وابرص میں کتنا فرق ہے آیت ۱۹: حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والتسلیم فرماتے ہیں اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ (الٰی قولہٖ) وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْكُمْ میں بناتا ہوں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت پھر پھونکتا ہوں اُس میں تو وہ ہو جاتی ہے پرند اللہ کی پروانگی سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور بدن بگڑے کو اور میں زندہ کرتا ہوں مردے اللہ کی پروانگی سے اور میں تمہیں خبر دیتا ہوں جو

تم کھانے اور جو گھروں میں بھر رکھتے ہو تا کہ میں حلال کر دوں تمہارے لئے بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں) سبحان اللہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام جو فرما رہے ہیں میں خلق کرتا ہوں شفا دیتا ہوں مردے جلاتا ہوں بعض حراموں کو حلال کئے دیتا ہوں ان اسنادوں کی نسبت کیا حکم ہوگا۔ آیت ۲۰ ف۶: وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ نکاح کر دو اپنی بے شوہر عورتوں اور اپنے نیک بندوں اور کنیزوں کا۔ یہاں مولا عزوجل ہمارے غلاموں کو ہمارا بندہ فرما رہا ہے اللہ کی شان زید کا بندہ عمرو کا بندہ اس کا بندہ اُس کا بندہ اللہ فرمائے رسول فرمائے صحابہ فرمائیں ائمہ فرمائیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ کہا اور شرک فروشوں نے حکم شرک جڑا شاید ان کے نزدیک زید و عمرو خدا کے شریک ہو سکتے ہوں گے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم آیت ۲۱: اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ وہ لوگ کہ پیروی کریں گے اُس بھیجے ہوئے غیب کی باتیں بتانے والے بے پڑھے کی جسے لکھا پائیں گے اپنے پاس توریت و انجیل میں وہ انہیں حکم دے گا بھلائی کا اور روکے گا برائی سے اور حلال کرے گا اُن کے لئے ستھری چیزیں اور حرام کرے گا اُن پر گندی چیزیں اور اُتارے گا ف۷ اُن پر سے اُن کا بھاری بوجھ اور سخت تکلیفوں کے طوق جو اُن پر تھے) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانِ جہان و جہانِ جان اُس جانِ جان و جانِ ایمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاک مبارک ہاتھوں پر قربان جس نے ہماری بیٹھوں

ف۵ حلال و حرام کرنا انبیاء علیہم السلام کے اختیار میں ہے۔

ف۶ اپنے آپ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ کہنا شرک نہیں ف۷ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکلیف سے نجات دی مصیبت کاٹ دی۔

سے بھاری بوجھ اتار لئے ہماری گردنوں سے تکلیفوں کے طوق کاٹ دیئے للہ انصاف اور دافع بلا کسے کہتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **آیت ۲۲**: سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ط اے رب ہمارے اور اُن میں اُنہیں میں سے ایک پیغمبر بھیج کہ اُن پر تیری آیتیں پڑھے اور انہیں کتاب و حکمت سکھائے اور وہ پیمبر⁽¹⁾ انہیں گناہوں سے پاک کردے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا یہ ہمارے نبی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے کہ اَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہما وسلم **آیت ۲۳**: خود رب العزۃ جل وعلا فرماتا ہے كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ط جس طرح بھیجا ہم نے تم میں ایک رسول تمہیں سے کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت کرتا اور تمہیں پاکیزہ بناتا اور تمہیں قرآن وعلم سکھاتا اور اُن باتوں کا تم کو علم دیتا ہے جو تم نہ جانتے تھے **آیت ۲۴**: لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ط بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا ایمان والوں پر جبکہ بھیجا اُن میں ایک رسول انہیں میں سے کہ پڑھتا ہے اُن پر آیتیں اللہ کی اور پاک کرتا ہے انہیں گناہوں سے اور علم دیتا ہے انہیں قرآن وحکمت کا اگرچہ تھے اس سے پہلے بیشک کھلی گمراہی میں **آیت ۲۵**: هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا

⁽¹⁾ حضور گناہوں سے پاک کرتے ہیں۔

مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ اللہ ہے جس نے بھیجا اَن پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے کہ اُن پر آیات الٰہیہ پڑھتا اور انہیں ستھرا کرتا اور انہیں کتاب و حقائق کا علم بخشتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے نیز (۱) پاک کرے گا اور علم عطا فرمائے گا اُن کی جنس کے اور لوگوں کو جو اب تک اُن سے نہیں ملے اور وہی غالب حکمت والا ہے یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ الحمد للہ اس آیہ کریمہ نے بیان فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عطا فرمانا گناہوں سے پاک کرنا ستھرا بنانا صرف صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خاص نہیں بلکہ قیام قیامت تک تمام امت مرحومہ حضور کی ان نعمتوں سے محظوظ اور حضور کی نظر رحمت سے ملحوظ رہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔ بیضاوی شریف میں ہے هُمُ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بَعْدَ الصَّحَابَةِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ یہ دوسرے جنہیں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم دیتے اور خرابیوں سے پاک کرتے ہیں تمام مسلمان ہیں کہ صحابہ کرام کے بعد قیامت تک ہوں گے۔ معالم شریف میں ہے قَالَ ابْنُ زَیْدٍ هُمْ جَمِیْعُ مَنْ دَخَلَ فِی الْاِسْلَامِ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَهِیَ رِوَایَةُ ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ امام ابن زید نے فرمایا یہ دوسرے لوگ تمام اہل اسلام ہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گے اور یہی معنے امام مجاہد شاگرد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ابن ابی نجیح نے روایت کئے۔ الحمد للہ قرآن عظیم اور حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ کی ان تعریفوں کا اسقدر اہتمام ہے کہ چار جگہ یہ اوصاف بیان فرمائے دو جگہ سورۂ بقرہ

(۱) حضور قیامت تک تمام امت کو پاک کرتے ہیں۔ اور علم فرماتے ہیں۔

تیسرے آل عمران چوتھے سورہ جمعہ اور اس کے آخر میں تو وہ جانفزا کلمے ارشاد ہوئے جنہوں نے ہم خفتہ بختوں کی تقدیر جگا دی بیمار دلوں پر بجلی گرا دی۔ والحمد للہ رب العالمین **آیت ۲۶**: جب ابو لبابہ وغیرہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے غزوۂ تبوک میں ہمراہ رکاب سعادت حاضر نہ ہوئے تھے اپنے آپ کو مسجد اقدس کے ستونوں سے باندھ دیا کہ جب تک حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نہ کھولیں گے نہ کھلیں گے آیت اتری خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ اے نبی لے لو ان توبہ کرنے والوں کے مالوں سے صدقہ کہ تم پاک کرو انہیں اور تم ستھرا کر دو انہیں گناہوں سے اُس صدقے کے سبب اور دعائے رحمت کرو اُن کے حق میں کہ تمہاری دعا اُن کے دلوں کا چین ہے) دیکھو حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں گناہوں سے پاک کیا اور حضور نے بلائے گناہ اُن کے سروں سے ٹالی اور جب حضور کی دعا اُن کے دلوں کا چین ہوا تو یہی دفع الم ہے صلی اللہ تعالیٰ علیٰ دافع البلاء والالم وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم **آیت ۲۷**: لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ؕ اللہ عزوجل کے یہاں شفاعت کے مالک وہی ہیں جنہوں نے رحمٰن کے ساتھ عہد و پیمان کر رکھا ہے۔ **آیت ۲۸**: وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ؕ جنہیں مشرکین اللہ کے سوا پوجتے ہیں اُن میں شفاعت کے مالک صرف وہی ہیں جنہوں نے حق کی گواہی دی اور وہ علم رکھتے ہیں یعنی عیسیٰ و عزیر و ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام۔ ان آیات میں[1] مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوبوں کو شفاعت کا مالک بتاتا ہے اور عہد و پیمان مقرر ہو جانے سے تقویۃ الایمان کی اُس بدلگامی کا منہ بھی سی دیا کہ

[1] محبوبان خدا اللہ کے حضور شفاعت کے مالک ہیں۔

شفاعت میں کسی کی خصوصیت نہیں جسے چاہے گا کھڑا کر دے گا **آیت ۲۹**: وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ نادانوں کو اپنے مال کہ خدا نے تمہاری ٹیک بنائے ہیں نہ دو اور دوانہیں اُن میں سے رزق دو اور کپڑے پہناؤ اور اُن سے اچھی بات کہو۔ **آیت ۳۰**: وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ جب ترکہ بانٹتے وقت قرابت والے اور یتیم اور مسکین آئیں تو انہیں ان میں سے رزق دو اور اُن سے اچھی بات کہو۔ ان آیات[ف۸۱] میں بندوں کو حکم فرماتا ہے کہ تم رزق دو **آیت ۳۱**: اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ جب وحی بھیجی تیرے رب نے فرشتوں کو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم ثابت[ف۸۲] قدمی دو ایمان والوں کو **آیت ۳۲**: فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا قسم اُن فرشتوں[ف۸۳] کی کہ تمام کاروبار دنیا اُن کی تدبیر سے ہے) یہ صفت بھی بالذات ذات الٰہی جل وعلا کی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ معالم التنزیل شریف میں ہے قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وُكِّلُوْا بِاُمُوْرٍ عَرَّفَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْعَمَلَ بِهَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَابِطٍ یُدَبِّرُ الْاُمُوْرَ فِی الدُّنْیَا اَرْبَعَةٌ جِبْرِیْلُ وَمِیْكَائِیْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ وَاِسْرَافِیْلُ عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَاَمَّا جِبْرَئِیْلُ فَوُكِّلَ بِالرِّیَاحِ وَالْجُنُوْدِ وَاَمَّا مِیْكَائِیْلُ فَوُكِّلَ بِالْقَطْرِ وَالنَّبَاتِ وَاَمَّا مَلَكُ الْمَوْتِ فَوُكِّلَ بِقَبْضِ الْاَنْفُسِ وَاَمَّا اِسْرَافِیْلُ فَهُوَ یَنْزِلُ بِالْاَمْرِ عَلَیْهِمْ یعنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ مدبرات الامر ملائکہ ہیں کہ اُن کاموں پر مقرر کئے گئے

ف۸۱ بندے بندوں کو رزق دیتے ہیں ف۸۲ مجاہدین کو فرشتے ثابت قدم رکھتے ہیں
ف۸۳ کاروبار دنیا کی فرشتے تدبیر کرتے ہیں

جن کی کارروائی اللہ عزوجل نے انہیں تعلیم فرمائی عبدالرحمٰن بن سابط نے فرمایا دنیا میں چار فرشتے کاموں کی تدبیر کرتے ہیں جبریل، میکائیل، عزرائیل، اسرافیل علیہم الصلاۃ والسلام۔ جبریل تو ہواؤں اور لشکروں پر موکل ہیں (کہ ہوائیں چلانا لشکروں کو فتح و شکست دینا اُن کا تعلق ہے) اور میکائیل باراں و روئیدگی پر مقرر ہیں (کہ مینہ برساتے اور درخت اور گھاس اور کھیتی اگاتے ہیں) اور عزرائیل قبض ارواح پر مسلط ہیں اسرافیل ان سب پر حکم لے کر اترتے ہیں علیہم الصلاۃ والسلام اجمعین۔ اللہ اکبر قرآن عظیم وہابیہ پر ایک سے ایک سخت تر آفت ڈالتا ہے۔ حدیث میں فرمایا اَلْقُرْاٰنُ ذُوْوُجُوْہٍ قرآن متعدد معانی رکھتا ہے رَوَاہُ اَبُوْنُعَیْمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ علماء فرماتے ہیں قرآن عظیم اپنے ہر معنے پر حجت ہے وَلَمْ یَزَلِ الْاَئِمَّۃُ یَحْتَجُّوْنَ بِہٖ عَلٰی وُجُوْہِہٖ وَذٰلِکَ مِنْ اَعْظَمِ وُجُوْہِ اِعْجَازِہٖ وَقَدْ فَصَّلْنَا ھٰذَا الْمَرَامَ فِیْ رِسَالَتِنَا الزُّلَالِ الْاَنْقٰی مِنْ بَحْرِ سَبْقَۃِ الْاَتْقٰی اب آیہ کریمہ کے دوسرے معنے لیجئے تفسیر بیضاوی شریف میں ہے اَوْصِفَاتُ النُّفُوْسِ الْفَاضِلَۃِ حَالَ الْمُفَارَقَۃِ فَاِنَّہَا تَنْزِعُ عَنِ الْاَبْدَانِ غَرْقًا اَیْ نَزْعًا شَدِیْدًا مِنْ اِغْرَاقِ النَّازِعِ فِی الْقَوْسِ فَتَنْشَطُ اِلٰی عَالَمِ الْمَلَکُوْتِ وَتَسْبَحُ فِیْہِ فَتَسْبِقُ اِلٰی حَظَائِرِ الْقُدْسِ فَتَصِیْرُ لِشَرَفِہَا وَقُوَّتِہَا مِنَ الْمُدَبِّرَاتِ یعنی یا ان آیات [ف۸۴] کریمہ میں اللہ عزوجل ارواحِ اولیاءِ کرام کا ذکر فرماتا ہے جب وہ اپنے پاک مبارک بدنوں سے انتقال فرماتی ہیں کہ جسم سے بقوت تمام جدا ہو کر عالمِ بالا کی طرف سبک خرامی اور دریائے ملکوت میں شناوری کرتی خطیرہ ہائے حضرت قدس تک جلد رسائی پاتی پس اپنی بزرگی وطاقت کے باعث کاروبارِ عالم کے تدبیر کرنے والوں سے ہو جاتی ہیں اب

ف۸۴ اولیائے کرام بعد انتقال تمام عالم میں تصرف کرتے اور کاروبار جہاں کی تدبیر فرماتے ہیں۔

تو بحمد اللہ تعالیٰ اولیائے کرام بعد وصال عالم میں تصرف کرتے اور اُس کے کاموں کی تدبیر فرماتے ہیں فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ علامہ احمد بن محمد شہاب خفاجی عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی میں امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی و امام فخر رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس معنی کی تائید میں نقل کرکے فرماتے ہیں وَلِهٰذَا قِيْلَ اِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِيْنُوْا مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ اِلَّا اَنَّهٗ لَيْسَ بِحَدِيْثٍ كَمَا تُوُهِّمَ وَلِهٰذَا اتَّفَقَ النَّاسُ عَلٰى زِيَارَةِ مَشَاهِدِ السَّلَفِ وَالتَّوَسُّلِ بِهِمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنْ اَنْكَرَهٗ بَعْضُ الْمَلَاحِدَةِ فِيْ عَصْرِنَا وَالْمُشْتَكٰى اِلَيْهِ هُوَ اللّٰهُ یعنی اسی[۸۵] لئے کہا گیا کہ جب تم کاموں میں متحیر ہو تو مزارات اولیاء سے مدد مانگو مگر یہ حدیث نہیں ہے جیسا کہ بعض کو وہم ہوا اور اسی لئے مزارات سلف صالحین کی زیارت اور اُنہیں اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ بنانے پر مسلمانوں کا اتفاق ہے اگرچہ ہمارے زمانے میں بعض ملحد بے دین لوگ اس کے منکر ہوئے اور خدا ہی کی طرف اُن کے فساد کی فریاد ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ہاں میں نے کہا تھا کہ یہ صفت حضرت عزت کی ہے ضمنیں نہیں یہ خاص صفت اُسی کی ہے رب عزوجل فرماتا ہے قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ط اے نبی ان کافروں سے فرما وہ کون ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے رزق دیتا ہے یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردے کو زندہ سے اور کون تدبیر کرتا ہے کام کی اب کہدیں گے کہ اللہ تو فرما پھر ڈرتے کیوں نہیں) قرآن عظیم خود ہی فرماتا ہے کہ یہ صفت اللہ عزوجل کے لئے ایسی خاص ہے کہ کافر مشرک

---

[۸۵] مزارات اولیاء سے استمداد کے منکرین ملحدین بے دین ہوئے۔

تک اُس کا اختصاص جانتے ہیں اُن سے بھی پوچھو کہ کام کی تدبیر کرنے والا کون ہے تو
اللہ ہی کو بتائیں گے دوسرے کا نام نہ لیں گے اور خود ہی اس صفت کو اپنے مقبول
بندوں کے لئے ثابت فرماتا ہے کہ قسم اُن محبوبانِ خدا کی جو عالم میں تدبیر و تصرف کرتے
ہیں ایمان سے کہنا وہابیت کے دھرم پر قرآن عظیم شرک سے کیونکر بچا۔ اے ناپاک
طائفے کے سنگت والو جب تک ذاتی عطائی کے فرق پر ایمان نہ لاؤ گے کبھی قرآن
و حدیث کے قہروں سے پناہ نہ پاؤ گے اور اس پر ایمان لاتے ہی یہ تمہاری شرکیات
کے راگ متعلقہ تدبیر و تصرف و استمداد و استعانت و دافع البلا و حاجت روا و
مشکلکشا و علم غیب و ندا وغیرہا سب کافور ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے مبارک منصور
بندے آنکھوں دیکھے منصور نظر آئیں گے اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۞
آیت ۳۳: قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ تو فرما انہیں[۸۶] موت
دیتا ہے وہ مرگ کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے آیت ۳۴: تَوَفَّتْہُ رُسُلُنَا موت
دی اُسے ہمارے رسولوں نے) حالانکہ خود فرماتا ہے اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ اللہ
ہے کہ موت دیتا ہے جانوں کو آیت ۳۵: لِاَھَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا ؕ جبریل[۸۷]
نے مریم سے کہا کہ میں عطا کروں تجھے ستھرا بیٹا) صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم اللہ اللہ اب تو
جبریل[۸۸] بیٹا دے رہے ہیں بھلا نجدیہ کے یہاں اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا۔
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وہابیہ[۸۹] تو اسی کو روتے تھے کہ محمد بخش احمد بخش نام
رکھنا شرک ہے یہاں قرآن عظیم سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والتسلیم کو جبریل بخش بنا رہا ہے وَلِلّٰہِ
الْحُجَّۃُ السَّامِیَۃُ آیت ۳۶: فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ

---

[۸۶] موت فرشتہ دیتا ہے [۸۷] جبریل علیہ السلام پر وہابیہ کا الزام [۸۸] جبریل نے بیٹا دیا
[۸۹] نبی بخش عطا رسول عطا علی وغیرہا نام شرک نہیں

وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَہِیْرٌاo بیشک اللہ اپنے نبی کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک مسلمان اور اس کے بعد سب فرشتے مددپر ہیں ۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ یہ نیک مسلمان ابوبکر صدیق و عمر فاروق ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَابْنُ مَرْدَوِیَۃَ وَالْخَطِیْبُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بلکہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت میں یوں ہی تھا وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَہِیْرٌo یہاں اللہ عزوجل اپنے نام مبارک کے ساتھ اپنے محبوبوں کو فرماتا ہے اللہ اور جبریل اور ابوبکر و عمر مددگار ہیں[ف۹۰] **آیت ۳۷:** اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَۃً تَمْلِکُہُمْ وَاُوْتِیَتْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّلَہَا عَرْشٌ عَظِیْمٌo

ہُدہُد نے ملک سبا سے آکر سیدنا سلیمن علیہ الصلاۃ والسلام سے عرض کی میں نے ایک عورت پائی کہ وہ اُن کی مالک ہے اور اُسے سب کچھ دیا گیا ہے اور اُس کا بڑا تخت ہے یہاں بادشاہ کو رعایا کا مالک فرمایا تو رعایا کہ آزاد و غلام سب اُس کے مملوک ہوئے مگر[ف۹۱] کوئی اگر محبوبانِ خدا کو اپنا مالک اور اپنے آپ کو اُن کا بندہ و مملوک کہے وہابیہ کے دین میں شرک ٹھہرے **آیت ۳۸:** وَمَنْ اَحْیَاہَا فَکَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا جس نے ایک جان کو زندہ کیا اُس نے گویا سب آدمیوں کو جِلا لیا۔ یہ آیت اُس کے بارے میں ہے جس نے کسی کے قتلِ ناحق سے احتراز کیا یا قاتل سے قصاص نہ لیا چھوڑ دیا اسے فرماتا ہے کہ اُس نے اُس شخص کو زندہ کیا اور ایک اُسی کو کیا گویا تمام آدمیوں کو جلا لیا معالم شریف میں ہے وَمَنْ اَحْیَاہَا تَوَرَّعَ عَنْ قَتْلِہَا اُس میں ہے وَمَنْ اَحْیَاہَا اَیْ عَفَا عَمَّنْ وَّجَبَ عَلَیْہِ الْقِصَاصُ لَہٗ فَلَمْ یَقْتُلْہُ وہابی صاحب بتائیں کہ

ف۹۰ اللہ اور جبریل اور ابوبکر و عمر مددگار ہیں ف۹۱ اولیا ہمارے مالک ہیں ہم اُن کے مملوک ہیں اس میں کوئی شرک نہیں

دفع بلا زیادہ ہے یا زندہ کرنا جِلا لینا حیات دینا۔ **آیت ۳۹**[٩٢]: اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْٓ اُوْفِی
الْکَیْلَ وَ اَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ط یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا کیا
تم دیکھتے نہیں کہ میں پورا پیمانہ عطا فرماتا ہوں اور میں سب سے بہتر اُتارنے والا ہوں کہ
جو میرے سایہ رحمت میں آکر اُترتا ہے اُسے وہ راحت بخشتا ہوں کہ کہیں نہیں ملتی یوسف
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ فرمایا اور رب عزوجل نوح علیہ الصلاۃ والسلام سے فرماتا
ہے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ اے نوح جب
تو اور تیرے ساتھ والے کشتی پر ٹھیک بیٹھ لیں تو میری حمد بجا لانا اور یوں عرض کرنا کہ اے
رب میرے مجھے برکت والا اُتارنا اُتار اور تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہے۔
یہ اللہ عزوجل کی خاص صفت نبی صدیق علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے لئے کیسی ثابت فرمائی
اور حبیب نبی صدیق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے بہتر اُتارنے والے راحت و نعمت
بخشنے والے ہوئے تو دافع البلاء سے بھی بڑھ کر ہوئے کما لا یخفٰی **آیت ۴۰**: اِنَّمَا
وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ
الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ۝ یعنی اے مسلمانو تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اُس کا رسول
اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔
اقول یہاں اللہ اور رسول[٩٣] اور نیک بندوں میں مدد کو منحصر فرما دیا کہ بس یہی مددگار
ہیں تو ضرور یہ مدد خاص ہے جس پر نیک بندوں کے سوا اور لوگ قادر نہیں ورنہ عام
مددگاری کا علاقہ تو ہر مسلمان کے ساتھ ہے قال تعالیٰ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ
بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ط مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے
مددگار ہیں حالانکہ خود ہی دوسری جگہ فرماتا ہے مَا لَھُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّلِیٍّ اللہ کے سوا

---

[٩٢] یوسف علیہ الصلاۃ والسلام پر وہابیہ کا پانچواں الزام [٩٣] صرف اللہ و رسول و اولیا مددگار ہیں و بس۔

کسی کا کوئی مددگار نہیں معالم میں ہے (مَا لَهُمْ) اسے لِاَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ (مِنْ دُوْنِہٖ) اَے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (مِنْ وَّلِیٍّ) نَاصِرٍ۔ وہابی صاحبو تمہارے طور پر معاذ اللہ کیسا کھلا شرک ہوا کہ قرآن نے خدا کی خاص صفتِ امداد کو رسول وصلحا کے لئے ثابت کیا جسے قرآن ہی جابجا فرما چکا تھا کہ اللہ کے سوا دوسرے کی صفت نہیں مگر بحمد اللہ اہل سنت دونوں آیتوں پر ایمان لاتے اور ذاتی اور عطائی کا فرق سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ بالذات مددگار ہے یہ صفت دوسرے کی نہیں اور رسول واولیاء اللہ اللہ کے قدرت دینے سے مددگار ہیں وللہ الحمد اب اتنا اور سمجھ لیجئے مدد کاہے کے لئے ہوتی ہے دفع بلا کے واسطے تو جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اللہ کے مقبول بندے بنص قرآن مسلمانوں کے مددگار ہیں تو قطعاً دافع البلاء بھی ہیں اور فرق وہی ہے کہ اللہ سبحانہٗ بالذات دافع البلاء ہے اور انبیاء اولیاء علیہم الصلاۃ والثناء بعطائے خدا۔ والحمد للہ العلی الاعلیٰ پنج آیت از توریت وانجیل وزبور مقدسہ آیت ۱۳ توریت شریف امام بخاری حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دارمی وطبرانی ویعقوب بن سفیان حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ توریت مقدس میں حضور پرنور دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت یوں ہے یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ (الیٰ قولہٖ تعالیٰ) یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ اے نبی ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور بے پڑھوں کے لئے پناہ معاف کرتا ہے اور مغفرت فرماتا ہے) حرز بھی رب العزت جل وعلا کی صفات سے ہے حدیث میں ہے یَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ یَا کَنْزَ الْفُقَرَاءِ علامہ [۹۴] زرقانی شرح مواہب شریفہ میں

---

[۹۴] حضور اپنی امت کے حافظ ونگہبان ہیں۔

فرماتے ہیں جَعَلَهُ نَفْسَهُ حِرْزاً اُمَّيَّا لِغايةٍ لِحِفْظِهٖ لَهُمْ فِي الدَّارَيْنِ یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہ دینے والے ہیں مگر رب تبارک وتعالیٰ نے حضور کو بطور مبالغہ خود پناہ کہا جیسے عادل کو عدل یا عالم کو علم کہتے ہیں اور اس وصف کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا وآخرت میں اپنی اُمّت کے محافظ ونگہبان ہیں) والحمد للہ رب العالمین۔ آیت ۴۲ از توریت۔ ہاں ہاں خبردار ہوشیار اے نجدیانِ نابکار[95] ذرا اکمسن نوپیدا عیارۂ خام پارۂ وہابیت ناکارہ کے ننھے سے کلیجے پر ہاتھ دھر لینا توریت وزبور کی دو آیتیں تلاوت کی جائیں گی نوخیز وہابیت کی نادان جان پر قہر الٰہی کی بجلیاں گرائیں گی افسوس نہیں توریت وزبور کی تکذیب کرتے کیا لگتا تھا جب تم قرآن کی نہ سنو اللہ کا کذب تم ممکن گنو مگر جان کی آفت گلے کا غُل تو یہ ہے کہ آیات جناب شاہ عبد العزیز صاحب نے نقل فرمائیں کلام الٰہی بتائیں یہ امام الطائفہ کے نسب سے چچا شریعت کے باپ طریقت کے دادا۔ اب انہیں نہ مشرک کہے بنتی ہے نہ کلام الٰہی پر ایمان لانے کو روٹھی وہابیت منتی ہے نہ روئے رفتن نہ رائے ماندن۔

؎ دو گونہ رنج وعذاب است جانِ لیلیٰ را　　بلائے صحبت مجنوں وفرقت مجنوں

ہاں اب ذرا گھبرائیے دلوں شرمائی چتونوں سے لجائی انکھڑیاں اوپر اٹھائیے اور بحمد اللہ وہ سنیے کہ ایمان نصیب ہو تو تسکین ہو جائے جناب شاہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں توریت کے سفر چہارم میں ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِاِبْرَاهِيْمَ اِنَّ هَاجَرَ تَلِدُ وَيَكُوْنُ مِنْ وَّلَدِهَا مَنْ يَدُهٗ فَوْقَ الْجَمِيْعِ وَيَدُ الْجَمِيْعِ مَبْسُوْطَةٌ اِلَيْهِ بِالْخُشُوْعِ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے فرمایا بیشک ہاجرہ کے اولاد ہوگی اور اُس کے بچوں میں وہ ہوگا جس کا ہاتھ سب پر بالا ہے اور سب کے ہاتھ[96] اُس کی طرف پھیلے

---

[95] جانِ وہابیت پر لاکھ من کے پہاڑ امام الطائفہ اور شاہ عبد العزیز صاحب میں شرک و توحید کا بگاڑ۔

[96] سب کے ہاتھ حضور کی طرف پھیلے ہیں۔

ہیں عاجزی[97] اور گڑگڑاتے ہیں) وہ کون مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سید الکون معطی العون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربان نیر کے بلند ہاتھ والے اے دو جہان کے اُجالے حمد اُس کے وجہ کریم کو جس نے ہماری عاجزی و محتاجی کے ہاتھ ہر لئیم بے قدرت سے بچائے اور تجھ جیسے کریم رؤف و رحیم کے سامنے پھیلائے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

اُسے حمد جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بنایا

آیت ۴۳۔ از زبور مقدس : نیز تحفہ میں زبور شریف سے منقول یَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ مِنْ اَجْلِ ذَالِکَ اُبَارِکُ عَلَیْکَ فَتَقَلَّدِ السَّیْفَ فَاِنَّ بَہَآئَکَ وَحَمْدَکَ الْغَالِبُ (الیٰ قولہ) اَلْاُمَمُ یَخِرُّوْنَ تَحْتَکَ کِتَابٌ حَقٌّ جَاءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْیُمْنِ وَالتَّقْدِیْسِ مِنْ جَبَلِ فَارَانَ وَامْتَلَاءَتِ الْاَرْضُ مِنْ تَحْمِیْدِ اَحْمَدَ وَتَقْدِیْسِہٖ وَمَلَکَ الْاَرْضَ وَرِقَابَ[98] الْاُمَمِ اے احمد رحمت نے جوش مارا تیرے لبوں پر میں اس لئے تجھے برکت دیتا ہوں تو اپنی تلوار حمائل کر کہ تیری چمک اور تیری تعریف غالب ہے سب اُمتیں تیرے قدموں میں گریں گی سچی کتاب لایا اللہ برکت و پاکی کے ساتھ مکہ کے پہاڑ سے بھر گئی زمین احمد کی حمد اور اُس کی پاکی بولنے سے احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام اُمتوں کی گردنوں کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اے احمد پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مملوکو خوشی و شادمانی ہے تمہارے لئے تمہارا مالک پیارا سراپا کرم سراپا رحمت ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

عہد ما لب شیریں دہناں بست خدائے با ہمہ بندہ و ایں قوم خداوند انند

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

وَلِہٰذَا حضرت امام اجل عارف باللہ سیدی سہل بن عبداللہ تستری[99] رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[97] سب حضور کے آگے گڑگڑاتے ہیں [98] حضور ساری زمین اور تمام مخلوق کے مالک ہیں۔

[99] جو حضور کو اپنا مالک نہ جانے سنت کی حلاوت نہ پائے۔

پھر امام اجل قاضی عیاض شفا شریف پھر امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں نقلاً فتذکیراً پھر علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض پھر علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شرح مواہب میں شرحاً وتفسیراً فرماتے ہیں مَنْ لَّمْ یَرَ وَلَایَۃَ الرَّسُوْلِ عَلَیْہِ فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِہٖ وَیَرَ نَفْسَہٗ فِیْ مِلْکِہٖ یَذُوْقُ حَلَاوَۃَ سُنَّتِہٖ جو ہر حال میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا والی اور اپنے آپ کو حضور کی ملک نہ جانے وہ سنتِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حلاوت سے اصلا خبر دار نہ ہوگا) والعیاذ باللہ رب العالمین۔

فائدۂ عظیمہ الحمد للہ سنیوں کی اقبالی ڈگری۔ ان آیات توریت و زبور پر فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہٗ کو دو آیت توریت وانجیل مبارک معہ چند احادیث کے یاد آئیں مگر ان کے ذکر سے پہلے امام الطائفہ ف۱ کے ایک انجان پنے کا اقرار سن لیجئے تفویۃ الایمان فصل ثانی اشراک فی العلم کے شروع میں لکھا "جس کے ہاتھ میں کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے اختیار میں ہوتا ہے جب چاہے تو کھولے جب چاہے نہ کھولے۔" انتہی بھولا نادان لکھنے تو لکھ گیا مگر ؎

کیا خبر تھی انقلابِ آسماں ہو جائیگا　　دینِ نجدی پائمالِ سُنیاں ہو جائیگا

غریب مسکین کیا جانتا تھا کہ وہ تو چند ورق بعد یہ کہنے کو ہے کہ "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔" یہاں ف۲ کے قول سے تمام عالم پر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اختیارِ تام ثابت ہو جائے گا بیچارے مسکین عزیز کے دھیان میں اس وقت بھی لوہے پیتل کی کنجیاں تھیں جو جامع مسجد کی سیڑھیوں پر بساطی پیسے پیسے بیچتے اس کی خواب میں بھی خیال نہ تھا کہ محمد ف۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رب جل وعلا نے اس بادشاہِ جبار

ف۱ امام الطائفہ نے انجانی میں گھر پھونک دیا　ف۲ بارہ حدیثیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار وتصرف کی کنجیاں عطا ہوئیں۔

جلیل الاقتدار عظیم الاختیار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا کیا کنجیاں عطا فرمائی ہیں ہاں ہم سے سن اور وہ سن کہ سن ہو جا آیات واحادیث عطائے مفاتیح عالم بحضور پُر نور مولائے اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آیت ۴۴۔ از توریت شریف بیہقی و ابونعیم دلائل النبوۃ میں حضرت امام الدرداء سے راوی ہیں نے کعب احبار سے پوچھا تم توریت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت کیا پاتے ہو کہا حضور کا وصف توریت مقدس میں یوں ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اِسْمُہٗ الْمُتَوَکِّلُ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَ اُعْطِیَ الْمَفَاتِیْحَ لِیُبَصِّرَ اللّٰہُ بِہٖ اَعْیُنًا عُوْرًا وَیُسْمِعَ بِہٖ اٰذَانًا صُمًّا وَیُقِیْمَ بِہٖ اَلْسِنَۃً مُّعْوَجَّۃً حَتّٰی یَشْھَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ یُعِیْنُ الْمَظْلُوْمَ وَیَمْنَعُہٗ مِنْ اَنْ یُّسْتَضْعَفَ محمد اللہ کے رسول ہیں اُن کا نام متوکل ہے نہ درشت خو ہیں نہ سخت گو نہ بازاروں میں چلانے والے وہ کنجیاں دئے گئے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعہ سے پھوٹی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور ٹیڑھی زبانیں سیدھی کر دے یہاں تک کہ لوگ گواہی دیں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اُس کا کوئی ساجھی نہیں وہ نبی کریم ہر مظلوم کی مدد فرمائیں گے اور اُسے کمزور سمجھے جانے سے بچائیں گے آیت ۴۵۔ از انجیل جلیل حاکم بافادہ تصحیح اور ابن سعد و بیہقی و ابونعیم روایت کرتے ہیں اُم المومنین و محبوبہ محبوب رب العالمین حضرت عائشہ صدیقہ صلی اللہ تعالیٰ علی بعلہا و ابیہا و علیہا وسلم فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت ونثا انجیل پاک میں مکتوب ہے لَا فَظٌّ وَّلَا غَلِیْظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِی الْاَسْوَاقِ وَاُعْطِیَ الْمَفَاتِیْحَ الخ مِثْلُ مَا مَرَّ سَوَاءً بِسَوَاءٍ نہ سخت دل ہیں نہ درشت خو نہ بازاروں میں شور کرتے انہیں کنجیاں عطا ہوئی ہیں باقی عبارت مثل توریت مبارک ہے حدیث ۶۱۔ بخاری و مسلم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور مالک المفاتیح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ

بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدَیَّ میں سو رہا تھا کہ تمام خزائن زمین کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھ دی گئیں **حدیث ۶۲:** امام احمد وابوبکر بن ابی شیبہ سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی حضور مالک ومختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اُعْطِیْتُ مَالَمْ یُعْطَ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ الْحَدِیْث مجھے وہ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملا رعب سے میری مدد فرمائی گئی (کہ مہینہ بھر کی راہ پر دشمن میرا نام پاک سن کر کانپے اور مجھے ساری زمین کی کنجیاں عطا ہوئیں) امام جلال الدین سیوطی نے اس حدیث کی تصحیح کی **حدیث ۶۳:** امام احمد اپنی مسند اور ابن حبان اپنی صحیح اور ضیائی مقدسی صحیح مختارہ ابونعیم دلائل النبوۃ میں بسند صحیح حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور مالک تمام دنیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اُتِیْتُ بِمَقَالِیْدِ الدُّنْیَا عَلٰی فَرَسٍ اَبْلَقَ جَاءَنِیْ بِہٖ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ قَطِیْفَۃٌ مِّنْ سُنْدُسٍ دُنیا کی کنجیاں ابلق گھوڑے پر رکھ کر میری خدمت میں حاضر کی گئیں جبریل لے کر آئے اس پر نازک ریشم کا زین پوش بانقش ونگار پڑا تھا **حدیث ۶۴:** امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا الْخَمْسَ مجھے ہر چیز کی کنجیاں عطا ہوئیں سوا اُن پانچ کے (یعنی غیوب خمسہ علامہ حفنی حاشیہ جامع صغیر میں فرماتے ہیں ثُمَّ اُعْلِمَ بِھَا بَعْدَ ذٰلِکَ پھر یہ پانچ بھی عطا ہوئیں ان کا علم بھی دے دیا گیا۔ اسی طرح امام جلال الدین سیوطی نے بھی خصائص کبریٰ میں نقل فرمایا علامہ مدابغی شرح فتح المبین امام ابن حجر مکی میں فرماتے ہیں یہی حق ہے۔ وللہ الحمد **حدیث ۶۵:** بعینہ یہی مضمون احمد و ابویعلیٰ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا **حدیث آخر** ابونعیم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور مالک

غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدۂ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں۔ لَمَّا خَرَجَ مِنْ بَطْنِیْ فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ فَاِذَا اَنَا بِهٖ سَاجِدًا ثُمَّ رَاَیْتُ سَحَابَةً بَیْضَاءَ قَدْ اَقْبَلَتْ مِنَ السَّمَآءِ حَتّٰی غَشِیَتْهُ فَغُیِّبَ عَنْ وَّجْهِیْ ثُمَّ تَجَلَّتْ فَاِذَا اَنَا بِهٖ مُدْرَجٌ فِیْ ثَوْبِ صُوْفٍ اَبْیَضَ وَتَحْتَهٗ حَرِیْرَةٌ خَضْرَآءُ وَقَدْ قَبَضَ عَلٰی ثَلٰثَةِ مَفَاتِیْحَ مِنَ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ وَاِذَا قَائِلٌ یَّقُوْلُ قَبَضَ مُحَمَّدٌ عَلٰی مَفَاتِیْحِ النُّصْرَةِ وَمَفَاتِیْحِ الرِّبْحِ وَمَفَاتِیْحِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ اَقْبَلَتْ سَحَابَةٌ اُخْرٰی حَتّٰی غَشِیَتْهُ فَغُیِّبَ عَنِّیْ ثُمَّ تَجَلَّتْ فَاِذَا اَنَا بِهٖ قَدْ قَبَضَ عَلٰی حَرِیْرَةٍ خَضْرَآءَ مَطْوِیَّةٍ وَاِذَا قَائِلٌ یَّقُوْلُ بَخٍ بَخٍ قَبَضَ مُحَمَّدٌ عَلَی الدُّنْیَا كُلِّهَا لَمْ یَبْقَ خَلْقٌ مِّنْ اَهْلِهَا اِلَّا دَخَلَ فِیْ قَبْضَتِهٖ هٰذَا مُخْتَصَرٌ. جب حضور میرے شکم سے پیدا ہوئے میں نے دیکھا سجدے میں پڑے ہیں پھر ایک سفید ابر نے آسمان سے آکر حضور کو ڈھانپ لیا کہ میرے سامنے سے غائب ہو گئے پھر وہ پردہ ہٹا تو میں کیا دیکھتی ہوں کہ حضور ایک اونی سفید کپڑے میں لپٹے ہیں اور سبز ریشمیں بچھونا بچھا ہے اور گوہر شاداب کی تین کنجیاں حضور کی مٹھی میں ہیں اور ایک کہنے والا کہہ رہا ہے کہ نصرت[22] کی کنجیاں نفع کی کنجیاں[23] نبوت کی کنجیاں سب پر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبضہ فرمایا پھر اور ابر نے آکر حضور کو ڈھانپا کہ میری نظر سے چھپ گئے پھر روشن ہوا تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک سبز ریشم کا لپٹا ہوا کپڑا حضور کی مٹھی میں ہے اور کوئی منادی پکار رہا ہے واہ واہ ساری دنیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مٹھی میں آئی زمین[24] و آسمان میں کوئی مخلوق ایسی نہ رہی جو اُن کے قبضہ میں نہ آئی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والحمد للہ رب العالمین۔

ف[22] مدد دینے کی کنجیاں ف[23] نفع پہنچانے کی کنجیاں حضور کے ہاتھ ہیں ف[24] زمین و آسمان کی سب مخلوق حضور کے قبضہ میں ہے اور ساری دنیا حضور کی مٹھی میں۔

حدیث ۶۶: حافظ ابوزکریا یحییٰ بن عائذ اپنے مولد میں بروایت حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت آمنہ زہریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رضوان خازن جنت علیہ الصلاۃ والسلام نے بعد ولادت حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے پروں کے اندر لے کر گوش اقدس میں عرض کی مَعَكَ مَفَاتِيحُ النَّصْرِ قَدْ أُلْبِسْتَ الْخَوْفَ وَالرُّعْبَ لَا يَسْمَعُ أَحَدٌ بِذِكْرِكَ إِلَّا وَجِلَ فُؤَادُهٗ وَخَافَ قَلْبُهٗ وَإِنْ لَّمْ يَرَكَ يَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ ط حضور کے ساتھ نصرت کی کنجیاں ہیں رعب و دبدبہ کا جامہ حضور کو پہنایا گیا ہے جو حضور کا چرچا سنے گا اس کا دل ڈر جائے گا اور جگر کانپ اٹھے گا اگرچہ حضور کو نہ دیکھا ہو اے اللہ کے نائب) صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک وسلم۔ ایمان[105] کی آنکھ میں نور ہو تو ایک اللہ کا نائب ہی کہنے میں سب کچھ آ گیا اللہ کا نائب ایسا ہی تو چاہیے کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ایک دنیا کے[106] کتنے کا نائب کہیں کا صوبہ اس کی طرف سے وہاں کے سیاہ و سپید کا مختار ہوتا ہے مگر اللہ کا نائب کسی پتھر کا نائب ہے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ بیدولتوں نے اللہ ہی کی قدرت نہ جانی لا واللہ اللہ کا نائب اللہ کی طرف سے اللہ کے ملک میں تصرف تام کا اختیار رکھتا ہے جب تو اللہ کا نائب کہلایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حدیث ۶۷: امام دارمی اپنی سنن میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا إِذَا بُعِثُوْا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا وَأَنَا شَفِيْعُهُمْ إِذَا حُبِسُوْا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوْا اَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي الْحَدِيْثَ ط میں سب سے پہلے قبر سے باہر آؤں گا جب لوگ اٹھائے جائیں گے اور میں ان کا پیشوا

---

[105] حضور اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں [106] وہابیہ کے نزدیک اللہ کا نائب گویا پتھر کا نائب ہے

ہوں جب وہ حاضرِ بارگاہ ہوں گے اور میں اُن کا خطیب ہوں جب وہ دم بخود ہوں گے اور میں اُن کا شفیع ہوں جب وہ محبوس ہوں گے اور میں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ نا اُمید ہوں گے عزت[۱۰۸] اور کنجیاں[۱۰۹] اُس دن میرے ہاتھ ہیں اور لواء الحمد اُس دن میرے ہاتھ ہوگا) والحمد للہ رب العالمین شکر اُس کریم کا جس نے عزت دینا اُس دن کے کاموں کا اختیار پیارے رؤف و رحیم کے ہاتھ میں رکھا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس لئے شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج شریف میں فرماتے ہیں۔ "دراں روز ظاہر گردد کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نائب مالک یوم الدین ست روز روز اوست وحکم حکم او وحکم رب العلمین" **حدیث ۶۸:** ابن عبدربہ کتاب بہجۃ المجالس میں راوی کہ حضور پرنور افضل صلوات اللہ تسلیماتہ علیہ فرماتے ہیں یَنْصَبُ لِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْبَرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ اِلٰی اَنْ قَالَ) ثُمَّ یَأْتِیْ مَلَکٌ فَیَقِفُ عَلٰی اَوَّلِ مِرْقَاۃٍ مِنْ مِّنْبَرِیْ فَیُنَادِیْ مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا مَلِکٌ خَازِنُ النَّارِ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَدْفَعَ مَفَاتِیْحَ جَھَنَّمَ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَّاِنَّ مُحَمَّدًا اَمَرَنِیْ اَنْ اَدْفَعَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اَشْھَدُوْا ھَاہ اِشْھَدُوْا ثُمَّ یَقِفُ مَلَکٌ اٰخَرُ عَلٰی ثَانِیْ مِرْقَاۃٍ مِنْ مِّنْبَرِیْ فَیُنَادِیْ مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا رِضْوَانُ خَازِنُ الْجِنَانِ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَدْفَعَ مَفَاتِیْحَ الْجَنَّۃِ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَّاِنَّ مُحَمَّدًا اَمَرَنِیْ اَنْ اَدْفَعَ ھَا اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ ھَاۃَ اَشْھَدُوْا ھَاہُ اِشْھَدُوْا الحدیث ط روز قیامت صراط[۱۰۹] کے پاس ایک منبر بچھایا جائے گا پھر ایک فرشتہ آکر اُس کے پہلے زینہ پر کھڑا ہوگا اور ندا کرے گا اے گروہ مسلمانان جس

---

[۱۰۸] آخرت میں عزت دینا حضور کے اختیار ہے [۱۰۸] قیامت میں کل اختیارات حضور کو ہیں [۱۰۹] اللہ تعالیٰ سے جنت و نار کی کنجیاں حضور کو عطا ہوں گی اور حضور کی سرکار سے صدیق و فاروق کو۔

نے مجھے پہچانا اُس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغۂ دوزخ ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ جہنم کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ابوبکر صدیق کو سپرد کر دوں ہاں ہاں گواہ ہو جاؤ ہاں ہاں گواہ ہو جاؤ پھر ایک اور فرشتہ دوسرے زینہ پر کھڑا ہو کر پکارے گا اے گروہ مسلمین جس نے مجھے جانا اُس نے جانا اور جس نے نہ جانا تو میں رضوان داروغۂ جنت ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دُوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ابوبکر کو سپرد کر دوں ہاں ہاں گواہ ہو جاؤ ہاں ہاں گواہ ہو جاؤ۔ اَوْرَدَہُ الْعَلَّامَۃُ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْمَدَنِیُّ الشَّافِعِیُّ فِی الْبَابِ السَّابِعِ مِنْ کِتَابِ التَّحْقِیْقِ فِیْ فَضْلِ الصِّدِّیْقِ مِنْ کِتَابِہِ الْاِکْتِفَاءِ فِیْ فَضْلِ الْاَرْبَعَۃِ الْخُلَفَاءِ ط

حدیث ۷۹: حافظ ابوسعید عبدالملک بن عثمان کتاب شرف النبوۃ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ جَمَعَ اللّٰہُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَیُؤْتٰی بِمِنْبَرَیْنِ مِنْ نُّوْرٍ فَیُنْصَبُ اَحَدُھُمَا عَنْ یَّمِیْنِ الْعَرْشِ وَالْاٰخَرُ عَنْ یَّسَارِہٖ وَ یَعْلُوْھُمَا شَخْصَانِ فَیُنَادِی الَّذِیْ عَنْ یَّمِیْنِ الْعَرْشِ مَعَاشِرَ الْخَلَائِقِ مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا رِضْوَانُ خَازِنُ الْجَنَّۃِ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اُسَلِّمَ مَفَاتِیْحَ الْجَنَّۃِ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَّاِنَّ مُحَمَّدًا اَمَرَنِیْ اَنْ اُسَلِّمَھَا اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ لِیُدْخِلَا مُحِبِّیْھِمَا الْجَنَّۃَ اَلَا فَاشْھَدُوْا ثُمَّ یُنَادِی الَّذِیْ عَنْ یَّسَارِ الْعَرْشِ مَعَاشِرَ الْخَلَائِقِ مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا مَالِکٌ خَازِنُ النَّارِ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اُسَلِّمَ مَفَاتِیْحَ النَّارِ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَّمُحَمَّدٌ اَمَرَنِیْ اَنْ اُسَلِّمَھَا اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ لِیُدْخِلَا مُبْغِضِیْھِمَا النَّارَ اَلَا فَاشْھَدُوْا ط روز قیامت اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو جمع فرمائے گا اور دو منبر نور کے لا کر عرش کے

داہنے بائیں بچھائے جائیں گے اُن پر دو شخص چڑھیں گے داہنے والا پکارے گا اے جماعات مخلوق جس نے مجھے پہچانا اُس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں رضوان داروغہ بہشت ہوں مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد کروں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر و عمر کو دوں کہ وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کریں سُنتے ہو گواہ ہو جاؤ پھر بائیں والا پکارے گا اے جماعات مخلوق جس نے مجھے پہچانا اُس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغہ دوزخ ہوں مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ دوزخ کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد کروں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر و عمر کو دوں کہ وہ اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں سُنتے ہو گواہ ہو جاؤ۔ اَوْرَدَہٗ اَیْضًا فِی الْبَابِ السَّابِعِ مِنْ کِتَابِ الْاَحَادِیْثِ الْغُرَرِ فِیْ فَضْلِ الشَّیْخَیْنِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ مِنْ کِتَابِ الْاِکْتِفَاءِ یہی معنی ہیں اُس حدیث کے کہ ابوبکر شافعی نے غیلانیات میں روایت کی یُنَادِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُؤْتٰی بِالْخُلَفَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لَھُمْ اُدْخِلُوْا وٰا مَنْ شِئْتُمُ الْجَنَّۃَ وَدَعُوْا مَنْ شِئْتُمْ روز قیامت ندا کی جائے گی کہاں ہیں اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پس خلفا رضی اللہ تعالیٰ عنہم لائے جائیں گے اللہ عزوجل اُن سے فرمائے گا تم جسے چاہو جنت میں داخل کرو اور جسے چاہو چھوڑ دو ذَکَرَہُ الْعَلَّامَۃُ الشِّہَابُ الْخَفَاجِیُّ فِیْ نَسِیْمِ الرِّیَاضِ شَرْحِ شِفَاءِ الْاِمَامِ الْقَاضِیْ عِیَاضٍ فِیْ فَصْلِ مَا اَطْلَعَ عَلَیْہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغُیُوْبِ وَقَالَ اَرَمَاعُوْ بِمَعْنَاہُ **حدیث ۷۰**: ولہٰذا سیدنا وا؎ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا اَنَا قَسِیْمُ النَّارِ میں قسیم دوزخ ہوں یعنی وہ اپنے دوستوں کو جنت اور اعدا کو دوزخ میں داخل

وٰا؎ جنت و نار کا اختیار خلفائے کرام کو دیا جائے گا وا؎ مولیٰ علی قسیم النار ہیں۔

فرمائیں گے رَوَاہُ شَاذَانُ الْفَضْلِیُّ عَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ جُزْءِ رَدِّ الشَّمْسِ
جَعَلَنَا اللّٰہُ مِمَّنْ وَّالَاہُ کَمَا یُحِبُّہٗ وَیَرْضَاہُ بِجَاہِ جَمَالِ مُحَیَّاہُ اٰمِیْنَ بلکہ امام اجل
قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے احادیث حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں
داخل کیا کہ حضور اقدس نے حضرت مولیٰ کو قسیم النار فرمایا۔ شفا شریف میں فرماتے ہیں قَدْ
خَرَّجَ اَھْلُ الصَّحِیْحِ وَالْاَئِمَّۃُ مَا اَعْلَمَ بِہٖ اَصْحَابَہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِمَّا وَعَدَھُمْ بِہٖ مِنَ الظُّھُوْرِ عَلٰی اَعْدَائِہٖ (اِلٰی قَوْلِہٖ) وَقَتْلِ عَلِیٍّ وَاَنَّ اَشْقَا
ھَا الَّذِیْ یَخْضِبُ ھٰذِہٖ مِنْ ھٰذِہٖ اَیْ لِحْیَتَہٗ مِنْ رَّاْسِہٖ وَاَنَّہٗ قَسِیْمُ
النَّارِ یُدْخِلُ اَوْلِیَآءَہُ الْجَنَّۃَ وَاَعْدَاءَہُ النَّارَ بیشک اصحاب صحاح و ائمہ حدیث
نے وہ حدیثیں روایت کیں جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو غیب کی خبریں
دیں مثلاً یہ وعدہ کہ وہ دشمنوں پر غالب آئیں گے اور مولیٰ علی کی شہادت اور یہ کہ بدبخت ترین
امت اُن کے سر مبارک کے خون سے ریش مطہر کو رنگے گا اور یہ کہ مولیٰ علی قسیم دوزخ ہیں
اپنے دوستوں کو بہشت اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے رضی اللہ تعالیٰ
عنہ وعنا بہ آمین نسیم میں عبارت نہایہ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَنَا قَسِیْمُ
النَّارِ ذکر کرکے فرمایا اِبْنُ الْاَثِیْرِ ثِقَۃٌ وَمَا ذَکَرَہٗ عَلِیٌّ لَا یُقَالُ مِنْ قِبَلِ الرَّاْیِ فَھُوَ
فِیْ حُکْمِ الْمَرْفُوْعِ اِذْ لَا مَجَالَ فِیْہِ لِلْاِجْتِھَادِ اھ اقول کَلَامُ النَّسِیْمِ اَنَّہٗ لَمْ
یَرَہُ مَرْوِیًّا عَنْ عَلِیٍّ فَاَحَالَ عَلٰی وَثَاقَۃِ ابْنِ الْاَثِیْرِ وَقَدْ ذَکَرْنَا تَخْرِیْجَہٗ وَلِلّٰہِ
الْحَمْدُ۔ مدارج شریف میں ہے "آمدہ است کہ ایستادہ میکند او را پروردگار وے بیمین عرش
و درروایتے بر عرش و درروایتے بر کرسی و می سپارد بوے کلید جنت"۔ ملاحی ذرا انصاف کی کنجی
سے دیدۂ عقل کے کواڑ کھول کر یہ کنجیاں دیکھئے جو مالک الملک شہنشاہ قدیر جل جلالہٗ نے
اپنے نائب اکبر خلیفۂ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہیں خزانوں کی کنجیاں زمین کی
کنجیاں دنیا کی کنجیاں نصرت کی کنجیاں نفع کی کنجیاں جنت کی کنجیاں نار کی کنجیاں ہر شئے کی

کنجیاں اور اب اپناوہ بلائے جان افزار یاد کیجئے "جس کے ہاتھ کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے اختیار ہوتا ہے جب چاہے کھولے جب چاہے نہ کھولے"۔ دیکھ حجت الٰہی یوں قائم ہوتی ہے۔
والحمد للہ رب العالمین

فصل دوم احادیث منیفہ میں

وصل پر مشتمل۔ وصل اول اعظم و اجل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جانفزا اسناد میں جن سے ایمان کی جان میں جان آئے ایقان کی آنکھ نور و ایقان پائے وباللہ التوفیق حدیث[۱۱۲] ۱ے: بخاری شریف میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جب ابن جمیل نے زکوٰۃ دینے میں کمی کی سید عالم مغنی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ابن جمیل کو کیا برا لگا یہی نہ کہ وہ محتاج تھا اللہ و رسول[۱۱۳] نے اسے غنی کر دیا۔ جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
حدیث ۲ے[۱۱۴]: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مَوْلٰی مَنْ لَا مَوْلٰی لَہٗ جس کا کوئی نگہبان نہ ہو اللہ و رسول اس کے نگہبان ہیں اَلتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ علامہ مناوی تیسیر میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں اے حَافِظُ مَنْ لَّا حَافِظَ لَہٗ یعنی ارشادِ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس کا کوئی حافظ نہیں اللہ و رسول اس کے حافظ ہیں۔ حدیث ۳ے: کہ جب سیدنا حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف

[۱۱۲] نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر وہابیہ کے الزامات۔ [۱۱۳] اللہ و رسول نے غنی کر دیا
[۱۱۴] اللہ و رسول حافظ و نگہبان ہیں۔

کیے گئے اور اُن کے یتیم بچوں کو خدمتِ اقدس میں یاد فرمایا وہ حاضر ہوئے حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے بیان کرکے فرماتے ہیں فَجَاءَتْ اُمُّنَا فَذَكَرَتْ يُتْمَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَيْلَةَ تَخَافِيْنَ عَلَيْهِمْ وَاَنَا وَلِيُّهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ میری ماں نے حاضر ہو کر حضور پناہ بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہماری یتیمی کی شکایت عرض کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ان پر محتاجی کا اندیشہ کرتی ہے حالانکہ میں ان کا ولی[۱۱۵] و کارساز ہوں دنیا و آخرت میں۔

؎ غم نخورد آنکہ حفیظش تو ئی — والی و مولیٰ و ولیش تو ئی۔

اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **حدیث ۴۷**: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حُبُّ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ مِنَ الْاِيْمَانِ وَبُغْضُهُمَا كُفْرٌ وَحُبُّ الْاَنْصَارِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَبُغْضُهُمْ كُفْرٌ وَحُبُّ الْعَرَبِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَبُغْضُهُمْ كُفْرٌ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَمَنْ حَفِظَنِيْ فِيْهِمْ فَاَنَا اَحْفَظُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ محبت ابوبکر و عمر کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر اور محبت انصار کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر اور محبت عرب کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر اور جو میرے اصحاب کو برا کہے اُس پر اللہ کی لعنت اور جو ان کے معاملہ میں میرا لحاظ رکھے میں[۱۱۶] روز قیامت اُس کا حافظ و نگہبان ہوں گا۔ وللہ الحمد۔ اِبْنُ عَسَاكِرَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **حدیث ۵۷،۶،۷**: دنیا کی ظاہری زینت و حلاوت اور مال حلال کما کر اچھی جگہ خرچ کرنے کی خوبی اور حرام کما کر بری جگہ اٹھانے کی برائی بیان فرما کر ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَاءَتْ نَفْسُهُ مِنْ

ف۱۱۵ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں کارساز ہیں ف۱۱۶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روز قیامت نگہبان اہلسنت ہیں۔

مَالِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لَیْسَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا النَّارُ اور بہت ف۱۱ اللہ اور رسول کے مال سے اپنے نفس کی خواہشوں میں ڈوبنے والے ہیں جن کے لئے قیامت میں نہیں مگر آگ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِیْحٌ عَنْ خَوْلَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الشُّعَبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ **حدیث ۷۷**: جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مَا نَفَعَنِیْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ مجھے کسی مال نے وہ نفع نہ دیا جو ابوبکر کے مال نے دیا) صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے اور عرض کی هَلْ اَنَا وَمَالِیْ اِلَّا لَکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ میری ف۱۲ جان و مال کا مالک حضور کے سوا کون ہے یا رسول اللہ اَحْمَدُ فِیْ مُسْنَدِہٖ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۷۸**: کریمہ قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی کے اسباب نزول میں مروی انصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عاجزی کرتے ہوئے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے اور عرض کی اَمْوَالُنَا وَمَا فِیْ اَیْدِیْنَا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ہمارے مال اور ہمارے ہاتھوں میں جو کچھ ہے سب اللہ و رسول کا ہے اِبْنَاءُ جَرِیْرٍ وَّاَبِیْ حَاتِمٍ وَّمَرْدَوَیْہِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا **حدیث ۷۹**: کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روز حنین زنان و صبیان بنی ہوازن کو اسیر فرمایا اور اموال و غلام و کنیز و مجاہدین پر تقسیم فرما دئے اب سرداران قبیلہ اپنے اہل و عیال و اموال حضور سے مانگنے کو حاضر ہوئے زُہیر بن صرد جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی ؎

اُمْنُنْ عَلَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ کَرَمٍ ۔۔۔ فَاِنَّکَ الْمَرْءُ نَرْجُوْہُ وَنَدَّخِرُ
اُمْنُنْ عَلٰی بَیْضَۃٍ قَدْ عَاقَہَا قَدَرٌ ۔۔۔ مُشَتَّتٌ شَمْلُہَا فِیْ دَھْرِھَا غِیَرٌ

ف۱۱ متعدد حدیثیں کہ مال کے مالک اللہ و رسول ہیں ف۱۲ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جان و مال کے مالک ہیں۔

اَبْقَتْ لَنَا الدَّھْرُ ھَتَّافًا عَلٰی حَزَنٍ   عَلٰی قُلُوْبِھِمُ الْغَمَّاءُ وَالْغَمَرُ
اِنْ لَّمْ تُدَارِکْھُمْ نَعْمَآءُ تَنْشُرُھَا   یَا اَرْجَحَ النَّاسِ حِلْمًا حِیْنَ یُخْتَبَرُ

یارسول اللہ ہم پر احسان فرمائیے اپنے کرم سے حضور ہی وہ مرد کامل وجامع فواضل ومحاسن وشمائل ہیں جس سے ہم اُمید کریں اور جسے وقت مصیبت کے لئے ذخیرہ بنائیں احسان فرمائیے اُس خاندان پر کہ تقدیر جس کے آڑے آئے اُس جماعت تتر بتر ہوگئی اُس کے وقت کی حالتیں بدل گئیں یہ بدحالیاں ہمیشہ کے لئے ہم میں غم کے وہ زمزمہ خواں باقی رکھیں گی جن کے دلوں پر رنج وغیظ مستولی ہوگا اور حضور کی نعمتیں جنہیں حضور نے عام فرمادیا ہے اُن کی مدد کو نہ پہنچیں تو اُن کا کہیں ٹھکانا نہیں اے آزمائش کے وقت تمام جہان سے زیادہ عقل والے) صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا الشِّعْرَ قَالَ مَاکَانَ لِیْ وَلِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَھُوَ لَکُمْ وَقَالَتْ قُرَیْشٌ مَّاکَانَ لَنَا فَھُوَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَقَالَتِ الْاَنْصَارُ مَاکَانَ لَنَا فَھُوَ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یہ اشعار سن کر سید اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ میرے اور بنی عبدالمطلب کے حصّے میں آیا وہ میں نے تمہیں بخش دیا قریش نے عرض کی جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے انصار نے عرض کی جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اَلطَّبْرَانِیُّ فِیْ ثُلَاثِیَّاتِ مُعْجَمِہِ الصَّغِیْرِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ ابْنِ رُمَاحِسَ الْقَیْسِیُّ بِرَیَادَۃِ الرَّمْلَۃِ سَنَۃَ اَرْبَعٍ وَّسَبْعِیْنَ وَمِائَتَیْنِ ثَنَا اَبُوْعَمْرٍو زِیَادُ بْنُ طَارِقِ نِ الْبَلَوِیُّ وَکَانَ قَدْ اَتَتْ عَلَیْہِ مِائَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ سَنَۃً قَالَ سَمِعْتُ اَبَاجَرْوَلٍ زُھَیْرَبْنَ صُرَدِ نِ الْجُشَمِیَّ یَقُوْلُ فَذَکَرَہٗ

حدیث ۸۰: کہ اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی اسے

اَنْتَ الرَّسُوْلُ الَّذِی نُرْجِیْ فَوَاضِلَہٗ   عِنْدَ الْقُحُوْطِ اِذَا مَا اَخْطَاءَ الْمَطَرُ

حضور وہ رسول ہیں کہ حضور کے فضل کی اُمید[119] کی جاتی ہے قحط کے وقت مینہہ خطا کرے۔

عُمَرُ بْنُ شَبَّۃَ مِنْ طَرِیْقِ عَامِرِ نِ الشَّعْبِیِّ ذَکَرَہُ الْحَافِظُ فِی الْاِصَابَۃِ وَقَالَ ذَکَرَہُ ابْنُ فَتْحُوْنٍ فِی الذَّیْلِ **حدیث ۸۱** : ایک اعرابی نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی ؎

اَتَیْنَاکَ وَالْعَذْرَاءُ یَدْمِیْ لِبَابُہَا   وَقَدْ شُغِلَتْ اُمُّ الصَّبِیِّ عَنِ الطِّفْلِ

وَاَلْقَتْ بِکَفَّیْہَا الْفَتٰی اِسْتِکَانَۃً   مِنَ الْجُوْعِ ضُعْفًا لَّا یُمِرُّ وَلَا یُحْلِیْ

وَلَیْسَ لَنَا اِلَّا اِلَیْکَ فِرَارُنَا   وَاَیْنَ فِرَارُ الْخَلْقِ اِلَّا اِلَی الرُّسُلِ

ہم درِ دولت پر شدت قحط کی ایسی حالت میں حاضر ہوئے کہ جو کواری لڑکیاں ہیں (جنہیں اُن کے والدین بہت عزیز رکھتے ہیں ناداری کے باعث خادمہ رکھنے کی طاقت نہیں کام کاج کرتے کرتے اُن کے سینے شق ہو گئے) اُن کی چھاتی سے خون بہہ رہا ہے مائیں بچوں کو بھول گئی ہیں جوان قوی کو اگر کوئی لڑکی دونوں ہاتھوں سے دھکا دے تو ضعف گرسنگی سے عاجزانہ زمین پر ایسا گر پڑتا ہے کہ منہ سے کڑوی میٹھی کوئی بات نہیں نکلتی اور ہمارا[120] حضور کے سوا کون ہے جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں اور خود مخلوق کو جائے پناہ ہے ہی کہاں مگر رسولوں کی بارگاہ میں صلی اللہ تعالیٰ علیہم وبارک وسلّم۔ یہ فریاد سُن کر حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم فوراً بنہایت عجلت منبر اطہر پر جلوہ فرما ہوئے اور دونوں دست مبارک بلند فرما کر اپنے رب عزوجل سے پانی مانگا۔ ابھی وہ پاک مبارک ہاتھ جھک کر گلوئے پر نور تک نہ آئے تھے کہ آسمان اپنی جلیبوں کے

ف۱۱۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے فضل کی اُمید ف۱۲۰ حضور کے سوا ہمارا کون ہے جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں۔

سانحہ آمدہ اور بیرون شہر کے لوگ فریاد کرتے آئے کہ یارسول اللہ ہم ڈوبے جاتے ہیں حضور نے فرمایا حَوَالَیْنَا لَاعَلَیْنَا ہمارے گرد برس ہم پر نہ برس فوراً ابر مدینے پر سے کھل گیا آس پاس گھر اہوا تھا اور مدینہ طیبہ پر سے کھلا ہوا یہ ملاحظہ فرما کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خندۂ دنداں نما کیا اور فرمایا اللہ کے لئے ہے خوبی ابوطالب کی اس وقت وہ زندہ ہوتا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں کون ہے جو ہمیں اس کے اشعار سنائے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی یارسول اللہ شاید حضور یہ اشعار سننا چاہتے ہیں جو ابوطالب نے نعت اقدس میں عرض کئے تھے کہ ؎

وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْہِہٖ ثِمَالَ الْیَتَامٰی عِصْمَۃً لِّلْاَرَامِلِ

تَلُوْذُ بِہِ الْھُلَّاكُ مِنْ اٰلِ ھَاشِمٍ فَھُمْ عِنْدَہٗ فِیْ نِعْمَۃٍ وَّفَوَاضِلٖ

وہ گورے رنگ والے کہ ان کے منہ کے صدقے میں ابر کا پانی مانگا جاتا ہے یتیموں کے جائے پناہ بیواؤں کے نگہبان[121] بنی ہاشم (جیسے غیور لوگ) تباہی[122] کے وقت ان کی پناہ میں آتے ہیں ان کے پاس ان کی نعمت و فضل میں بسر کرتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اَجَلْ ذٰلِكَ اَرَدْتُّ ہاں یہی نظم ہمیں مقصود تھی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَقَانَا بِجَاھِہٖ عِنْدَہُ الْغَیْثَ النَّافِعَ اِلٰی تَمَّ الْاَعَمَّ اٰمِیْنَ۔ اَلْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّلَائِلِ بِسَنَدٍ صَالِحٍ کَمَا اَفَادَہٗ حَافِظُ الشَّانِ الْعَسْقَلَانِیُّ وَ الدَّیْلَمِیُّ فِیْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ کِلَاھُمَا عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ حدیث نفیس بحمد اللہ تعالیٰ اول تا آخر شفائے مومنین و شقائے منافقین ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پسندیدہ فرمودہ اشعار میں یہ الفاظ خاص ہمارے مقصود رسالہ

---

[121] نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتیموں کے جائے پناہ بیواؤں کے نگہبان ہیں۔ [122] مصیبت کے وقت بڑے بڑے ان کی پناہ لیتے ان کی نعمت و فضل میں بسر کرتے ہیں۔

ہیں کہ حضور کے سوا ہمارا کوئی نہیں جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں۔
خلق کے لئے جائے پناہ نہیں سوا بارگاہِ انبیاء علیہم الصلاۃ والثنا کے وہ گورے
رنگ والا پیارا جس کے چاند سے منہ کے صدقے میں مینہہ اُترتا ہے وہ تیمیوں کا
حافظ وہ بیواؤں کا نگہبان وہ ملجا و ماوا کہ بڑے بڑے تباہی کے وقت اُس پناہ میں
آکر اُس کی نعمت اُس کے فضل سے چین کرتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و بارک وسلم
حدیث ۸۲: کہ جب جعرّانہ کے اموال غنیمت حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
قریش و دیگر اقوام عرب کو عطا فرمائے اور انصار کرام نے اُس میں سے کوئی شئے نہ پائی
انہیں (اس خیال سے کہ شاید حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم پر اب وہ نظر توجہ
وکرم نہ رہی شاید اب اپنی قوم قریش کی طرف زیادہ التفات فرمائیں بمقتضائے سنتِ
عشاق کہ دوسروں پر لطفِ محبوب زائد دیکھ کر رنجیدہ وکبیدہ ہوتے ہیں) ملال گزرا
یہاں تک کہ بعض کی زبان پر بعض کلمات شکایت آمیز آئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے سُنا خاطرِ انور پر ناگوار گزرا انہیں جمع کر کے ارشاد فرمایا اَلَمْ اَجِدْکُمْ ضُلَّالًا
فَهَدَاكُمُ اللهُ اَلَمْ اَجِدْكُمْ عَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللهُ کیا میں نے تمہیں نہ پایا گمراہ پس
اللہ عزوجل نے تمہیں راہ دکھائی کیا میں نے تمہیں نہ پایا محتاج پس اللہ عزوجل نے
تمہیں تونگری دی (اور صحیح بخاری و صحیح مسلم و مسند امام احمد میں یوں ہے یَا مَعْشَرَ
الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللهُ بِيْ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَاَلَّفَكُمُ اللهُ
بِيْ وَكُنْتُمْ عَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللهُ بِيْ اے گروہ انصار کیا میں نے نہ پایا تمہیں گمراہ پس
اللہ عزوجل نے تمہیں میرے ذریعے سے ہدایت کی اور تمہارے آپس پھوٹ تھی اللہ تعالیٰ
نے میرے وسیلہ سے تم میں موافقت کر دی اور تم محتاج تھے اللہ عزوجل نے میرے
واسطے سے تمہیں تونگری بخشی رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَنَحْوَهُ
لِاَحْمَدَ عَنْ اَنَسٍ وَلَهُ وَلِعَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَالضِّيَاءِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى

عَنۡهُمۡ انصار کرام ہر کلمے پر عرض کرتے جاتے تھے نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ غَضَبِ اللّٰہِ وَ مِنۡ غَضَبِ رَسُوۡلِہٖ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور اللہ کے غضب اور رسول اللہ کے غضب سے جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اَلَا تُجِیۡبُوۡنَ جواب کیوں نہیں دیتے انصار نے عرض کی اَللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ اَمَنُّ وَاَفۡضَلُ اللہ اور رسول[123] کا احسان زائد ہے اللہ و رسول کا فضل بڑا ہے حضور نے فرمایا تم جواب چاہو تو جواب دے سکتے ہو انصار کرام روئے اور بار بار عرض کرنے لگے اَللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ اَمَنُّ وَاَفۡضَلُ اللہ و رسول کا احسان زائد ہے اللہ و رسول کا فضل بڑا ہے اَبُوۡ بَکۡرِ بۡنُ اَبِیۡ شَیۡبَۃَ فِیۡ مُصَنَّفِہٖ عَنۡ اَبِیۡ سَعِیۡدِنِ الۡخُدۡرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ حدیث[124] ۸۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَوۡتَانُ الۡاَرۡضِ لِلّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ جو زمین کسی کی ملک نہیں وہ اللہ اور اللہ کے رسول کی ہے۔ اَلۡبَیۡہَقِیُّ فِی الشُّعَبِ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا مَوۡصُوۡلًا۔

حدیث ۸۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عَادِیُّ الۡاَرۡضِ مِنَ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ قدیم زمینیں اللہ و رسول کی ملک ہیں ھُوَ فِیۡہِمَا عَنۡ طَاؤُسٍ مُرۡسَلًا اقول بن جنگل پہاڑوں اور نہروں کی ملک افتادہ زمینوں کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ ان پر ظاہری ملک بھی کسی کی نہیں ہر طرح خالص ملک خدا و رسول ہیں جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورنہ محلوں احاطوں گھروں مکانوں کی زمینیں بھی سب اللہ و رسول کی ملک ہیں اگرچہ ظاہری نام من و تو کا لگا ہوا ہے زبور شریف سے رب العزت کا نام سن ہی چکے کہ احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو یہ تخصیص مکانی

ف[123] اللہ و رسول کا احسان زائد ہے اور اللہ و رسول کا فضل بڑا ہے۔ ف[124] تین حدیثیں کہ زمین کے مالک اللہ و رسول ہیں۔

ایسی ہے جیسے آیہ کریمہ وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰہِ میں تخصیص زمانی کہ حکم اس دن اللہ کے لئے ہے حالانکہ ہمیشہ اللہ ہی کا ہے مگر وہ دن روز ظہور حقیقت و انقطاع ادعا ہے لاجرم صحیح بخاری شریف کی حدیث نے ساری زمین بلا تخصیص اللہ و رسول کی ملک بتائی وہ کہاں۔ وہ اس حدیث آئندہ میں **حدیث ۸۵:** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ یقین جان لو کہ زمین کے مالک اللہ و رسول ہیں جل و علا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَلْبُخَارِیُّ فِی الْجِہَادِ مِنَ الْجَامِعِ الصَّحِیْحِ بَابِ اِخْرَاجِ الْیَہُوْدِ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۸۶:** اعشی مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت اقدس میں اپنے بعض اقارب کی ایک فریاد لے کر حاضر ہوئے اور اپنی منظوم عرضی مسامع قدسیہ پر عرض کی جس کی ابتدا اس مصرع سے تھی۔

۵ یَامَالِكَ النَّاسِ وَدَیَّانَ الْعَرَبِ۔ اے تمام[125] آدمیوں کے مالک اور اے عرب کے جزا و سزا دینے والے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی فریاد سن کر شکایت رفع فرمادی اَلْاِمَامُ اَحْمَدُ حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرِنِ الْمُقَدَّمِیُّ ثنا اَبُوْ مَعْشَرِنِ الْبَرَّاءُ ثنی صَدَقَۃُ بْنُ طَیْسَلَۃَ ثنی مَعْنُ بْنُ ثَعْلَبَۃَ الْمَازِنِیُّ وَالْحَیُّ بَعْدُ ثنی الْاَعْشٰی الْمَازِنِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْشَدْتُّہٗ یَامَالِكَ النَّاسِ وَدَیَّانَ الْعَرَبِ الْحَدِیْث وَرَوَاہُ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ اَبُوْ جَعْفَرِنِ الطَّحَاوِیُّ فِیْ مَعَانِی الْاٰثَارِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ ثنا الْمُقَدَّمِیُّ ثنا اَبُوْ مَعْشَرٍ اِلٰی اٰخِرِہٖ نَحْوَہٗ سَنَدًا وَّمَتْنًا وَرَوَاہُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنُ الْاِمَامِ فِیْ زَوَائِدِ مُسْنَدِہٖ مِنْ طَرِیْقِ عَوْفِ بْنِ کَہْمَسَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ صَدَقَۃَ بْنِ طَیْسَلَۃَ حَدَّثَنِیْ مَعْنُ ابْنُ ثَعْلَبَۃَ

---

[125] نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام آدمیوں کے مالک ہیں۔

الْمَازِنِيُّ وَالْحَيُّ بَعْدَهٗ قَالُوْا اَتَانَا الْاَعْشٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَذَکَرَهٗ قُلْتُ وَ اِلَیْهِ اَعْنِیْ عَبْدَاللّٰهِ عَزَاهُ حَافِظُ الشَّاْنِ فِی الْاِصَابَۃِ اَنَّهٗ رَوَاهُ فِی الزَّوَائِدِ وَالْعَبْدُ الضَّعِیْفُ غَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ قَدْ رَاٰهُ فِی الْمُسْنَدِ نَفْسِهٖ اَیْضًا کَمَا سَمِعْتَ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَرَوَاهُ الْبَغْوِیُّ وَابْنُ السَّکَنِ وَابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ کُلُّهُمْ مِنْ طَرِیْقِ الْجُنَیْدِ بْنِ اَمِیْنِ بْنِ عُرْوَۃَ بْنِ نَضْلَۃَ بْنِ طَرِیْفِ بْنِ بُهْصُلِ نِ الْحَرْمَازِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ نَضْلَۃَ وَلَفْظُ الْبَغْوِیِّ عَنْهُ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَمِیْنُ ثَنِیْ اَبِیْ ذِرْوَۃُ عَنْ اَبِیْهِ نَضْلَۃَ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْهُمْ یُقَالُ لَهُ الْاَعْشٰی وَاِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَعْوَرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَذَکَرَ الْقِصَّۃَ وَفِیْهِ فَخَرَجَ حَتّٰی اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَاذَ بِهٖ وَاَنْشَاَ یَقُوْلُ یَا مَالِکَ النَّاسِ وَدَیَّانَ الْعَرَبِ الْحَدِیْثَ۔ یہ حدیث جلیل اتنے ائمہ کبار نے باسانید متعددہ روایت کی اور طریق[۱۲۶] اخیر میں یہ لفظ ہیں کہ اعشٰے رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی پناہ لی اور عرض کی کہ اے مالک آدمیاں والے جزا وسزا دہ عرب صلی اللہ تعالٰی علیک وبارک وسلم حدیث ۸: حارث بن عوف قرنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حاضر خدمت ہوکر عرض کی اِبْعَثْ مَعِیَ مَنْ یَّدْعُوْ اِلٰی دِیْنِكَ فَاَنَا لَهٗ جَارٌ میرے ساتھ کسی شخص کو حضور ارسال فرمائیں جو میری قوم کو حضور کے دین کی طرف دعوت کرے اور وہ میری پناہ میں ہوگا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ساتھ کر دیا حارث رضی اللہ تعالٰے عنہ کے کنبے والوں نے عہد شکنی کرکے انہیں شہید کر دیا۔ حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس بارے میں اشعار کہے ازانجملہ یہ شعر ہے

---

[۱۲۶] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لینے میں پانچ حدیثیں۔

يَاحَارِثُ مَنْ يَّغْدِرْ بِذِمَّةٍ جَارِهٖ مِنْكُمْ فَاِنَّ مُحَمَّدًا لَّا يَغْدِرُ

اے حارث جو کوئی تم میں اپنے پناہ دیئے ہوئے کے عہد سے بے وفائی کرے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسے پناہ دیتے ہیں وہ سچی پناہ ہوتی ہے فَجَاءَ الْحَارِثُ فَاعْتَذَرَ وَ وَدَی الْاَنْصَارِیَّ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ عَائِذٌ بِکَ مِنْ لِّسَانِ حَسَّانٍ حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عذر کیا اور انصاری شہید کی دیت دی اور حضور سے عرض کی یارسول اللہ[۱۲۷] میں حضور کی پناہ مانگتا ہوں حسان کی زبان سے الزُّبَیْرُ بْنُ بَکَّارٍ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ مُصْعَبٌ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَوْفٍ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَہٗ

حدیث ۸۸:

صحیح مسلم شریف میں حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اَنَّہٗ کَانَ یَضْرِبُ غُلَامَہٗ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ قَالَ فَجَعَلَ یَضْرِبُہٗ فَقَالَ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ فَتَرَکَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلَیْہِ قَالَ فَاَعْتَقَہٗ یعنی وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے غلام نے کہنا شروع کیا اللہ کی دُہائی اللہ کی دُہائی اُنھوں نے ہاتھ نہ روکا غلام نے کہا رسول اللہ کی دُہائی فوراً چھوڑ دیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم بے شک اللہ تجھ پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تو اس غلام پر (اُنھوں نے غلام کو آزاد کر دیا) الحمد للہ اس حدیث صحیح کے تیور دیکھئے حیا ہو تو وہابیت کو ڈوب مرنے کی بھی جگہ نہیں یہ حدیث تو خدا جانے بیمار دلوں پر کیا کیا قیامتیں توڑے گی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دُہائی دینا ہی اُن کے دُہائی مچانے کو بہت تھی نہ کہ وہ بھی یوں کہ سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں وہ اللہ عزوجل کی دہائی دیتا رہا میں نے نہ چھوڑا جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی دہائی دی فوراً چھوڑ دیا علماء فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دہائی سُن

---

[۱۲۷] جانِ وہابیت پر لاکھ من کا پہاڑ رسول اللہ کی دھائی۔

کہ حضور کی عظمت دل پر چھائی ہاتھ روک لیا **اقول** یعنے پہلی بات ایک معمولی ہوجانے سے ایسی مؤثر نہ ہوئی۔ انسان کا قاعدہ ہے کہ جس بات کا محاورہ کم ہوتا ہے ...... اُس کا اثر زیادہ پڑتا ہے ورنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دہائی بعینہ اللہ عزوجل کی دہائی ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اللہ عزوجل ہی کی عظمت سے ناشی ہے بحمد للہ حدیث کے یہ معنے ہیں اگرچہ وہابیہ کے طور پر تو اس کا درجہ شرک سے بھی کچھ آگے بڑھا ہوا ہے **حدیث ۸۹**: یہی مضمون عبدالرزاق اپنے مصنف میں امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا قَالَ بَیْنَا رَجُلٌ یَضْرِبُ غُلَامًا لَہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اِذْ بَصُرَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ فَاَلْقٰی مَا کَانَ فِیْ یَدِہٖ وَخَلّٰی عَنِ الْعَبْدِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰہِ اَنَّہٗ اَحَقُّ اَنْ یُّعَاذَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِہٖ مِنِّیْ فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَھُوَ حُرٌّ بِوَجْہِ اللّٰہِ یعنی ایک صاحب اپنے کسی غلام کو مار رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا کہ اللہ کی دُہائی اتنے میں غلام نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھا اب کہا رسول اللہ کی دہائی فوراً اس صاحب نے کوڑا ہاتھ سے ڈال دیا اور غلام کو چھوڑ دیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سُنتا ہے خدا کی قسم بیشک اللہ عزوجل مجھ سے زیادہ اس کا مستحق ہے کہ اُس کی دہائی دینے والے کو پناہ دی جائے اُن صاحب نے عرض کی یا رسول تو وہ اللہ کے لئے آزاد ہے **اقول** الحمد للہ[۱۲۸] اس حدیث نے تو اور بھی پانی سر سے نیر کر دیا صاف تصریح فرما دی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلام کی دونوں دہائیاں بھی سنیں اور پہلی دہائی پر اُن کا نہ رُکنا اور دوسری پر فوراً باز رہنا بھی ملاحظہ فرمایا مگر افسوس کہ وہابیت کی ذلت و مردودیت کہ نہ تو حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس غلام سے فرماتے ہیں کہ تو مشرک ہوگیا اللہ کے سوا میری دہائی دیتا اور وہ بھی کس طرح کہ اللہ عزوجل کی دہائی چھوڑ کر نہ آقا سے ارشاد کرتے ہیں

کہ ہیچ کیسا شرک اکبر خدا کی دہائی کی وہ بے پرواہی اور میری دہائی پر یہ نظر ایک تو میری دہائی مانی اور وہ بھی یوں کہ خدا کی دہائی نہ مان کر افسوس آقا و غلام کو مشرک بنانا درکنار خود جو اُس پر نصیحت فرماتے ہیں وہ کس مزے کی بات ہے کہ اللہ مجھ سے زیادہ اس کا مستحق ہے دہائی تو اپنی بھی قائم رکھی اور اپنی دہائی دیتے پر پناہ دینی بھی ثابت رکھی صرف اتنا ارشاد ہوا کہ خدا کی دہائی زیادہ ماننے کے قابل تھی الحمد للہ کہ اللہ کے سچے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دین وہابیہ کے جھوٹے قرآن تقویۃ الایمان کی کچھ قدر نہ فرمائی اُسے سخت ذلت پہنچائی جس میں اس کا امام لکھتا ہے "اول معنے شرک و توحید کے سمجھنا چاہیئے اکثر لوگ پیروں پیغمبروں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اُن سے مرادیں مانگتے ہیں کوئی اپنے بیٹے کا نام عبد النبی رکھتا ہے کوئی علی بخش کوئی غلام محی الدین کوئی مشکل کے وقت کسی کی دہائی دیتا ہے غرض کہ جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان اولیاء انبیاء سے کر گزرتے ہیں اور دعوے مسلمانی کا کیے جاتے ہیں سچ فرمایا اللہ صاحب نے کہ نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر کہ شرک کرتے ہیں" اھ مختصراً۔ ان دافع البلا کے منکروں سے بھی اتنا پوچھ لیجئے کہ کسی کی پناہ یعنی اُس کی دہائی دینی دفع بلا ہی کے لئے ہوتی ہے یا کچھ اور وَلٰكِنَّ الْوَهَّابِيَّةَ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ **حدیث ۹۰**: ابن ماجہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ بَعِيْرٌ تَعْدُوْا حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى هَامَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْبَعِيْرُ اُسْكُنْ فَاِنْ تَكُ صَادِقًا فَلَكَ صِدْقُكَ وَاِنْ تَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْكَ كِذْبُكَ مَعَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اٰمَنَ عَائِذَنَا وَلَيْسَ بِخَائِبٍ لَائِذُنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا الْبَعِيْرُ فَقَالَ هٰذَا بَعِيْرٌ هَمَّ اَهْلُهٗ بِنَحْرِهٖ وَاَكْلِ لَحْمِهٖ فَهَرَبَ مِنْهُمْ وَاسْتَغَاثَ بِنَبِيِّكُمْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ اَقْبَلَ صَاحِبُهٗ اَوْ قَالَ اَصْحَابُهٗ يَتَعَادَوْنَ فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِمُ الْبَعِيْرُ

عَادَ اِلٰی هَامَۃِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا ذَبِهَا فَقَالُوْا یَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْبَعِیْرُ نَا هَرَبَ مُنْذُ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ فَلَمْ نَلْقَهُ اِلَّا بَیْنَ
یَدَیْكَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ یَشْكُوْ اِلَیَّ فَبِئْسَتِ الشِّكَایَۃُ
فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یَقُوْلُ قَالَ یَقُوْلُ اِنَّهٗ رُبِّیَ فِیْ اَمْنِكُمْ اَحْوَالًا وَّكُنْتُمْ
تَحْمِلُوْنَ عَلَیْهِ فِی الصَّیْفِ اِلٰی مَوَاضِعِ الْكَلَاءِ فَاِذَا كَانَ الشِّتَآءُ رَحَلْتُمْ اِلٰی
مَوْضَعِ الدِّفَاءِ فَلَمَّا كَبُرَ اسْتَفْحَلْتُمْ فَرَزَقَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِبِلًا سَائِمًا فَلَمَّا
اَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ السَّنَۃُ الْخَصِیْبَۃُ هَمَمْتُمْ بِذَبْحِهٖ وَاَكْلِ لَحْمِهٖ فَقَالُوْا
وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا
اَجْزَآءُ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ مِنْ مَّوَالِیْهِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا لَا نَبِیْعُهٗ وَلَا
نَنْحَرُهٗ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ قَدِ اسْتَغَاثَ بِكُمْ فَلَمْ
تُغِیْثُوْهُ وَاَنَا اَوْلٰی بِالرَّحْمَۃِ مِنْكُمْ فَاِنَّ نَزَعَ الرَّحْمَۃَ مِنْ قُلُوْبِ الْمُنَافِقِیْنَ
وَاَسْكَنَهَا فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاشْتَرَاهُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ
بِمِائَۃِ دِرْهَمٍ وَقَالَ یَا اَیُّهَا الْبَعِیْرُ اِنْطَلِقْ فَاَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَرَغٰی
عَلٰی هَامَۃِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ آمِیْنَ ثُمَّ رَغٰی فَقَالَ آمِیْنَ ثُمَّ رَغٰی فَقَالَ آمِیْنَ ثُمَّ رَغَی الرَّابِعَۃَ
فَبَكَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یَقُوْلُ هٰذَا الْبَعِیْرُ
قَالَ قَالَ جَزَاكَ اللّٰهُ اَیُّهَا النَّبِیُّ عَنِ الْاِسْلَامِ وَالْقُرْاٰنِ خَیْرًا فَقُلْتُ آمِیْنَ
ثُمَّ قَالَ سَكَّنَ اللّٰهُ رُعْبَ اُمَّتِكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ كَمَا سَكَّنْتَ رُعْبِیْ فَقُلْتُ آمِیْنَ
ثُمَّ قَالَ حَقَنَ اللّٰهُ دِمَاءَ اُمَّتِكَ مِنْ اَعْدَآئِهَا كَمَا حَقَنْتَ دَمِیْ فَقُلْتُ آمِیْنَ
ثُمَّ قَالَ لَا جَعَلَ اللّٰهُ بَاْسَ اُمَّتِكَ بَیْنَهَا فَبَكَیْتُ فَاِنَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ سَاَلْتُ
رَبِّیْ فَاَعْطَانِیْهَا وَمَنَعَنِیْ هٰذِهٖ وَاَخْبَرَنِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنِ اللّٰهِ

عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ فَنَاءَ اُمَّتِیْ بِالسَّیْفِ جَرَی الْقَلَمُ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ کَذَا اَوْرَدَہٗ عَازِیًا لَّہُ الْاِمَامُ الْحَافِظُ زَکِیُّ الدِّیْنِ عَبْدُ الْعَظِیْمِ الْمُنْذِرِیُّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِ التَّرْغِیْبِ وَالتَّرْھِیْبِ یعنی ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے ناگاہ ایک اونٹ دوڑتا آیا یہاں تک کہ حضور کے سر مبارک کے قریب آکر کھڑا ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اونٹ ٹھہر اگر تو سچا ہے تو تیرے سچ کا پھل تیرے لئے ہے اور جھوٹا ہے تو تیرے جھوٹ کا وبال تجھ پر ہے اس کے ساتھ یہ بات بیشک کہ جو ہماری پناہ میں آئے ف۱۲۹ اللہ تعالیٰ نے اُس کے لئے اماں رکھی ہے اور جو ہمارے حضور التجا لائے ف۱۳۰ وہ نامرادی سے بری ہے صحابہ نے عرض کی یا رسول یہ اونٹ کیا عرض کرتا ہے فرمایا اس کے مالکوں نے اسے حلال کرکے کھا لینا چاہا تھا یہ اُن کے پاس سے بھاگ آیا اور تمہارے نبی کے حضور فریاد لایا ہم یوں ہی بیٹھے تھے کہ اتنے میں اس کا مالک یا کہا اُس کے مالک لوگ دوڑتے آئے اونٹ نے جب انہیں دیکھا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر انور کے پاس آگیا اور حضور کی پناہ پکڑی اُس کے مالکوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارا اونٹ تین دن سے بھاگا ہوا ہے آج حضور کے پاس ملا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سنتے ہو اس نے میرے حضور نالش کی ہے اور بہت ہی بری نالش ہے وہ بولے یا رسول اللہ یہ کیا کہتا ہے فرمایا کہتا ہے کہ وہ برسوں تمہاری اماں میں پلا گرمی میں اُس پر اسباب لاد کر سبزہ ملنے کی جگہ تک جاتے اور جاڑے میں گرم مقام تک کوچ کرتے جب وہ بڑا ہوا تو تم نے

ف۱۲۹ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پناہ لینے والے کے لئے امان کا وعدہ ہے۔

ف۱۳۰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے التجا کرنے والا نامراد نہیں رہتا۔

اُسے سانڈ بنا لیا اللہ تعالیٰ نے اُس کے نطفے سے تمہارے بہت اونٹ کر دئے جو چرتے پھرتے ہیں اب جو اُسے یہ شاداب برس آیا تم نے اُسے ذبح کر کے کھا لینا چاہا۔ وہ بولے یا رسول اللہ خدا کی قسم یونہیں ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نیک مملوک کا بدلہ اُس کے مالکوں کی طرف سے یہ نہیں ہے وہ بولے یا رسول اللہ تو ہم اُسے نہ بیچیں گے نہ ذبح کریں گے فرمایا غلط کہتے ہو اُس نے تم سے فریاد کی تو تم اُس کی فریاد کو نہ پہنچے اور میں تم سے زیادہ اس کا مستحق و لائق ہوں کہ فریادی پر رحم فرماؤں اللہ عزوجل نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی اور ایمان والوں کے دلوں میں رکھی ہے پس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ اونٹ اُن سے سو روپے کو خرید لیا اور اُس سے ارشاد فرمایا اے اونٹ چلا جا کہ تو اللہ عزوجل کے لئے آزاد ہے یہ سُنکر اُس نے سر اقدس پر اپنی بولی میں کچھ آواز کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آمین کہی اُس نے دوبارہ آواز کی حضور نے پھر آمین کہی اُس نے سہ بارہ عرض کی حضور نے پھر آمین کہی اُس نے چوتھی بار کچھ آواز کی اُس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ فرمایا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا کہتا ہے فرمایا اس نے کہا اے نبی اللہ عزوجل حضور کو اسلام و قرآن کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے میں نے کہا آمین پھر اس نے کہا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضور کی اُمت سے خوف دُور کرے جس طرح حضور نے میرا خوف دُور کیا میں نے کہا آمین پھر اس نے کہا اللہ جل وعلا حضور کی اُمت کے خون اُن کے دشمنوں کے ہاتھوں سے محفوظ رکھے (کہ کفار کبھی انہیں استیصال نہ کر سکیں) جیسا حضور نے میرا خون بچایا میں نے کہا آمین پھر اس نے کہا اللہ سبحانہٗ امت والا کی سختی ان کے آپس میں نہ رکھے (باہمی خونریزی سے دُور رہیں) اس پر میں نے گریہ فرمایا کہ یہ سب مرادیں میں اپنے رب عزوجل سے مانگ چکا اور اُس نے مجھے عطا فرما دیں مگر یہ پچھلی منع فرمائی اور مجھے جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اللہ عزوجل کی طرف سے

خبر دی کہ میری اُمت کی فنا تلوار سے ہے قلم چل چکا شدنی پر) فقیر نے اس رسالہ میں بنظر اختصار اکثر احادیث کا خلاصہ لکھا یا صرف محل استدلال پر اقتصار کیا یہ حدیث نفیس کہ ایک اعلیٰ اعلام نبوت و معجزات جلیلہ حضرت رسالت علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلاۃ والتحیہ سے تھی بتمامہ ذکر کرنی مناسب سمجھی یہاں موضع استناد وہ پیاری پیاری اسناد ہے کہ جو ہماری پناہ لے اللہ عزوجل اُسے اماں دیتا ہے اور رحیم سے التجا کرے نامراد نہیں رہتا الحمد للہ رب العالمین اور خدا جانے دافع البلاکس شئے کا نام ہے۔

حدیث ۹۱: عبداللہ بن سلامہ بن عمیر اسلمی صحابی ابن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں تَزَوَّجْتُ ابْنَةَ سُرَاقَةَ ابْنِ حَارِثَةَ النَّجَّارِیِّ وَقُتِلَ بِبَدْرٍ فَلَمْ اُصِبْ شَیْئًا مِنَ الدُّنْیَا کَانَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نِکَاحِھَا وَاَصْدَقْتُھَا مِائَتَیْ دِرْھَمٍ فَلَمْ اَجِدْ شَیْئًا اَسُوْقُہٗ اِلَیْھَا فَقُلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ الْمُعَوَّلُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ الحدیث میں نے سراقہ بن حارثہ نجاری شہید غزوہ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیا دنیا کی کوئی چیز میں نے ایسی نہ پائی جو اُن کے ساتھ شادی ہونے سے مجھے زیادہ پیاری ہو میں نے دو سو روپے اُن کا مہر کیا تھا اور پاس کچھ نہ تھا جو انہیں بھیجوں میں نے کہا اللہ اور اللہ کے رسول ہی پر بھروسہ ہے[۱۳۱] پس میں خدمت انور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور حال عرض کیا حضور نے ایک جہاد پر انہیں بھیجا اور فرمایا اَرْجُوْا اَنْ یُّغْنِیَكَ اللّٰہُ مَھْرَ زَوْجَتِكَ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل تمہیں اتنی غنیمت دلا دیگا کہ اپنی بیوی کا مہر ادا کر دو ایسا ہی ہوا وللہ الحمد اَلْاِمَامُ الثِّقَةُ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ حَدْرَدٍ وَھُوَ ابْنُ سَلَامَۃَ الْمَذْکُوْرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

---

[۱۳۱] اللہ و رسول ہی پر بھروسہ ہے۔

بِسَنَدِہٖ اِلَیْہِ وَقَدْ عَلٰی تَوْثِیْقِہٖ الْاِمَامُ الْمُحَقِّقُ عَلَی الْاِطْلَاقِ فِی الْفَتْحِ وَذَکَرْنَاہُ فِیْ مُنِیْرِ الْعَیْنِ **حدیث ۹۲-۹۳**: غزوۂ خیبر شریف میں خیبر کو جاتے ہوئے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں رجز پڑھتے چلے ؎

اَللّٰھُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا ۔۔۔ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا

فَاغْفِرْ فِدَاءً لَّکَ اَبْقَیْنَا ۔۔۔ وَاَلْقِیَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا

وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا ۔۔۔ وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِکَ مَا اسْتَغْنَیْنَا

خدا گواہ ہے یا رسول اللہ اگر حضور نہ ہوتے تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ زکوٰۃ دیتے نہ نماز پڑھتے تو بخش دیجیے[۱۳۲] ہم حضور پر قربان جو گناہ ہمارے رہ گئے ہیں اور ہم پر حضور[۱۳۳] سکینہ اتاریں اور جب ہم دشمنوں سے مقابل ہوں تو حضور[۱۳۴] ہمیں ثابت قدم رکھیں ہم حضور[۱۳۵] کے فضل سے بے نیاز نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن نسائی و مسند امام احمد وغیرہا میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطرق عدیدہ ہے اور پچھلا مصرع زیادات صحیح مسلم و امام احمد سے ہے رَوَاہُ مِنْ طَرِیْقِ اِیَاسِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْہِ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہم حدیث صحیح بخاری معہ شرح امام احمد قسطلانی مسمّٰی بہ ارشاد الساری کے الفاظ کریمہ مختصراً ذکر کریں اعنی یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ فَسِرْنَا لَیْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ (ھُوَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) لِعَامِرٍ یَا عَامِرُ اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ ھُنَیْھَاتِکَ) وَعِنْدَ ابْنِ اِسْحٰقَ مِنْ حَدِیْثِ نَصْرِ بْنِ دَھْرٍ

و۱۳۲ یا رسول اللہ ہمارے گناہ بخش دیجیے۔

بن الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول فی مسیرہ الی خیبر لعامر بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ انزل یا ابن الاکوع فخذ لنا من ھناتک ففیہ انہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم ھو الذی امرہ بذالک افکان عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رجلا شاعرا فنزل یحدو بالقوم یقول ؎

اللھم لولا انت ما اھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا

فاغفر فداء لک) المخاطب بذالک النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای اغفر لنا تقصیرنا فی حقک ونصرک اذ لا یتصور ان یقال مثل ھذا الکلام للباری تعالیٰ وقولہ اللھم لم یقصد بھا الدعاء وانما افتتح بھا الکلام (ما ابقینا) ای ما خلفنا وراءنا من الآثام (والقین) اوسل ربک ان یلقین (سکینۃ علینا:. وثبت اقدام) ای وان یثبت الاقدام (ان لاقینا) العدو (فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ھذا السائق قالوا عامر بن الاکوع قال یرحمہ اللہ) وعند احمد من روایۃ ایاس بن سلمۃ فقال غفر لک ربک قال وما استغفر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانسان یخصہ الا استشھد قال رجل من القوم ھو عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کما فی مسلم (وجبت) لہ الشھادۃ بدعائک لہ (یا نبی اللہ لولا امتعتنا بہ) ابقیتہ لنا لنتمتع بہ یعنی یزید بن عبید اپنے مولیٰ سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس خیبر کو چلے رات کا سفر تھا ہم میں سے ایک صاحب حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے عامر ہمیں کچھ اشعار اپنے نہیں سناتے

اور ابن اسحٰق نے نصر بن دھر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کیا کہ میں نے سفر خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے سُنا اے ابن اکوع اُتر کر کچھ اپنے اشعار ہمارے لئے شروع کرو اس روایت سے معلوم ہوا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اس امر کا امر فرمایا عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاعر تھے اُترے اور قوم کے سامنے یوں حدی خوانی کرتے چلے کہ یارب اگر حضور نہ ہوتے ہم راہ نہ پاتے نہ زکوٰۃ و نماز بجالاتے تو ہم حضور پر بلاگرداں ہوں ہمارے جو گناہ باقی رہے ہیں بخشد یجئے۔ ان اشعار میں مخاطب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ یعنی حضور کے حقوق حضور کی مدد میں جو قصور ہم سے ہوئے حضور معاف فرمادیں حضور کے لئے خطاب ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اللہ عزوجل سے ایسا خطاب کرنا معقول نہیں (ائمہ فرماتے ہیں کہ کسی پر فدا ہونے کے معنے یہ ہیں کہ اُس پر اگر کوئی بلا یا تکلیف آتی ہو تو وہ اپنے اوپر لے لی جائے اُس کی محافظت میں اپنی جان دے دی جائے تو اللہ عزوجل کو اس کلام کا مخاطب کیونکر بنا سکتے ہیں) رہا یہ کہ ابتدا میں اَللّٰھُمَّ ہے اس سے مقصود حضرت عزت جل جلالہٗ کو پکارنا نہیں (کہ یہ اللہ عزوجل سے عرض قرار پائے) بلکہ اُس کے نام سے ابتدائے کلام ہے اور حضور ہم پر سکینہ اُتاریں مقابلۂ دشمن کے وقت اور ہمیں ثابت قدم رکھیں یعنی اپنے رب جل وعلا سے ان مراعات کی دُعا فرمادیں یہ اشعار سُن کر حضور اقدس صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کون اونٹوں کو رواں کرتا ہے صحابہ نے عرض کی عامر بن الاکوع حضور نے فرمایا اللہ اُس پر رحمت کرے اور مسند احمد (و صحیح مسلم) میں بروایت ایاس بن سلمہ (اپنے والد ماجد سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) فرمایا تیرا رب تیری مغفرت فرمائے اور حضور (ایسی جگہ) جب کسی خاص شخص کا نام لے کر دعائے مغفرت فرماتے تھے وہ شہید ہوجاتا تھا (لہٰذا) حاضرین میں سے ایک صاحب یعنی امیر المؤمنین

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا کہ صحیح مسلم میں تصریح ہے عرض کی یا رسول اللہ[۱۳۶] حضور کی دعا سے عامر کے لئے شہادت واجب ہو گئی حضور نے ہمیں ان سے نفع کیوں نہ لینے دیا یعنی حضور انہیں ابھی زندہ رکھتے کہ ہم اُن سے بہرہ مند ہوتے انتہیٰ یہ پچھلے لفظ بھی یاد رکھنے کے قابل ہیں کہ حضور انہیں زندہ رکھتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم یہ حدیث ابن اسحٰق نے اس سند سے روایت کی حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ بْنِ نَصْرِ بْنِ دَهْرِنِ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ مَسِیْرِهٖ اِلٰی خَیْبَرَ لِعَامِرِ بْنِ الْاَکْوَعِ فَذَکَرَهٗ اُسی میں ہے فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَجَبَتْ وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمْتَعْتَنَا بِهٖ فَقُتِلَ یَوْمَ خَیْبَرَ شَهِیْدًا امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی خدا کی قسم شہادت واجب ہو گئی یا رسول اللہ کاش حضور ہمیں اُن کی زندگی سے بہرہ یاب رکھتے وہ روز خیبر شہید ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز امام احمد نے مسند میں بطریق ابن اسحٰق روایت فرمائی حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ ثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّیْمِیُّ اَلْحَدِیْثَ بِسَنَدٍ اَوْ مَتْنًا بَدْنًا اَنَّهٗ اقْتَصَرَ عَلَی الْاَشْعَارِ وَلَمْ یَذْکُرْ دُعَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَوْلَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَفِیْهِ فَاحُدُ لَنَا مَکَانَ قَوْلِهٖ فَخُذْ لَنَا وَلَعَلَّ هٰذَا هُوَ الْاَصْوَبُ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ حدیث ۹۴: صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ انہوں نے ایک تصویر دار قالین خریدا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے دروازے پر رونق افروز رہے اندر قدم کرم نہ رکھا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چہرۂ انور میں اثر ناراضی پایا (اللہ انہیں ناراض نہ کرے دونوں جہان میں) عرض

---

[۱۳۶] یا رسول حضور انہیں زندہ رکھتے تو ہمارے لئے بہتر ہوتا۔

کرنے لگیں یا رسول اللہ اَتُوْبُ اِلَی اللہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ یارسول اللہ[۱۳۷] میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی۔

حدیث ۹۵: چالیس صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم باہم بیٹھے مسئلہ قدر وجبر میں بحث کرنے لگے اُن میں صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے روح امین جبریل علیہ الصلاۃ والتسلیم نے خدمتِ اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی یارسول اللہ حضور اپنی امت کے پاس تشریف لے جائیں کہ اُنھوں نے نئی راہ نکالی حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے وقت باہر تشریف لائے کہ وہ وقت حضور کی تشریف آوری کا نہ تھا صحابہ سمجھے کہ کوئی نئی بات ہے آگے حدیث کے پیارے پیارے الفاظ دلکش ودلنوازیوں ہیں وَخَرَجَ عَلَیْھِمْ مُلْتَمِعًا لَوْنُہٗ مُتَوَرِّدَۃً وَجْنَتَاہُ کَاَنَّمَا تَفَقَّأَ بِحَبِّ الرُّمَّانِ الْحَامِضِ فَنَھَضُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاسِرِیْنَ اَذْرُعَھُمْ تَرْعُدُ اَکُفُّھُمْ وَاَذْرُعُھُمْ فَقَالُوْا تُبْنَا اِلَی اللہِ وَرَسُوْلِہٖ اَلْحَدِیْث یعنی حضور پُرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ اُن پر اس حالت میں برآمد ہوئے کہ رنگ چہرۂ اقدس کا (شدتِ جلال سے) دہک رہا ہے دونوں رخسارۂ مبارک گلاب کی طرح سُرخ ہیں گویا انار ترش کے دانے پھوٹ نکلے ہیں صحابہ کرام یہ دیکھتے ہی حضور کی طرف (عاجزی کے ساتھ) کلائیاں کھولے ہاتھ تھرتھراتے کانپتے کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ ہم اللہ ورسول کی طرف توبہ کرتے ہیں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَلطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ان احادیث سے ثابت کہ صدیقہ وصدیق وفاروق وغیرہم اکتالیس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے توبہ کرنے میں اللہ قابل التوب جل جلالہ

---

۱۳۷ دو حدیثیں اللہ ورسول کی طرف توبہ کرنا۔

کے نام پاک کے ساتھ اس کے نائب اکبر نبی التوبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک بھی ملایا اور حضور پرنور خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرمایا حالانکہ توبہ بھی اصل حق حضرت عزت عز جلالہ کا ہے ولہذا حدیث میں ہے ایک قیدی گرفتار کرکے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں لایا گیا وہ بولا اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَتُوۡبُ اِلَیۡكَ وَلَا اَتُوۡبُ اِلٰی مُحَمَّدٍ الٰہی میری توبہ تیری طرف ہے نہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کی طرف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عَرَفَ الْحَقَّ لِاَھْلِہٖ حق کو حق والے کے لئے پہچان لیا اَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ وَرُدَّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِیۡعٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۹۶[۱۳۸]: صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جب اُن کی توبہ قبول ہوئی انہوں نے مولائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیۡ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِیۡ صَدَقَۃً اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوۡلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یارسول اللہ میری توبہ کی تمامی یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال سے نکل جاؤں اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے صدقہ کرکے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں ہے اے صَدَقَۃً خَالِصَۃً لِلّٰہِ وَلِرَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالِی بِمَعْنَی اللَّامِ یعنی اس حدیث میں اللہ ورسول کی طرف صدقہ کرنے کے معنے اللہ ورسول کے لئے تصدق ہیں تو حاصل یہ کہ اپنا سارا مال خاص خدا ورسول کے نام پر تصدق کردوں تبارک وتعالیٰ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث ۹۷: یمن کی ایک بی بی اور ان کی بیٹی بارگاہ بیکس پناہ محبوب الٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں دختر کے ہاتھ میں بھاری بھاری کنگن سونے کے تھے مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

---

[۱۳۸] تبین حدیثیں اللہ ورسول کے لئے صدقہ کرنا۔

تعطین زکوٰۃ ھٰذا اس کی زکوٰۃ دے گی عرض کی نہ۔ فرمایا ایسُرُّكِ اَنْ یُّسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ سِوَارَیْنِ مِنْ نَارٍ کیا تجھے یہ بھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے بدلے تجھے آگ کے دو کنگن پہنائے اُن بی بی نے فوراً وہ کنگن اتار کر ڈال دئے اور عرض کی ھُمَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یا رسول اللہ یہ دونوں اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے ہیں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بِسَنَدٍ لَّا مَقَالَ فِیْهِ

حدیث ۹۸: کہ جب حضرت ابولُبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ قبول ہوئی انہوں نے خدمتِ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَھْجُرُ دَارَ قَوْمِیَ الَّتِیْ اَصَبْتُ بِهَا الذَّنْبَ وَاَنْخَلِعُ مِنْ مَّالِیْ صَدَقَةً اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یا رسول اللہ میں اپنی قوم کا محلہ جس میں مجھ سے خطا سرزد ہوئی چھوڑتا ہوں اور اپنے مال سے اللہ و رسول کے نام پر تصدق کر کے باہر آتا ہوں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابولبابہ تہائی مال کافی ہے انہوں نے ثلث مال اللہ و رسول کے لئے صدقہ کر دیا عز جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَلطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَاَبُوْنُعَیْمٍ عَنِ ابْنِ شِهَابِ نِ الزُّهْرِیِّ ن الْحُسَیْنِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ اَبِیْ لُبَابَةَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَابَ اللّٰهُ عَلَیَّ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ فَذَکَرَهٗ یہ حدیثیں جانِ وہابیت پر صریح آفت ہیں کہ تصدق کرنے میں اللہ عزوجل کے ساتھ اللہ کے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ملایا جاتا اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقبول رکھتے ہیں وَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ اسی قبیل سے ہے افضل الاولیاء المحمدیین سیدنا صدیق اکبر امام المشاہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرض کہ حضرت مولانا العارف باللہ القوی خدمت مولوی قدس سرہ المعنوی نے مثنوی شریف

میں نقل کی کہ جب حضرت صدیق عتیق سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آزاد کر کے حاضرِ بارگاہ عالم پناہ ہوئے۔

؎ گفت ما دو بندگان کوئے تو [ف ۱۳۹] کردمش آزاد ہم بر روئے تو

اور پہلے مصرع میں جو کچھ حضرت صدیق اکبر اپنے مالک و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کر رہے ہیں اُس پر تو دیکھا چاہیئے وہابیت کا جن کتنا مچلے نجدیت کی آگ کہاں تک اُچھلے مگر ہاں امیر المومنین غیظ المنافقین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درۂ سیاست دکھایا چاہیئے کہ بھوت بھاگے اور شاہ ولی اللہ صاحب کے پانی کا چھینٹا دیجیئے کہ آگ دبے۔ کہاں وہ اس حدیث آئندہ میں و باللہ التوفیق۔ **حدیث ۹۹:** شاہ صاحب ازالۃ الخفا میں بحوالہ روایت ابو حذیفہ اسحٰق بن بشر و کتاب مستطاب الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ ناقل کہ امیر المومنین فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبے میں بر سر منبر فرمایا قَدْ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ عَبْدَهٗ خَادِمَهٗ میں حضور پر نور آقا و مولائے عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھا پس میں حضور کا بندہ [ف ۱۴۰] اور حضور کا خدمتی تھا **اقول** یہ حدیث ابو حذیفہ مذکور نے فتوح الشام اور حسن بن بشران نے اپنے فوائد میں ابن شہاب زہری وغیرہ ائمہ تابعین سے نیز ابن بشران نے امالی ابو احمد دہقان نے جزء حدیثی ابن عساکر نے تاریخ لالکائی نے کتاب السنہ میں افضل التابعین سیدنا سعید بن المسیب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی جب امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے لوگوں پر اُن کے شدت و جلال سے عجب ہیبت چھائی یہاں تک کہ لوگوں نے باہر بیٹھنا چھوڑ دیا کہ جب تک امیر المومنین کا برتاؤ نہ معلوم ہو منتفرق رہو لوگ بولے

ف ۱۳۹ صدیقِ اکبر کا قول کہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ ہوں۔ ف ۱۴۰ فاروق اعظم کا اپنے آپ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ بتانا۔

کہ صدیق اکبر کی نرمی اس درجہ تھی کہ مسلمانوں کے بچے جب انہیں دیکھتے دوڑتے
ہوئے باپ باپ کہتے ان کے پاس جاتے وہ ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے اور ان کی
ہیبت کی یہ حالت ہے کہ مردوں نے اپنی مجالس چھوڑ دیں جب امیرالمومنین کو یہ خبر پہنچی
حکم دیا کہ جماعت نماز کے لئے پکار دیں لوگ حاضر ہوئے امیرالمومنین منبر پہ وہاں بیٹھے
جہاں صدیق اکبر اپنے قدم مبارک رکھتے تھے اور فرمایا کہ مجھے کافی ہے صدیق کے قدموں
کی جگہ بیٹھوں جب سب جمع ہو لئے امیرالمومنین نے منبر اطہر سید ازہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر
کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا حمد و ثنائے الٰہی و درود رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد
کہا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تُؤْنِسُوْنَ مِنِّیْ شِدَّۃً وَّغِلْظَۃً وَّ
ذَالِکَ اِنِّیْ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکُنْتُ عَبْدَہٗ وَ
خَادِمَہٗ لوگوں میں جانتا ہوں کہ تم مجھ میں سختی و درشتی پاتے تھے اور اس کا سبب یہ ہے کہ
میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں حضور کا بندہ اور حضور کا خدمتگار
تھا حضور کی نرمی و رحمت وہ ہے جس کی نظیر نہیں اللہ عزوجل نے خود اپنے اسمائے کریمہ سے
دو نام حضور کو عطا فرمائے رَءُوْفٌ الرَّحِیْمٌ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو میں حضور کے سامنے
شمشیر برہنہ تھا وہ چاہتے مجھے نیام فرماتے چاہتے چلنے دیتے میں اسی حال پر رہا یہاں
تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے راضی تشریف لے گئے اور خدا کا شکر ہے
اور میری سعادت پھر صدیق مسلمانوں کے کام کے والی ہوئے اُن کی نرمی و رحمت و کرم
کی حالت تم سب پر روشن ہے فَکُنْتُ خَادِمَہٗ وَعَوْنَہٗ میں اُن کا خادم اور اُن کا سپاہی
تھا اپنی شدت اُن کی نرمی کے ساتھ لاتا اُن کے تیغ عریاں تھا وہ چاہتے نیام کرتے
خواہ رواں فرماتے میں اسی حال پر رہا یہاں تک کہ وہ مجھ سے راضی ہو گئے اور خدا کا
شکر ہے اور میری سعادت اب کہ میں تمہارا والی ہوا جان لو کہ وہ شدت دونی ہو گئی
درجوں بڑھ گئی مگر کس پر ہو گی اُن پر جو مسلمانوں پر ظلم و تعدی کریں اور دینداروں کے لئے

تو میں خود اُن کے آپس سے بھی زیادہ نرم و مہربان ہوں جسے ظلم زیادتی کرتے پاؤں گا اسے نہ چھوڑوں گا اُس کا ایک گال زمین پر رکھ کر دوسرے گال پر اپنا پاؤں رکھوں گا یہانتک کہ حق کو قبول کرے سعید بن مسیب وابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے فرمایا فَوَفّٰی عُمَرُ وَاللّٰہِ بِمَا قَالَ وَکَانَ اَبَا الْعِیَالِ خدا کی قسم عمر نے جو فرمایا پورا کر دکھایا وہ رعیّت کے لئے مہربان باپ تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھٰذَا مُخْتَصَرٌ وَقَدْ دَخَلَ حَدِیْثُ بَعْضِہِمْ فِیْ بَعْضٍ دیکھو[ف ۱۴۱] امیرالمؤمنین فاروق اعظم سا اشد الناس فی امر اللہ برملا بر سرِ منبر اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ بتا رہا ہے اور مجمع عام صحابہ کرام سُنتا اور برقرار رکھتا ہے وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلَہُ الْحُجَّۃُ السَّامِیَۃُ امیرالمؤمنین[ف ۱۴۲] رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بجرم ترویج تراویح جسے اس جناب فاروقیت مآب نے بدعت مان کر اچھا بتایا اور نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ فرمایا کہ یہ بدعت بہت خوب وحسن ہے وہابی بڑے کے بعض اچھوٹ بہادر مثل نواب بھوپالی قنوجی وغیرہ صراحۃً معاذ اللہ گمراہ بدعتی لکھ ہی چکے اب اپنے آپ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ ماننے پر شرک کا اطلاق کرتے اُنہیں کیا لگتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا لَمْ تَسْتَحِیْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ ؏ بیحیا باش ہرچہ خواہی کن ۔ مگر صاحبو ذرا سوچ سمجھ کر کہ شاہ ولی اللہ صاحب کا دامن زیرِ سنگِ غار آ دبا ہے ۔

ع یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

اے عُبَیدُ الہوا اے عُبَیدُ الدرہم وعبید الدنیا اب بھی عبدالنبی عبدالرسول عبدالمصطفیٰ کو شرک کہنا ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم حدیث[ف ۱۴۳] ۱۰۰ : بحمد اللہ تعالیٰ ایک سے

ف ۱۴۱ امیرالمؤمنین عمر فاروق اعظم وجمہور صحابہ پر وہابیہ کے متعدد الزامات ف ۱۴۲ بدعت حسنہ کے ماننے پر وہابیہ نے امیرالمؤمنین عمر کو صاف گمراہ لکھا ف ۱۴۳ امیرالمؤمنین فاروق اعظم کے تین ارشاد کہ ہمارے سروں پر بال کس نے اگائے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ۔

ایک زائد سننے جائیے۔ ایک دن امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت شہزادۂ گلگوں قبا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برسر منبر گود میں لے کر فرمایا ھَلْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ عَلٰی رُؤُسِنَا اِلَّا اَبُوْكَ ہمارے سروں پر بال کس نے اگائے ہیں تمہارے ہی باپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اگائے ہوئے ہیں یعنی جو کچھ عزت نعمت و دولت ہے سب حضور ہی کی عطا ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اِبْنُ سَعْدٍ فِی الطَّبَقَاتِ عَنِ السَّیِّدِ الْحُسَیْنِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی جَدِّہٖ وَاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَخِیْہِ وَعَلَیْہِ وَبَنِیْہِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ حدیث ۱۰۱: کہ ایک بار امیر المومنین حسن مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وعلیہ وسلم نے کاشانۂ خلافت فاروقی پر اذن طلب کیا ابھی اجازت نہ آئی تھی کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دروازے پر حاضر ہو کر اذن مانگا امیر المومنین نے انہیں اجازت نہ دی یہ حال دیکھ کر سیدنا امام مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی واپس گئے امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بلا بھیجا انہوں نے آ کر کہا یا امیر المومنین میں نے خیال کیا کہ اپنے صاحبزادے کو تو اذن دیا نہیں مجھے کیوں دیں گے فرمایا اَنْتَ اَحَقُّ بِالْاِذْنِ مِنْہُ وَھَلْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ فِی الرَّاْسِ بَعْدَ اللّٰہِ اِلَّا اَنْتُمْ آپ اُن سے زیادہ مستحق اذن ہیں اور یہ بال سر پر اللہ عزوجل کے بعد کس نے اگائے ہیں سو تمہارے رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیْ حدیث ۱۰۲: سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا لَوْجَعَلْتَ تَغْشَانَا اے میرے بیٹے میری تمنا ہے کہ آپ ہمارے پاس آیا کریں ایک دن میں گیا تو معلوم ہوا کہ تنہائی میں معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے باتیں کر رہے ہیں اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دروازے پر رُکے ہیں عبد اللہ پلٹے اُن کے ساتھ میں بھی واپس آیا اس کے بعد امیر المومنین مجھے ملے فرمایا لَمْ اَرَكَ حبب سے پھر میں نے آپ کو نہ دیکھا یعنی تشریف نہ لائے میں نے کہا یا امیر المومنین میں آیا

تھا آپ معاویہ کے ساتھ خلوت میں تھے آپ کے صاحبزادے کے ساتھ واپس گیا امیر المومنین نے فرمایا اَنْتَ اَحَقُّ مِنْ ابْنِ عُمَرَ فَاِنَّمَا اَنْبَتَ مَا تَرٰی فِیْ رُؤُسِنَا اللّٰہُ ثُمَّ اَنْتُمْ آپ ابن عمر سے مستحق تر ہیں یہ جو آپ ہمارے سروں پر دیکھتے ہیں یہ اللہ ہی نے تو اُگائے ہیں پھر آپ نے ایک اور روایت میں ہے ھَلْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ غَیْرُکُمْ کیا سر پہ بال کسی اور نے اُگائے ہیں سوا تمہارے اَلْخَطِیْبُ مِنْ طَرِیْقِ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ عُبَیْدِ ابْنِ حُنَیْنٍ ثَنِی الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَکَذَا ابْنَا سَعْدٍ وَّرَاھَوِیْہِ وَالْاُخْرٰی رَوَاھَا الْحَافِظُ مُحِبُّ الدِّیْنِ الطَّبَرِیُّ فِی الرِّیَاضِ النَّضِرَۃِ مِنْ طَرِیْقِ عُبَیْدُ بْنِ حُنَیْنٍ لِاَحَدِ الرَّیْحَانَتَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حافظ الشان امام عسقلانی اصابہ فی تمییز الصحابہ میں اُسے بروایت خطیب ذکر کرکے فرماتے ہیں سَنَدُہٗ صَحِیْحٌ اس حدیث کی سند صحیح ہے میں ڈرتا ہوں کہ امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان حدیثوں کا سنانا کہیں وہابی صاحبوں کو رافضی بھی نہ کردے قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ دونوں شاہزادوں سے امیر المومنین کے اس فرمانے کا مطلب بھی وہی ہے جو لفظ اول میں تھا کہ یہ بال تمہارے مہربان باپ ہی نے اُگائے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس طرح ارکین سلطنت اپنے آقازادوں سے کہتے ہیں کہ جو نعمت ہے تمہاری ہی دی ہوئی ہے یعنی تمہارے ہی گھر سے ملی ہے۔ حدیث ۱۰۳[۱۴۴]: کہ حضرت بتول زہرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ابیہا وعلیہا وعلی بعلہا وابنیہا وبارک وسلم اپنے دونوں شاہزادوں کو لے کر خدمت انور سید اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْحِلْہُمَا یارسول اللہ ان دونوں کو کچھ عطا فرمائیے قَالَ نَعَمْ

---

[۱۴۴] نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوجہان کی دولت ایک جملہ فرما کر بخش دیتے ہیں۔

قاسم خزائن الٰہی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہاں منظور اَمَّا الْحَسَنُ فَقَدْ نَحَلْتُهٗ حِلْمِیْ وَھَیْبَتِیْ وَ اَمَّا الْحُسَیْنُ فَقَدْ نَحَلْتُهٗ نَجْدَتِیْ وَجُوْدِیْ حسن کو تو میں نے اپنا علم اور ہیبت عطا کی اور حسین کو اپنی شجاعت اور اپنا کرم بخشا اِبْنُ عَسَاکِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللہِ ابْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ **حدیث ۱۰۴:** کہ جب حضرت خاتونِ فردوس رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی یَا نَبِیَّ اللہِ اَنْحِلْهُمَا یانبی اللہ کچھ عطا ہو فرمایا نَحَلْتُ ھٰذَا الْکَبِیْرَ الْمَهَابَةَ وَالْحِلْمَ وَنَحَلْتُ ھٰذَا الصَّغِیْرَ الْمَحَبَّةَ وَالرِّضَا میں نے اس بڑے کو ہیبت و بردباری عطا کی اور اس چھوٹے کو محبت و رضا کی نعمت دی اَلْعَسْکَرِیُّ فِی الْاَمْثَالِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ اُمِّ اَیْمَنَ بَرَکَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمْ **حدیث ۱۰۵:** کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا جس مرض میں وصال مبارک ہوا ہے اس میں دوجہان کی شاہزادی اپنے دونوں شاہزادوں کو لئے اپنے پدر کریم علیہ وعلیہم الصلاۃ والتسلیم کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کی یَا رَسُوْلَ اللہِ ھٰذَانِ اِبْنَاکَ فَوَرِّثْهُمَا شَیْئًا یارسول اللہ یہ میرے دونوں بیٹے ہیں انہیں اپنی میراث کریم سے کچھ عطا فرمائیے ارشاد ہوا اَمَّا حَسَنٌ فَلَهٗ هَیْبَتِیْ وَسُؤْدَدِیْ وَاَمَّا حُسَیْنٌ فَلَهٗ جُرْاَتِیْ وَجُوْدِیْ حسن کے لئے تو میری ہیبت اور میری سرداری ہے اور حسین کے لئے میری جرأت اور میرا کرم اَلطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَابْنُ مُنْدَةَ وَابْنُ عَسَاکِرٍ عَنِ الْبَتُوْلِ الزَّهْرَآءِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا اَقُوْلُ ف۱۴۵ وباللہ التوفیق حلم و محبت وجود و شجاعت و رضا و محبت کچھ اشیائے محسوسہ و اجسام ظاہرہ تو نہیں کہ ہاتھ میں اٹھا کر دے دئے جائیں اور بتول زہرا کا سوال بصیغۂ عرض و درخواست تھا کہ حضور انہیں کچھ عطا فرمائیں جسے عرف نحاۃ میں صیغہ امر کہتے ہیں اور وہ زبان استقبال

ف۱۴۵ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مختار خزائن الٰہی ہونے کا نفیس ثبوت۔

کے لئے خاص کہ جب تک یہ صیغہ زبان سے ادا ہوگا زمانۂ حال منقضی ہو جائے گا اُس کے بعد قبول و وقوع جو کچھ ہوگا زمانۂ تکلم سے زمانۂ مستقبل میں آئے گا اگرچہ بحالت فور و انصال اُسے عرفاً زمانہ حال کہیں بہر حال درخواست قبول کو زمانۂ ماضی سے اصلا تعلق نہیں اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا فرمایا نَعَمْ ہاں دوں گا لاجرم یہ قبول زمانہ استقبال کا وعدہ ہوا فَاِنَّ السُّؤَالَ مُعَادٌ فِی الْجَوَابِ اَیْ نَعَمْ اَنْحَلُهُمَا اس کے متصل ہی حضور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ میں نے اپنے اس شاہزادے کو یہ نعمتیں دیں اور اس شاہزادے کو یہ دولتیں بخشیں یہ صیغے بظاہر ماضی کے ہیں اور اس سے زمان وعدہ تھا اور زمان وعدہ عطا نہیں کہ وعدہ عطا پر مقدم ہوتا ہے لاجرم یہ صیغے اخبار کے نہیں بلکہ انشا ہیں جس طرح بائع و مشتری کہتے ہیں بِعْتُ اِشْتَرَیْتُ میں نے بیچی میں نے خریدی یہ صیغے کسی گذشتہ خرید و فروخت کے خبر دینے کے نہیں ہوتے بلکہ انہیں سے بیع و شرا پیدا ہوتی ہے انشا کی جاتی ہے یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس فرمانے ہی میں کہ میں نے اُسے یہ دیا اُسے یہ دیا حلم و ہیبت و جود و شجاعت و رضا و محبت کی دولتیں شاہزادوں کو بخشدیں یہ نعمتیں خاص خزائن مُلکُ السمٰوات والارض جل جلالہٗ کی ہیں۔

ع ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

تو وہ جو زبان سے فرما دے کہ میں نے دیں اور اس فرمانے ہی سے وہ نعمتیں حاصل ہو جائیں قطعاً یقیناً وہی کر سکتا ہے جس کا ہاتھ اللہ وہاب رب الارباب جل جلالہٗ کے خزانوں پر پہنچتا ہے جسے اُس کے رب جل و علا نے عطا و منع کا اختیار دیا ہے ہاں وہ کون ہاں واللہ وہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ماذون و مختار حضرۃ اللہ قاسم و متصرف خزائن اللہ جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والحمد للہ رب العالمین لاجرم امام اجل احمد بن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب مستطاب جوہر منظم میں فرماتے ہیں هُوَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلِیْفَةُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ

اَلَّذِی جَعَلَ خَزَائِنَ کَرَمِہٖ وَمَوَائِدَ نِعَمِہٖ طَوْعَ یَدَیْہِ وَاِرَادَتِہٖ یُعْطِی مَنْ یَّشَاءُ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ عزوجل کے وہ خلیفہ اعظم ہیں کہ حق جل وعلا نے اپنے کرم کے خزانے اپنی نعمتوں کے خوان سب اُن کے ہاتھوں کے مطیع اُن کے ارادے کے زیر فرمان کر دئیے جسے چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان مباحث قدسیہ کے جانفزا بیان فقیر کے رسالہ سلطنت المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی میں بکثرت ہیں وللہ الحمد حدیث ۱۰۶[۱۴۷]: صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیُ الَّذِیْ یَمْحُوا اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ عَلٰی قَدَمَیَّ بیشک میرے متعدد نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں ماحی یعنی کفر و شرک کا مٹانے والا ہوں کہ اللہ تعالٰی میرے ذریعے سے کفر مٹاتا ہے میں حاشر یعنی مخلوق کو حشر دینے والا ہوں کہ میرے قدموں پر تمام لوگوں کا حشر ہوگا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مالکٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَّالْبُخَارِیُّ مُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالطَّبْرَانِیُّ وَالْحَاکِمُ وَالْبَیْہَقِیُّ وَاَبُوْنُعَیْمٍ وَّاٰخَرُوْنَ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۱۰۷ تا ۱۱۱: صحیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَنَبِیُّ الْمَرْحَمَۃِ میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا اور توبہ کا نبی اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ وَنَحْوَہٗ اَحْمَدُ وَابْنَا سَعْدٍ وَاَبِیْ شَیْبَۃَ وَالْبُخَارِیُّ فِی التَّارِیْخِ وَالتِّرْمِذِیُّ

ف۱۴۶ اللہ تعالٰی کی رحمت کے خزانے نعمتوں کے خوان نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زبردست وتابع فرمان ہیں۔ ف۱۴۷ آٹھ حدیثیں کہ مخلوق کو حشر نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دیں گے۔

فِی الشَّمَآئِلِ عَنْ حُذَیْفَۃَ وَابْنُ مَرْدُوْیَۃَ فِی التَّفْسِیْرِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الدَّلَائِلِ وَابْنُ عَدِیٍّ فِی الْکَامِلِ وَابْنُ عَسَاکِرٍ فِیْ تَارِیْخِ دِمَشْقَ وَالدَّیْلَمِیُّ فِیْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ وَابْنُ عَدِیٍّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ وَابْنُ سَعْدٍ عَنْ مُجَاھِدٍ مُرْسَلًا یَزِیْدُوْنَ وَیَنْقُصُوْنَ وَکُلُّھُمْ عَلَی الْحَاشِرِ مُتَّفِقُوْنَ۔ **حدیث ۱۱۲:** حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کنیسۂ یہود میں تشریف لے جا کر دعوت اسلام فرمائی کسی نے جواب نہ دیا دوبارہ فرمائی کوئی نہ بولا۔ حضور نے فرمایا اَبَیْتُمْ فَوَاللّٰہِ لَاَنَا الْحَاشِرُ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَاَنَا النَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی اٰمَنْتُمْ اَوْ کَذَّبْتُمْ تم نے نہ مانا تو سن لو خدا کی قسم میں ہی حشر دینے والا ہوں میں ہی خاتم الانبیاء ہوں میں ہی نبی مصطفیٰ ہوں چاہے تم مانو یا نہ مانو اَلْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۱۱۳:** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ اَحْشُرُ النَّاسَ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ میں احمد ہوں میں محمد ہوں میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر حشر دوں گا میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کی بلا محو فرماتا ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ اسم ماحی بھی ہمارے مقصود رسالہ سے ہے نیز بجہت استناد اور نیز یوں کہ معاذ اللہ کفر سے بدتر اور کیا بلا ہے تو جو پیارا ماحی کفر ہے اُس سے بڑھ کر کون دافع البلا ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مگر اس نام پاک حاشر کی اسناد کو وہابی صاحب بتائیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کیا فرما رہے ہیں کہ میں حشر دینے والا ہوں میں اپنے قدموں پر خلائق کو حشر دوں گا تم نے تو قرآن مجید سے یہ سنا ہوگا کہ نشر کرنا حشر دینا خدا کی شان ہے یہاں بھی تمہارا امام الطائفہ یہی کہے گا کہ نبی نے اپنے آپ کو خدا کی شان میں ملا دیا[ف۱۴۸]

ف۱۴۸ خدا کی شان میں ملا دینے کا رد۔

خدا کی شان تم مدعیان علم و ایمان ابھی خدا کی شان ہی کے معنے نہ سمجھے نبی کی سب شانیں خدا
کی شان ہیں تو خدا کی بعض شانیں ضرور نبی کی شان ہیں کہ موجبہ کلیہ کو اُس کا عکس موجبہ جزئیہ لازم
ہے ہاں وہ شان جس سے خدائی لازم آئے نبی کے لیئے نہیں ہو سکتی دفع بلا یا سماع ندا یا
فریاد کو پہنچنا یا مراد کا دینا وغیرہ وغیرہ امور نزاعیہ کہ بعطائے رحمانی وبوساطت فیض ربانی سے
مانے جاتے ہیں لزوم الوہیت سے کیا تعلق رکھتے ہیں وَلٰکِنْ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَہٗ
نُوْرًا حدیث ۱۴۹ ا: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا نام قرآن میں محمد اور انجیل
میں احمد اور توریت میں اَحید ہے وَ اِنَّمَا سُمِّیْتُ اَحِیْدَ لِاَنِّیْ اُحِیْدُ عَنْ
اُمَّتِیْ نَارَ جَھَنَّمَ اور میرا نام احید اس لئے ہوا کہ میں اپنی اُمت سے آتش دوزخ کو
دفع فرماتا ہوں فَلِوَجْہِ رَبِّکَ الْحَمْدُ وَعَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَا اَحِیْدُ یَا
نَبِیَّ الْحَمْدِ۔ ابن عدی و عساکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہابی صاحبو
تمہارے نزدیک اَحید پیارا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دافع البلا تو ہے ہی نہیں کہدو کہ وہ تم سے
نار جہنم بھی دفع نہ فرمائیں اور بظاہر اُمید تو ایسی ہی ہے کہ جو جس نعمت الٰہی کا منکر ہوتا ہے اُس نعمت
سے محروم رہتا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ میں اپنے بندے سے
اُس کے گمان کے موافق معاملہ فرماتا ہوں جب تمہارا گمان یہ ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم
دافع البلا نہیں تو تم اُسی کے مستحق ہو کہ وہ تمہارے لئے دافع البلا نہ ہوں ایک بار فقیر کے یہاں
اس مسئلہ کا ذکر تھا کہ رافضی دیدار الٰہی کے منکر ہیں اور وہابی شفاعت نبوی کے فقیر نے کہا
ایک ہی مسئلہ نزاعیہ ہے جس میں ہم اور وہ دونوں راست گو ہیں ہم کہتے ہیں دیدار الٰہی ہوگا اور ہم
حق کہتے ہیں انشاء اللہ الغفار ہمیں ہوگا رافضی کہتے ہیں نہ ہوگا وہ سچ کہتے ہیں انشاء اللہ القہار
انہیں نہ ہوگا ہم کہتے ہیں شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق ہے اور ہم قطعاً حق پر ہیں

ف ۱۴۹ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنی امت سے نار جہنم کو دفع فرمانا اور وہابیہ کا اس نعمت سے محروم رہ جانا۔

اُن کے کرم سے ہمارے لئے ہو گی وہابی کہتے ہیں کہ شفاعت محال مطلق ہے اور وہ ٹھیک کہتے ہیں اُمید ہے کہ اُن کے لئے نہ ہو گی۔ ع گر بر تو حرام ست حرامت بادا

حاضراں گفتند کائے صدر الوریٰ | راست گو گفتی دو ضد گو را چرا
گفت من آئینہ ام مصقول دوست | تُرک و ہندو در من آں بیند کہ اوست

خود حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِهَا لَمْ یَکُنْ مِنْ اَهْلِهَا روزِ قیامت میری شفاعت حق ہے توجو اُس پر یقین نہ لائے وہ اُس کے لائق نہیں رابن منیع فی معجمہ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَبِضْعَةَ عَشَرَ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں اُطْلِقَ عَلَیْهِ التَّوَاتُرُ اس حدیث کو متواتر کہا گیا۔ بالجملہ وہ تمہارے لئے دافع البلا نہ سہی مگر لا واللہ ہمارا ٹھکانا تو اُن کی بارگاہ بیکس پناہ کے سوا نہیں۔

منکر اپنا اور حامی ڈھونڈ لیں | آپ ہی ہم پر تو رحمت کیجئے

بلکہ لا واللہ اگر بفرض غلط بفرض باطل عالم میں اُن سے جدا کوئی دوسرا حامی بن کر آئے بھی تو ہمیں اُس کا احسان لینا منظور نہیں وہ اپنی حمایت اُٹھا رکھے ہمیں ہمارے مولائے کریم جل جلالہ نے بے ہمارے استحقاق بے ہماری لیاقت کے اپنے محبوب کا کر لیا اور اُسی کی وجہ کریم کو حمد قدیم ہے اب ہم دوسرے کا بننا نہیں چاہتے جس کا کھائیے اُسی کا گائیے۔

چو دل با دلبرے آرام گیرد | ز وصل دیگرے کے کام گیرد
یا تو یوں ہی تڑپ کے جائیں یا وہی دام سے چھڑائیں | منتِ غیر کیوں اُٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں
(رباعی) اے واہ وہ حبیب را کلید ہمہ کار | یاراں درود بر رخ پاکش یار
دستے کہ بدامانِ کریمش زدہ ایم | زنہار بدستِ دیگرانش مسپار
تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال | جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وعلیٰ آلک وصحبک وبارک وکرم والحمد للہ رب العالمین خیران اہل شر کے منہ کیا تک گئے مسلمان نظر فرمائیں کہ عیاذاً باللہ نار جہنم سے سخت تر کونسی بلا ہوگی مگر اُس کا دافع دافع البلا نہیں ہے یہ کہ وہابیہ کے پاس نہ عقل ہے نہ دین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **حدیث ۱۱۵**: صحیح بخاری وصحیح مسلم ومسند امام احمد میں سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے انہوں نے حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضور نے اپنے چچا ابوطالب کو کیا نفع دیا خدا کی قسم وہ حضور کی حمایت کرتا حضور کے لئے لوگوں سے لڑتا جھگڑتا تھا فرمایا وَجَدْتُہٗ فِی غَمَرَاتٍ مِّنَ النَّارِ فَاَخْرَجْتُہٗ اِلٰی ضَحْضَاحٍ میں نے اُسے سراپا آگ میں ڈوبا پایا تو اُسے میں نے کھینچ کر پاؤں تک کی آگ میں کر دیا صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم **حدیث ۱۱۶**: کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی ھَلْ نَفَعْتَ اَبَا طَالِبٍ حضور نے ابوطالب کو کچھ نفع دیا فرمایا اَخْرَجْتُہٗ مِنْ غَمْرَۃِ جَھَنَّمَ اِلٰی ضَحْضَاحٍ مِّنْھَا میں اُسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں نکال لایا اَلْبَزَّارُ وَاَبُوْ یَعْلٰی وَابْنُ عَدِیٍّ وَتَمَّامٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا[۱۵۰] وہابی صاحبو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ایک کافر کے باب میں فرما رہے ہیں کہ اُسے میں نے غرق آتش سے کھینچ لیا اُسے میں نکال لایا اور تم حضور کو مسلمانوں کے لئے بھی دافع البلا نہیں مانتے یہ تمہارا ایمان ہے مسلمان اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تصرف قدرتیں اختیار دیکھیں دنیا کیا بلا ہے آخرت کے کارخانوں کی باگیں اُن کے ہاتھ میں سپرد ہوئی ہیں ورنہ بغیر اللہ عزوجل کے ماذون ومختار کیے کس کی مجال ہے کہ اللہ کے قیدی کی سزا بدل دے جس عذاب میں اُسے رکھا ہو وہاں سے اُسے نکال لے ہاں یہ وہی پیارا

---

[۱۵۰] نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خدا کے قادر کئے سے اللہ عزوجل کے قیدی کی سزا بدل دی۔

ہے جس کی عزت وجاہت جس کی محبوبیت نے دوجہاں کے اختیارات اُسے دلادئے آخر حدیث سن چکے اَلْکَرَامَۃُ وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ عزت دنیا اور تمام کاروبار کی کنجیاں اُس دن میرے ہاتھ ہوں گی توریت شریف کا ارشاد سُن چکے یَدُہٗ فَوْقَ الْجَمِیْعِ وَیَدُ الْجَمِیْعِ مَبْسُوْطَۃٌ اِلَیْہِ بِالْخُشُوْعِ اُس کا ہاتھ سب ہاتھوں پر بلند ہے سب کے ہاتھ اس کی طرف پھیلے ہیں عاجزی اور گڑگڑانے میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **حدیث ۱۱۷:** صحیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ ھٰذِہِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَۃٌ عَلٰٓی اَھْلِھَا ظُلْمَۃً وَّاِنِّیْ اُنَوِّرُھَا بِصَلَاتِیْ عَلَیْھِمْ بیشک یہ قبریں ان کے ساکنوں پر اندھیرے سے بھری ہیں اور بیشک میں اپنی نماز[۱۵۱] سے انہیں روشن کر دیتا ہوں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ قَدْرَ نُوْرِہٖ وَجَمَالِہٖ وَجُوْدِہٖ وَنَوَالِہٖ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اٰمِیْن ۔ ھُوَ وَابْنُ حَبَّانٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۱۱۸:** ام المومنین سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ پہلے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں جب ان کی وفات ہوئی اور اُن کی عدت گذری سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پیام نکاح دیا انہوں نے عرض کی یارسول اللہ مجھ میں تین باتیں ہیں اَنَا امْرَاَۃٌ کَبِیْرَۃٌ میری عمر زائد ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اَنَا اَکْبَرُ مِنْکِ میں تم سے بڑا ہوں عرض کی وَاَنَا امْرَاَۃٌ غَیُوْرٌ میں رشکناک عورت ہوں (یعنی ازواج مطہرات کے شکر رنجی کا اندیشہ ہے) فرمایا اَدْعُوا اللہَ عَزَّوَجَلَّ فَیُذْھِبُ عَنْکِ غَیْرَتَکِ میں اللہ عزوجل سے دعا کروں گا وہ تمہارا رشک دُور فرمائے گا عرض کی یارسول اللہ وَاَنَا امْرَاَۃٌ مُصِیْبَۃٌ یارسول اللہ اور میرے بچے ہیں (یعنی ان کی پرورش کا خیال ہے) فرمایا ھُمْ اِلَی اللہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ بچے[۱۵۲] اللہ اور

---

[۱۵۱] اندھیری قبریں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روشن فرمادیں۔ [۱۵۲] بچے اللہ و رسول کے سپرد ہیں۔

رسول کے سپرد ہیں اَحْمَدُ فِی الْمُسْنَدِ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ اَصْغَیْرٍ ثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ اِبْنُ بِنْتِ اُمِّ سَلْمَۃَ عَنْ اُمِّ سَلْمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَالْحَدِیْثُ فِیْ صَحِیْحِ النَّسَائِیْ وَغَیْرِہٖ حدیث ۱۱۹: کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ذکر مسیح کذاب میں فرمایا اَبْشِرُوْا فَاِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ فَاللّٰہُ کَافِیْکُمْ وَرَسُوْلُہٗ خوش ہو کہ اگر وہ نکلا اور میں تم میں تشریف فرما ہوا تو اللہ تمہیں کافی ہے اور اللہ کا رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[ف۱۵۳] اَلطَّبْرَانِیْ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یہاں سخت ترین اعدا کے مقابلے میں اللہ و رسول کو کفایت فرمانے والا بتایا کہ خوش ہو بے خوف رہو اللہ و رسول کے ہوتے تمہیں کچھ اندیشہ نہیں اللہ اللہ ایسی جلیل حاجت روائیوں عظیم مشکلکشائیوں میں اللہ عزوجل کے نام اقدس کے ساتھ حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نام پاک ملنا وہابیہ کے زخمی کلیجوں پر خدا جانے کہاں تک نمک چھڑکے گا وللہ الحمد حدیث ۱۲۰: امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم فرمایا اتفاق سے اُن دنوں میں کافی مالدار تھا میں نے اپنے جی میں کہا اگر کبھی میں ابوبکر صدیق سے سبقت لے جاؤں گا تو وہ دن آج ہے میں اپنا آدھا مال حاضر لایا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِكَ تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا باقی رکھا میں نے عرض کی اَبْقَیْتُ لَھُمْ اُن کے لئے بھی باقی چھوڑ آیا ہوں فرمایا مَا اَبْقَیْتَ لَھُمْ آخر کتنا باقی چھوڑ آئے ہو عرض کی مِثْلَہٗ اتنا ہی اور صدیق اکبر اپنا سارا مال تمام وکمال لے کر حاضر ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا یا اَبَابَکْرٍ مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِكَ اے ابوبکر گھر والوں کے لئے کیا باقی رکھا عرض کی اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ میں نے گھر

ف۱۵۳ سخت تر دشمن کے مقابلے میں اللہ و رسول تمہیں کفایت کریں گے۔

والوں کے لئے اللہ و رسول[۱۵۴] کو باقی رکھا ہے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے کہا میں ابوبکر سے کبھی سبقت نہ لے جاؤں گا اَلدَّارِمِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالشَّاشِیُّ وَابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ وَابْنُ شَاهِیْنَ فِی السُّنَّةِ وَالْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَكِ اَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی السُّنَنِ وَالضِّیَاءُ فِی الْمُخْتَارَةِ کُلُّهُمْ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ **حدیث ۱۲۱**: کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدنا و ابن سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں فرمایا اَحَبُّ اَهْلِیْ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللہُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْهِ مجھے اپنے گھر والوں میں سب سے پیارا وہ ہے جسے اللہ عزوجل[۱۵۵] نے نعمت دی اور میں نے نعمت دی۔ اَلتِّرْمِذِیُّ عَنْهُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ میں فرماتے ہیں لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ اِلَّا وَقَدْ اَنْعَمَ اللہُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمَ عَلَیْهِ رَسُوْلُهٗ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّ الْمُرَادَ الْمَنْصُوْصُ عَلَیْهِ فِی الْکِتَابِ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْ اَنْعَمَ اللہُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ وَهُوَ زَیْدٌ لَا خِلَافَ فِیْ ذَالِكَ لَا شَكَّ الخ یعنی صحابہ سب ایسے ہی تھے جنہیں اللہ نے نعمت بخشی اور اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے نعمت بخشی مگر یہاں مراد وہ ہے کہ جس کی تصریح قرآن عظیم میں ارشاد ہوئی ہے کہ جب فرماتا تھا تو اس سے جسے اللہ تعالیٰ نے نعمت دی اور اے نبی تو نے اُسے نعمت دی اور وہ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اس میں کسی کا خلاف نہ اصلاً شک اور آیت اگرچہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں اتری مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کا مصداق اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ٹھہرایا کہ پسر تابع پدر ہے اَفَادَهٗ فِی الْمِرْقَاةِ اقول نہ صرف

[۱۵۴] گھر والوں کے لئے اللہ و رسول کو باقی رکھا [۱۵۵] اللہ و رسول نے نعمت دی۔

صحابہ بلکہ تمام اہل اسلام اولین و آخرین سب ایسے ہی ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے نعمت دی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت دی پاک کر دینے سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہوگی جس کا ذکر آیات کریمہ میں سن چکے کہ یُزَکِّیْہِمْ یہ نبی انہیں پاک اور ستھرا کر دیتا ہے بلکہ لا واللہ تمام جہان میں کوئی شے ایسی نہیں جس پر اللہ کا احسان نہ ہو اللہ کے رسول کا احسان نہ ہو فرماتا ہے وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ط ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے جب وہ تمام عالم کے لئے رحمت ہیں تو قطعاً سارے جہان پر اُن کی نعمت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل کفر و اہل کفران اگر نہ مانیں تو کیا نقصان۔

؎ راست خواہی ہزار چشم چناں کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

حدیث ۱۲۲: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ عَلٰی عَمَلٍ فَرَزَقْنَاہُ رِزْقًا الحدیث جسے ہم نے کسی کام پر مقرر کیا پس ہم[۱۵۶] نے اُسے رزق دیا اَبُوْدَاؤُدَ الْحَاکِمُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پہلی حدیث میں حضور نے فرمایا تھا ہم نے غنی کر دیا احادیث عطیہ حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں تھا کہ فرمایا حسن کو مہابت ہم نے دی علم ہم نے دیا حسین کو شجاعت ہم نے دی کرم ہم نے دیا محبت کا مرتبہ رضا کا مقام ہم نے عطا کیا حدیث اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تھا اسے نعمت ہم نے بخشی۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے رزق ہم نے دیا صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک قدر جودک ونوالک وبارک وسلم **حدیث ۱۲۳:** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ اِلَیْکُمْ لَیْسَ بِوَھِنٍ وَّلَا کَسِلٍ لِیُحْیِیَ قُلُوْبًا غُلْفًا وَّیَفْتَحَ اَعْیُنًا عُمْیًا وَّیُسْمِعَ اٰذَانًا صُمًّا وَّیُقِیْمَ اَلْسِنَۃً عُوْجًا حَتّٰی یُقَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ بیشک تشریف لایا تمہارے پاس وہ رسول تمہاری طرف

[۱۵۶] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رزق دیا۔

بھیجا ہوا جو ضعف و کاہلی سے پاک ہے تا کہ وہ رسولؐ[ف۱۵۷] زندہ فرما دے غلاف چڑھے دل اور وہ رسولؐ[ف۱۵۸] کھول دے اندھی آنکھیں اور وہ رسولؐ[ف۱۵۹] شنوا کر دے بہرے کانوں کو اور وہ رسولؐ[ف۱۶۰] سیدھی کر دے ٹیڑھی زبانوں کو یہاں تک کہ لوگ کہہ دیں کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں الدَّارِمِیُّ فِیْ سُنَنِہٖ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

اقول صَحِیْحٌ اِذْ قَالَ اَخْبَرَنَا حَیْوَۃُ بْنُ شُرَیْحٍ ثِقَۃٌ شَیْخُ الْبُخَارِیِّ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیِّ بَلْ وَاَحْمَدَ وَابْنِ مَعِیْنٍ وَھُمَا مِنْ اَقْرَانِہٖ ثَنَا بَقِیَّۃُ بْنُ الْوَلِیْدِ ثِقَۃٌ مِنَ الْاَعْلَامِ مِنْ رِّجَالِ مُسْلِمٍ وَقَدْ زَالَ مَا یُخْشٰی مِنْ لَبْسِہٖ بِقَوْلِہٖ ثَنَا بُحَیْرُ بْنُ سَعْدٍ ثِقَۃٌ ثَبْتٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ثِقَۃٌ عَابِدٌ مِنْ رِّجَالِ السِّتَّۃِ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرِ بْنِ الْحَضْرَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ثِقَۃٌ جَلِیْلٌ مُخَضْرَمٌ مِنَ الثَّانِیَۃِ وَقَدْ رَوٰی بْنُ السَّکَنِ وَالْبَاوَرْدِیُّ وَابْنُ شَاھِیْنَ مُطَوَّلًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَدْرَکْتُ الْجَاھِلِیَّۃَ وَاَتَانَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْیَمَنِ فَاَسْلَمْنَا فَمُرْسَلُہٗ کَمَرَاسِیْلِ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَوْ فَوْقُ عَلٰی اَنَّ الْمُرْسَلَ حُجَّۃٌ عِنْدَنَا وَعِنْدَ الْجُمْھُوْرِ وَالْحَدِیْثُ مُسَلْسَلٌ بِالْحِمْصِیِّیْنَ حَیْوَۃُ اِلٰی جُبَیْرٍ کُلُّھُمْ اَھْلُ حِمْصٍ

حدیث ۱۲۴: کہ دو اونٹ مست ہو کر بگڑ گئے تھے کسی کو پاس نہ آنے دیتے مالکوں نے باغ میں بند کر دیئے تھے باغ اجاڑتے تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور شکایت آئی

ف۱۵۷ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غافل دل زندہ کر دیئے ف۱۵۸ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اندھی آنکھیں روشن فرما دیں ف۱۵۹ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہرے کان شنوا کر دیئے۔
ف۱۶۰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ٹیڑھی زبانیں سیدھی کر دیں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے دروازہ کھولنے کا حکم دیا مامور نے اندیشہ کیا مبادا حضور کو ایذا دیں فرمایا خوف نہ کر کھول دے کھول دیا ایک دروازے ہی کے پاس کھڑا تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑا حضور نے مہار ڈال کر حوالہ کیا دوسرا منتہائے باغ پر تھا جب وہاں تشریف لے گئے اُس نے بھی حضور کو دیکھتے ہی سجدہ کیا حضور نے اُسے بھی باندھ کر سپرد فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ حال دیکھ کر عرض کی یَا نَبِیَّ اللّٰہِ تَسْجُدُ لَکَ الْبَھَائِمُ فَمَا لِلّٰہِ عِنْدَ نَا بِکَ اَحْسَنُ مِنْ ھٰذَا اَجَرْتَنَا مِنَ الضَّلَالَۃِ وَاسْتَنْقَذْتَنَا مِنَ الْھَلَکَۃِ اَفَلَا تَاْذَنُ لَنَا بِالسُّجُوْدِ یا رسول اللہ چوپائے تک حضور کو سجدہ کرتے ہیں تو اللہ کے لئے حضور کے ذریعے سے ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ تو اس سے بہت بہتر ہے حضور نے ہمیں گمراہی[۱۶۱] سے پناہ دی حضور نے ہمیں ہلاکت سے نجات بخشی تو کیا حضور ہمیں اجازت نہیں دیتے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں اِبْنُ قَانِعٍ وَاَبُوْنُعَیْمٍ عَنْ غَیْلَانَ بْنِ سَلَمَۃَ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَلَہٗ طُرُقٌ وَقَدْ دَخَلَ بَعْضُھَا فِیْ بَعْضٍ وہابیہ کہ گمراہی پسند و ہلاکت دوست ہیں ان سخت ترین بلیات کو بلا کیوں سمجھیں گے کہ ان سے پناہ دینے نجات بخشنے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دافع البلا جانیں **حدیث ۱۲۵**: جب وفدِ ہوازن خدمتِ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اپنے اموال و اہل وعیال کہ مسلمان غنیمت میں لائے تھے حضور سے مانگے اور طالب احسان والا ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا صَلَّیْتُمُ الظُّھْرَ فَقُوْلُوْا اِنَّا نَسْتَعِیْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَوِالْمُسْلِمِیْنَ فِیْ نِسَآئِنَا وَاَبْنَائِنَا جب ظہر کی نماز پڑھ چکو تو کھڑے ہونا اور

---

[۱۶۱] نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گمراہی سے پناہ دی ہلاک سے نجات بخشی۔

یوں کہنا ہم رسول[۱۶۲] اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت کرتے ہیں مومنین پر اپنی عورتوں اور بچوں کے باب میں اَلنَّسَائِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حدیث فرماتی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنفسِ نفیس تعلیم فرمائی کہ ہم سے مدد چاہنا نماز کے بعد یوں کہنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت کرتے ہیں۔ وہابی صاحبو اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے معنے کیئے استعانت تو خدا ہی کے ساتھ خاص تھی یہ ارشاد کیسا ہے۔ کہ ہم سے استعانت کرنا اور زمان حیات[۱۶۳] دنیاوی اور اُس کے بعد کا تفرقہ وہابیہ کی جہالت ہی نہیں بلکہ سراسر ضلالت ہے قطع نظر اس بات سے کہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سب بحیات حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں جو بات خدا کے لئے خاص ہو چکی غیر خدا کے ساتھ شرک ٹھہر چکی اُس میں حیات وموت قرب وبعد ملکیت وبشریت خواہ کسی وجہ کا تفرقہ کیسا کیا بعد موت ہی شرکت خدا کی صلاحیت نہیں رہتی بحال حیات شریک ہو سکتے ہیں یہ جنون وہابیہ کو ہر جگہ جاگتا ہے جس نے انہیں حمایت توحید کے زعم میں الٹا مشرک بنا دیا ہے ایک بات کو جو کہیں گے شرک ہے پھر کبھی موت وحیات کا فرق کریں گے کبھی قرب وبعد کا کبھی کسی اور وجہ کا جس کا صاف حاصل یہ نکلے گا کہ یہ انوکھے موحد بعض قسم مخلوق خدا کا شریک جانتے ہیں جب تو وہ بات کہ غیر کے لئے اُس کا اثبات شرک تھا ان کے لئے ثابت مانتے ہیں۔ اب کھلا کہ ان کے امام نے تقویۃ الایمان میں ان وہابی ہی صاحبوں کی نسبت کہا تھا کہ "اکثر لوگ شرک میں گرفتار ہیں اور دعوی مسلمانی کا کئے جاتے ہیں سبحان اللہ یہ منہ اور یہ دعوی سچ فرمایا اللہ صاحب نے کہ نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر شرک کرتے ہیں" یہ نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ ان کی بہت فاحشہ جہالتوں کی پردہ دری کرتا ہے وباللہ التوفیق۔

ف ۱۶۲ حضور نے فرمایا ہم سے استعانت کرو۔
ف ۱۶۳ وہابیہ عین ادعائے توحید میں صریح شرک کرتے ہیں۔

حدیث ۱۲۶: طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الشَّمْسَ فَتَاَخَّرَتْ سَاعَۃً مِّنْ نَّہَارٍ ط سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آفتاب[۱۶۴] کو حکم دیا کہ کچھ دیر چلنے سے باز رہ فوراً ٹھہر گیا **اقول** اس حدیث حسن کا واقعہ اُس حدیث صحیح کے واقعۂ عظیمہ سے جدا ہے جس میں ڈوبا ہوا سورج حضور کے لئے پلٹا ہے یہاں تک کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز عصر کی خدمت گذاری محبوب باری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قضا ہوئی تھی ادا فرمائی امام اجل طحاوی وغیرہ اکابر نے اُس حدیث کی تصحیح کی الحمد للہ اسے خلافت رب العزۃ کہتے ہیں کہ ملکوت السمٰوات والارض میں اُن کا حکم جاری ہے تمام مخلوق الٰہی کو اُن کے لئے حکم اطاعت و فرمانبرداری ہے وہ خدا کے ہیں اور جو کچھ خدا کا ہے سب اُن کا ہے وہ محبوب اجل واکرم وخلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دودھ پیتے تھے گہوارہ میں چاند اُن کی غلامی بجالاتا جدھر اشارہ فرماتے اُسی طرف جھک جاتا حدیث میں ہے سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم مکرم سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور سے عرض کی مجھے اسلام پر باعث حضور کے ایک معجزے کا دیکھنا ہوا رَاَیْتُکَ فِی الْمَھْدِ تُنَاغِی الْقَمَرَ وَاِلَیْہِ بِاَصْبَعِکَ فَحَیْثُ اَشَرْتَ اِلَیْہِ مَالَ میں[ف۱۶۵] نے حضور کو دیکھا کہ حضور گہوارے میں چاند سے باتیں فرماتے جس طرف انگشت مبارک سے اشارہ کرتے چاند اُسی طرف جھک جاتا سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اِنِّیْ کُنْتُ اُحَدِّثُہٗ وَیُحَدِّثُنِیْ وَیُلْہِیْنِیْ عَنِ الْبُکَاءِ وَاَسْمَعُ وَجْبَتَہٗ حِیْنَ یَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ ہاں میں اُس سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتا اور مجھے رونے سے بہلاتا میں اُس کے گرنے کا دھماکہ سنتا تھا جب وہ زیر عرش سجدے میں گرتا البیہقی

ف۱۶۴ ملٰئکہ مدبرات الامر بھی حضور کے زیر حکم ہیں کہ حضور اُن کے لئے بھی رسول اللہ ہیں اور وہ حضور کے اُمتی۔

فِی الدَّلَائِلِ وَالْاِمَامُ شَیْخُ الْاِسْلَامِ اَبُوْعُثْمٰنَ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِیُّ فِی الْمِأَتَیْنِ وَالْخَطِیْبُ وَابْنُ عَسَاکِرٍ فِیْ تَارِیْخَیْ بَغْدَادَ وَدِمَشْقَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ امام شیخ الاسلام صابونی فرماتے ہیں فِی الْمُعْجِزَاتِ حَسَنٌ یہ حدیث معجزات میں حسن ہے۔جب دودھ پیتوں کی یہ حکومت قاہرہ ہے تو اب کہ خلافۃ الکبریٰ کا ظہور عین شباب پر ہے آفتاب کی کیا جان کہ اُن کے حکم سے سرتابی کرے آفتاب و ماہتاب درکنار واللہ العظیم ملٰئکہ مدبرات الامر[۱۶۶] کہ تمام نظم و نسق عالم جن کے ہاتھوں پر ہے محمد رسول اللہ خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائرۂ حکم سے باہر نہیں نکل سکتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّۃً میں تمام مخلوق الٰہی کی طرف رسول بھیجا گیا رَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قرآن فرماتا ہے تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۞ برکت والا ہے وہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندے پر کہ تمام اہل عالم کو ڈر سنانے والا ہو اہل عالم میں جمیع ملٰئکہ بھی داخل ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز عصر گھوڑوں کے ملاحظہ میں قضا ہوئی حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ یہاں تک کہ سورج پردے میں جا چھپا فرمایا رُدُّوْھَا عَلَیَّ پلٹا لاؤ میری طرف امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مروی کہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول میں ضمیر آفتاب کی طرف ہے اور خطاب اُن ملٰئکہ سے جو آفتاب پر متعین ہیں یعنی نبی اللہ[۱۶۷] سلیمان نے اُن فرشتوں کو حکم دیا کہ ڈوبے ہوئے آفتاب کو واپس لے آؤ وہ حسب الحکم واپس لائے یہاں تک کہ مغرب ہو کر پھر عصر کا وقت ہو گیا اور سیدنا سلیمان

---

[۱۶۶] ملٰئکہ مدبرات الامر بھی حضور کے زیر حکم ہیں کہ حضور اُن کے لئے بھی رسول اللہ ہیں اور وہ حضور کے اُمتی۔

[۱۶۷] سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملٰئکہ موکلین شمس کو حکم دیا کہ ڈوبا ہوا آفتاب واپس لاؤ واپس لے آئے۔

علیہ الصلاۃ والسلام نے نماز ادا فرمائی معالم التنزیل شریف میں ہے حُکِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ مَعْنٰی قَوْلِہٖ رُدُّوْھَا عَلَیَّ یَقُوْلُ سُلَیْمٰنُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بِاَمْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلٰئِکَۃِ الْمُوَکَّلِیْنَ بِالشَّمْسِ رُدُّوْھَا عَلَیَّ یَعْنِی الشَّمْسَ فَرَدُّوْھَا عَلَیْہِ حَتّٰی صَلَّی الْعَصْرَ فِیْ وَقْتِھَا سیدنا سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام تو ایان بارگاہِ رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیہ سے ایک جلیل القدر نائب ہیں پھر حضور کا حکم تو حضور کا حکم ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بیشمار رحمتیں امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی پر کہ مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں فرماتے ہیں ھُوَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِزَانَۃُ السِّرِّ وَمَوْضَعُ نُفُوْذِ الْاَمْرِ فَلَا یُنْفَذُ اَمْرٌ اِلَّا مِنْہُ وَلَا یُنْقَلُ خَیْرٌ اِلَّا عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؎

اَلَا بِاَبِیْ مَنْ کَانَ مَلِکًا وَسَیِّدًا وَاٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ وَاقِفٌ

اِذَا رَامَ اَمْرًا لَا یَکُوْنُ خِلَافُہٗ وَلَیْسَ لِذٰلِکَ الْاَمْرِ فِی الْکَوْنِ صَارِفٌ

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانۂ راز الٰہی و جائے نفاذ امر ہیں کوئی حکم نافذ نہیں[ف۱۶۸] ہوتا مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت[ف۱۶۹] کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خبردار ہو میرے باپ قربان اُن پر جو بادشاہ و سردار ہیں اُس وقت سے کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام ابھی آب و گل کے اندر ٹھہرے ہوئے تھے وہ جس بات[ف۱۷۰] کا ارادہ فرمائیں اُس کا خلاف نہیں ہوتا تمام جہان میں کوئی اُن کا حکم پھیرنے والا نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقول اور ہاں کیونکر کوئی اُن کا حکم پھیر سکے کہ حکم الٰہی کسی کے پھیرے نہیں پھرتا لَا رَادَّ لِقَضَائِہٖ وَلَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ یہ جو کچھ چاہتے

ف۱۶۸ کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے ف۱۶۹ کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے۔

ف۱۷۰ حضور جس بات کا ارادہ فرمائیں اُس کا خلاف نہیں ہوتا کوئی اُن کے حکم کا پھیرنے والا نہیں۔

ہیں خدا وہی چاہتا ہے کہ یہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے۔ صحیحین بخاری و مسلم و سنن نسائی وغیرہا میں حدیث صحیح جلیل ہے کہ ام المومنین صدیقہ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں مَا اَرٰی رَبَّکَ اِلَّا یُسَارِعُ فِیْ ھَوَاکَ یارسول اللہ میں حضور کے رب کو نہیں دیکھتی مگر حضور کی خواہش میں جلدی و شتابی کرتا ہوا مسلمانو ذرا دیکھنا کوئی وہابی ناپاک اِدھر اُدھر ہو تو اُسے باہر کر دو اور کوئی جھوٹا متصوف نصاریٰ کی طرح غلو و افراط والا دبا چھپا ہو تو اُسے بھی دُور کرو اور تم عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کی سچی معیار پر کانٹے کی تول مستقیم ہو کر یہ حدیث[۱۷۱] سنو کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مَرِضَ اَبُوْ طَالِبٍ فَعَادَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اُدْعُ رَبَّکَ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ یُعَافِیْنِیْ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَمِّیْ فَقَامَ کَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اِنَّ رَبَّکَ لَیُطِیْعُکَ فَقَالَ وَاَنْتَ یَا عَمَّاہُ لَوْ اَطَعْتَہٗ لَیُطِیْعَنَّکَ یعنی ابوطالب بیمار پڑے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیادت کو تشریف لے گئے ابوطالب نے عرض کی اے بھتیجے میرے اپنے رب سے جس نے حضور کو بھیجا ہے میری تندرستی کی دُعا کیجئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی الٰہی میرے چچا کو شفا دے یہ دُعا فرماتے ہی ابوطالب اُٹھ کھڑے ہوئے جیسے کسی نے بندش کھول دی حضور سے عرض کی اے میرے بھتیجے بیشک حضور کا رب حضور کی اطاعت[۱] کرتا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (اس کلمہ پر انکار نہ فرمایا بلکہ اور تاکیداً فرمائیدم) ارشاد کیا کہ اے چچا اگر تو اُس کی اطاعت کرے تو وہ تیرے ساتھ بھی یونہی معاملہ فرمائے گا۔ اِبْنُ عَدِیٍّ مِنْ طَرِیْقِ

---

۱۷۱ حدیث دیکھو کہ حضور کا رب حضور کی اطاعت کرتا ہے۔

۱ یہاں اطاعت کے معنے ہیں ہر مراد محبوب حسب مراد محبوب فوراً موجود فرما دے ۔ ۱۲ منہ

الْهَيْثَمِ الْبَكَّاءِ عَنْ ثَابِتٍ بِالْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مٰلِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
اور حدیث سُنئے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک یا لیقین میں روز
قیامت میں تمام جہان کا سید ہوں میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا کوئی شخص ایسا نہ ہوگا
جو میرے نشان کے نیچے نہ ہو کشائش کا انتظار کرتا ہوا۔ میں چلوں گا اور لوگ میرے
ساتھ ہوں گے یہاں تک کہ دروازۂ جنت پر تشریف فرما ہو کر دروازہ کھلواؤں گا
سوال ہوگا کون ہیں میں فرماؤں گا مُحَمَّدٌ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہا جائے گا مرحبا
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پھر جب میں اپنے رب عزوجل کو دیکھوں گا اس کے لئے
سجدۂ شکر میں کروں گا اس پر کہا جائے گا اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُطَاعُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ
اپنا سر اٹھاؤ اور جو کہنا ہو کہو کہ تمہاری اطاعت کی جائے گی اور شفاعت کرو کہ تمہاری
شفاعت قبول ہوگی پس جو لوگ جل چکے تھے وہ اللہ کی رحمت اور میری شفاعت
سے دوزخ سے نکال لئے جائیں گے اَلْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَابْنُ عَسَاكِرٍ
عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اسی باب سے ہے حدیث
کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ رَبِّي اسْتَشَارَنِي فِي اُمَّتِي مَاذَا اَفْعَلُ بِهِمْ
بیشک میرے رب نے میری امت کے باب میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان
کے ساتھ کیا کروں فَقُلْتُ مَاشِئْتَ يَارَبِّ هُمْ خَلْقُكَ وَعِبَادُكَ میں نے عرض
کی کہ اے رب میرے جو تو چاہے کہ وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں فَاسْتَشَارَنِي
الثَّانِيَةَ اس نے دوبارہ مجھ سے مشورہ پوچھا فَقُلْتُ لَهُ كَذَالِكَ میں نے
اب بھی وہی عرض کی فَاسْتَشَارَنِي الثَّالِثَةَ اس نے سہ بارہ مجھ سے مشورہ لیا
فَقُلْتُ لَهُ كَذَالِكَ میں نے پھر بھی وہی عرض کی فَقَالَ تَعَالٰی اِنِّي لَنْ اُخْزِيَكَ فِي
اُمَّتِكَ يَا اَحْمَدُ اس رب عزوجل نے فرمایا اے احمد بیشک میں ہرگز تجھے تیری
امت کے معاملہ میں رسوا نہ کروں گا وَبَشَّرَنِي اَنَّ اَوَّلَ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مَعِي

مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا لَیْسَ عَلَیْهِمْ حِسَابٌ
اور مجھے بشارت دی کہ میرے ستّر ہزار اُمتی سب سے پہلے میرے ساتھ داخلِ بہشت
ہوں گے ان میں ہر ہزار کے ساتھ ستّر ہزار ہوں گے جن سے حساب تک نہ لیا
جائے گا آگے حدیث اور طویل وجلیل ہے جس میں اپنے اور اپنی امت مرحومہ کے
فضائل جلیل ارشاد ہوئے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم آمین اَلْاِمَامُ اَحْمَدُ
وَابْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْهُ بحمد اللہ یہی معنی ہیں اس حدیث
کے کہ رب العزۃ روز قیامت حضرت رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ سے مجمع
اولین و آخرین میں فرمائے گا كُلُّهُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ
یَا مُحَمَّدُ یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا ہوں اے محمد میں
نے اپنا ملک عرش سے فرش تک تجھ پر قربان کر دیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک
وبارک وسلم۔ اے مسلمان اے سُنّی بھائی اُس مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ارفع کے
فدائی آفتاب و ماہتاب پر اُن کا حکم جاری ہونا کیا بات ہے آفتاب[۱۷۳] طلوع نہیں کرتا
جب تک اُن کے نائب اُن کے وارث اُن کے فرزند اُن کے دلبند غوث الثقلین
غیث الکونین حضور پر نور سیدنا ومولانا امام ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ پر سلام عرض نہ کرلے۔ امام اجل سیدی نور الدین ابو الحسن علی سطنوفی قدس سرہ
الرؤفی (جنہیں امام جلیل عارف باللہ سیدی عبد اللہ بن اسعد مکی یافعی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ
مرآۃ الجنان میں الشَّیْخُ الْاِمَامُ الْفَقِیْهُ الْمُقْرِئُ سے وصف کیا) کتاب مستطاب
بہجۃ الاسرار شریف میں بسند خود روایت فرماتے ہیں اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ
السَّلَامِ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللہِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ

ف۱۷۳ آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک حضور سیدنا غوث اعظم پر سلام نہ کرے۔

الْبَصْرِیُّ الْاَصْلِ الْبَغْدَادِیُّ الْمَوْلِدِ وَالدَّارِ بِالْقَاھِرَۃِ سَنَۃَ اِحْدٰی وَ سَبْعِیْنَ وَسِتِّمِائَۃٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الشَّیْخُ اَبُوالْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ سُلَیْمَانَ الْبَغْدَادِیُّ الْخَبَّازُ بِبَغْدَادَ سَنَۃَ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِیْنَ وَسِتِّمِائَۃٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الشَّیْخَانِ الشَّیْخُ اَبُوالْقَاسِمِ عُمَرُ بْنُ مَسْعُوْدِنِ الْبَزَّارُ وَالشَّیْخُ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ الْکِیْمَانِیُّ بِبَغْدَادَ سَنَۃَ اِحْدٰی وَتِسْعِیْنَ وَخَمْسِمِائَۃٍ قَالَا کَانَ شَیْخُنَا الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَمْشِیْ فِی الْھَوَاءِ عَلٰی رُؤُوْسِ الْاَشْھَادِ فِیْ مَجْلِسِہٖ وَیَقُوْلُ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰی تُسَلِّمَ عَلَیَّ وَ تَجِیْءُ السَّنَۃُ اِلَیَّ وَتُسَلِّمُ عَلَیَّ وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَجْرِیْ فِیْھَا وَیَجِیْءُ الشَّھْرُ وَیُسَلِّمُ عَلَیَّ وَیُخْبِرُنِیْ بِمَا یَجْرِیْ فِیْہِ وَیَجِیْءُ الْاُسْبُوْعُ وَیُسَلِّمُ عَلَیَّ وَیُخْبِرُنِیْ بِمَا یَجْرِیْ فِیْہِ وَیَجِیْءُ الْیَوْمُ وَیُسَلِّمُ عَلَیَّ وَیُخْبِرُنِیْ بِمَا یَجْرِیْ فِیْہِ وَعِزَّۃِ رَبِّیْ اِنَّ السُّعَدَاءَ وَالْاَشْقِیَاءَ لَیُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ عَیْنِیْ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اَنَا غَائِصٌ فِیْ بِحَارِ عِلْمِ اللّٰہِ وَمُشَاھَدَتِہٖ اَنَا حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ جَمِیْعِکُمْ اَنَا نَائِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوَارِثُہٗ فِی الْاَرْضِ

یعنی امام اجل حضرت ابوالقاسم عمر بن مسعود برادر حضرت ابوحفص عمر کیمانی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارے شیخ حضور سیدنا عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مجلس میں برملا زمین سے بلند ہوا پر مشی فرماتے اور ارشاد کرتے آفتاب طلوع نہیں کرتا یہاں تک کہ مجھ پر سلام کرلے نیا سال[۱۶۲] جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے نیا ہفتہ جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر

---

[۱۶۲] ایک ایک گھڑی کے حال کی حضور غوث اعظم کو خبر ہونا ہر شقی وسعید کا ان پر پیش کیا جانا لوح محفوظ کا ان کے پیش نظر ہونا۔

دیتا ہے جو کچھ اُس میں ہونے والا ہے نیا دن جو آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اُس میں ہونے والا ہے مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم کہ تمام سعید و شقی مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں میری آنکھ لوح محفوظ پر لگی ہے یعنی لوح محفوظ میرے پیش نظر ہے میں اللہ عزوجل کے علم و مشاہدہ کے دریاؤں میں غوطہ زن ہوں میں تو سب پر حجت الٰہی ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب اور زمین میں حضور کا وارث ہوں صَدَقْتَ یَا سَیِّدِیْ وَاللّٰہِ فَاِنَّمَا اَنْتَ کَلَّمَ عَنْ یَقِیْنٍ لَاشَکَّ فِیْہِ وَلَا وَھْمَ یَعْتَرِیْہِ اِنَّمَا تَنْطِقُ فَتَنْطِقُ وَتُعْطٰی فَتُفَرِّقُ وَتُؤْمَرُ فَتَفْعَلُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اس حدیث کے متعلق کلام نے قدرے طول پایا مگر الحمد للہ کہ مقصود رسالہ سے باہر نہ آیا و باللہ التوفیق **حدیث ۱۲۷**: صحیح مسلم شریف و سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ و معجم کبیر طبرانی میں سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قَالَ کُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُہٗ بِوَضُوْئِہٖ وَحَاجَتِہٖ فَقَالَ لِیْ سَلْ (ولفظ الطبرانی فقال یومًا یا رَبِیْعَۃُ سَلْنِیْ فَاُعْطِیَکَ رَجَعْنَا اِلٰی لفظ مُسْلِمٍ) قال فقلت اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ اَوْغَیْرَ ذٰلِکَ قُلْتُ ھُوَ ذَاکَ قَالَ فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ میں حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رات کو حاضر رہتا ایک شب حضور کے لئے آب وضو وغیرہ ضروریات لایا (رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بحر رحمت جوش میں آیا) ارشاد فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں میں نے عرض کی وف۱۷۵ میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں فرمایا کچھ اور میں نے عرض کی میری مراد تو صرف یہی ہے۔

وف۱۷۵ یا رسول اللہ حضور جنت میں مجھے اپنی رفاقت عطا فرمائیں۔

ع کہ جیبِ باشد از وغیرِ او تمنائے

۵ سائل ہوں ترا مانگتا ہوں تجھ سے تجھی کو   معلوم ہے اقرار کی عادت تری مجھ کو

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجود [۱۷۶]
سے۔ الحمد للہ یہ جلیل و نفیس حدیث صحیح اپنے ہر ہر جملے سے وہابیت کش ہے حضور
اقدس خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مطلقاً بلا قید و بلا تخصیص ارشاد فرمانا سَلْ
مانگ کیا مانگتا ہے جانِ وہابیت پر کیسا پہاڑ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور
ہر قسم کی حاجت روا فرما سکتے ہیں دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں
جب تو بلا تقیید ارشاد ہوا مانگ کیا مانگتا ہے یعنی جو جی میں آئے مانگو کہ ہماری سرکار
میں سب کچھ ہے۔

۵ اگر خیریت دنیا و عقبیٰ آرزو داری   بدرگاہش بیا و ہر چہ میخواہی تمنا کن

شیخ شیوخ علماء الہند عارف باللہ عاشق رسول اللہ برکۃ المصطفیٰ فی ہذہ الدیار
سیدی شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی شرح مشکوٰۃ شریف میں
اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں " از اطلاق سوال کہ فرمودش بخواہ تخصیص نکرد بمطلوبے
خاص معلوم میشود کہ کار ہمہ بدست ہمت و کرامت اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر چہ خواہد
وکرا خواہد باذن پروردگار خود دہد " ۵

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا   وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یہ شعر بردہ شریف کا ہے جس میں سیدی امام اجل محمد بوصیری قدس سرہ حضور
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ دنیا و آخرت
دونوں حضور کے خوان جود و کرم سے ایک حصہ ہیں اور لوح و قلم کے تمام علوم جن میں

---

[۱۷۶] دنیا و آخرت کی تمام نعمتیں حضور کے اختیار میں ہیں جسے جو چاہیں عطا فرمائیں۔

ماکان[۱۱۱] ومایکون جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیامِ قیامت تک ہونے والا ہے ذرہ ذرہ بالتفصیل مندرج ہے حضور کے علوم سے ایک پارہ ہیں اور پہلا شعر کہ اگر خیریت دنیا وعقبیٰ الخ حضرت شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے کہ قصیدۂ نعتیہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا ہے الحمد للہ یہ عقیدے ہیں ائمۂ دین کے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب عالم تاب میں۔ برخلاف اُس سرکش طاغی شیطان لعین کے بندۂ داغی جو کہ ایمان کی آنکھ پر کفران کی ٹھیکری رکھ کر کہتا ہے "جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"۔ اَلَا صَلّٰی رَبُّ مُحَمَّدٍ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاُخْرٰی مُنْتَقِضِیْہِ وَاَعَادَنَا مِنْ حَالِہِمْ وَشَرِّہِمْ وَسَلَّمَ اٰمِیْن علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں یُؤْخَذُ مِنْ اِطْلَاقِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَمْرُ بِالسُّؤَالِ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی مَکَّنَہٗ مِنْ اِعْطَاءِ کُلِّ مَا اَرَادَ مِنْ خَزَائِنِ الْحَقِّ یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو عام قدرت بخشی ہے کہ خدا کے خزانوں سے جو چاہیں عطا فرما دیں۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔ ؎

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں   دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں

پھر اس حدیث جلیل میں سب سے بڑھ کر جانِ وہابیت پر یہ کیسی آفت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود حضور سے جنت مانگتے ہیں کہ اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ یا رسول اللہ میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں رفاقت والا عطا ہو۔ **وھابی** صاحبو یہ کیسا کھلا شرکِ وہابیت ہے جسے حضور مالکِ جنت علیہ افضل الصلاۃ والتحیہ قبول فرما رہے ہیں وَلِلّٰہِ الْحُجَّۃُ

---

[۱۱۱] ماکان ومایکون کا علم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک ٹکڑا ہے۔

السَّامِيَۃ حدیث ۱۲۸ : حدیث صحیح وجلیل وعظیم سخت وہابیت کُش جسے نسائی وترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ وطبرانی وحاکم وبیہقی نے سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور امام ترمذی نے حسن غریب صحیح اور طبرانی وبیہقی نے صحیح اور حاکم نے برشرط بخاری ومسلم صحیح کہا اور امام حافظ الحدیث زکی الدین عبد العظیم منذری وغیرہ ائمہ نقد وتنقیح نے اُس کی تصحیح کو مسلم وبرقرار رکھا جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِیُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ (الٰہی میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے جو مہربانی کے نبی ہیں یارسول اللہ میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں تاکہ میری حاجت روائی ہو الٰہی انہیں میرا شفیع کر اُن کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما) یہ حدیث خود ہی [ف۱۶۸] بیمار دلوں پر زخم کاری تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت کے وقت ندا بھی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت والتجا بھی مگر حصن حصین شریف کی بعض روایات نے سر سے پانی تیر کر دیا۔ اُس میں [ف۱۶۹] لِتَقْضِیَ لِیْ بصیغۂ معروف ہے یعنی یارسول اللہ حضور میری حاجت روا فرمادیں مولانا فاضل علی قاری علیہ رحمۃ الباری حرز ثمین شرح حصن حصین میں فرماتے ہیں وَفِیْ نُسْخَۃٍ بِصِیْغَۃِ الْفَاعِلِ اَیْ لِتَقْضِیَ الْحَاجَۃَ لِیْ وَالْمَعْنٰی لِتَکُوْنَ سَبَبًا لِحُصُوْلِ

ف۱۶۸ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تعلیم فرمانا کہ حاجت کے وقت ہمیں ندا کرو ہم سے استعانت والتجا کرو۔ ف۱۶۹ یارسول اللہ حضور میری حاجت روا فرمادیں۔

حَاجَتِیْ وَوُصُوْلِ مُرَادِیْ فَاَرْشَادُ مُجَازِیْ اب دافع البلا کو شرک ماننے کا مول تول کیجئے ثُمَّ اَقُوْلُ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے زمانۂ اقدس میں نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز یوں عرض کرو ہمارا نام پاک لے کر ندا کرو ہم سے استمداد و التجا کرو شرک وہابیت کو قعرِ جہنم میں پہنچانے کو یہی بس تھا کہ اولاً جو شرک ہے اُس میں تفرقۂ زمانۂ حیات و بعد وفات یا تفرقۂ قرب و بعد یا غیبت و حضور سب مردود و مقہور جس کا بیان اوپر مذکور۔ ثانیاً حاصل تعلیم یہ نہ تھا کہ دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کا بالائی ٹکڑا تو اللہ عزوجل سے عرض کرنا پھر ہمارے پاس حاضر ہو کر یا مُحَمَّدُ سے اخیر تک عرض کرنا اور دُعا میں سنت اخفا ہے اور آہستہ کہنے میں وہابیت کی عقل ناقص پر غیبت و حضور یکساں ہے عادی طور پر دونوں ندا بالغیب ہونگی مگر قیامت[ف۱۸۰] تو سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری کر دی کہ زمانۂ خلافت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہی دعا ایک صاحب حاجتمند کو تعلیم فرمائی اور ندا بعد الوصال سے جان وہابیت پر آفت عظمیٰ ڈھائی معجم کبیر امام طبرانی میں یہ حدیث یوں ہے کہ ایک شخص امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں اپنی کسی حاجت کے لئے حاضر ہوا کرتے امیر المومنین اُن کی طرف التفات نہ فرماتے نہ ان کی حاجت پر غور کرتے ایک دن عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اُن سے شکایت کی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اِئْتِ الْمِیْضَاۃَ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ اءْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فَیَقْضِیْ حَاجَتِیْ وَتَذْکُرُ حَاجَتَکَ وَرُحْ اِلَیَّ حَتّٰی اَرُوْحَ مَعَکَ

ف۱۸۰ وہابیہ کے نزدیک ندا و استعانت میں صحابہ کرام پر صریح شرک کا الزام۔

وضو کی جگہ جا کر وضو کرو پھر مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو پھر یوں دُعا کرو کہ الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا اور تیری طرف ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی رحمت کے ذریعے سے متوجہ ہوتا ہوں یا رسول اللہ میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائیے اور اپنی حاجت کا ذکر شام کو پھر میرے پاس آنا کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں۔ صاحب حاجت نے جا کر ایسا ہی کیا پھر امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر حاضر ہوئے دربان آیا ہاتھ پکڑ کر امیر المومنین کے حضور لے گیا امیر المومنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھا لیا اور فرمایا کیسے آئے انہوں نے اپنی حاجت عرض کی امیر المومنین نے فوراً روا فرمائی پھر ارشاد کیا اتنے دنوں میں تم نے اس وقت ہم سے اپنی حاجت کہی اور فرمایا جب کبھی تمہیں کوئی حاجت پیش آئے ہمارے پاس آنا۔ اب یہ صاحب امیر المومنین کے پاس سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اُن سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے امیر المومنین نہ میری حاجت میں غور فرماتے تھے نہ میری طرف التفات لاتے یہاں تک کہ آپ نے میری سفارش اُن سے کی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وَاللّٰہِ مَا کَلَّمْتُہٗ وَلٰکِنْ شَہِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَتَاہُ رَجُلٌ ضَرِیْرٌ تَشَکّٰی اِلَیْہِ ذَھَابَ بَصَرِہٖ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیْتِ الْمِیْضَاۃَ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ ادْعُ بِھٰذِہِ الدَّعَوَاتِ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَیْفٍ فَوَاللّٰہِ مَا تَفَرَّقْنَا وَطَالَ بِنَا الْحَدِیْثُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْنَا الرَّجُلُ کَاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ بِہٖ ضُرٌّ قَطُّ خدا کی قسم میں نے تو تمہارے بارے میں امیر المومنین سے کچھ بھی نہ کہا مگر ہے یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور اپنی نابینائی کی شکایت حضور سے عرض کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا موضع وضو پر

جا کر وضو کر کے دو رکعت نماز پھر یہ دعا پڑھ۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ نابینا ہمارے پاس انکھیارے ہو کر آئے گویا کبھی اُن کی آنکھوں میں کچھ نقصان نہ تھا۔ امام طبرانی اس حدیث کی متعدد اسنادیں ذکر کر کے فرماتے ہیں وَالْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ یہ حدیث صحیح ہے۔ والحمد للہ رب العالمین **حدیث ۱۲۹:** کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ طیبہ سے ارشاد فرمایا اِصْبِرُوْا وَاَبْشِرُوْا فَاِنِّیْ قَدْ بَارَکْتُ عَلٰی صَاعِکُمْ وَمُدِّکُمْ صبر[۱۸۱] کرو ارشاد ہوا کہ بیشک میں نے تمہارے رزق کے پیمانوں میں برکت کر دی ہے فِیْ مُسْنَدِہٖ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس حدیث نے بتایا کہ اہل مدینہ کے رزق میں برکت رکھنے کو حضور نے اپنی طرف نسبت فرمایا۔

احادیث تحریم حرم مدینہ طیبہ بحکم احکم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث ۱۳۰: صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم[۱۸۲] نے عرض کی اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا الٰہی بیشک ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا اور میں دونوں سنگستان مدینہ طیبہ کے درمیان جو کچھ ہے اُسے حرم بناتا ہوں ھُمَا وَاَحْمَدُ وَالطَّحَاوِیُّ فِیْ شَرْحِ مَعَانِی الْاٰثَارِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۱۳۱:** نیز صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَدَعَا لِاَھْلِھَا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاھِیْمُ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ دَعَوْتُ فِیْ صَاعِھَا وَمُدِّھَا بِمِثْلَیْ مَا دَعَا اِبْرَاھِیْمُ

ف ۱۸۱ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ تمہارے رزق کے پیمانوں میں نے برکت رکھدی ہے۔

ف ۱۸۲ سولہ حدیثیں کہ مدینہ طیبہ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کر دیا۔ ف ۱۸۳ پانچ حدیثیں کہ مکہ معظمہ کو ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے حرم کر دیا۔

لِاَھْلِ مَکَّۃَ بے شک ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے مکہ معظمہ کو حرم بنا دیا اور اُس کے ساکنوں کے لئے دعا فرمائی اور بیشک میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کر دیا جس طرح انہوں نے مکّے کو حرم کیا اور میں نے اُس کے پیمانوں میں اُس سے دونی برکت کی دُعا کی جو دعا انہوں نے اہل مکہ کے لئے کی تھی ھُمْ جَمِیْعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۱۳۲: نیز صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی الٰہی بیشک ابراہیم تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور تو نے اُن کی زبان پر مکہ معظمہ کو حرم کیا اَللّٰھُمَّ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ نَبِیُّکَ وَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَابَیْنَ لَابَتَیْھَا الٰہی اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہُوں میں مدینہ طیبہ کی دونوں حدوں کے اندر ساری زمین کو حرم بناتا ہُوں امام طحاوی نے اس کے قریب روایت کی اور یہ زائد کیا وَنَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعْضَدَ شَجَرُھَا اَوْ یُخْبَطَ اَوْ یُؤْخَذَ طَیْرُھَا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ اُس کا پیڑ کاٹیں یا پتّے جھاڑیں یا اُس کے پرندوں کو پکڑیں حدیث ۱۳۳: صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَابَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاھُھَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُھَا بیشک میں حرم بناتا ہُوں دو سنگلاخ مدینہ کے درمیان کو کہ اُس کی ببولیں نہ کاٹی جائیں اور اُس کا شکار نہ مارا جائے ھُوَ وَ اَحْمَدُ وَالطَّحَاوِیُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۱۳۴: نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَابَیْنَ لَابَتَیْھَا بیشک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا اور میں مدینہ کے دونوں سنگلاخ کے درمیان کو حرم کرتا ہُوں۔ ھُوَ الطَّحَاوِیُّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۱۳۵: نیز صحیح مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ فَجَعَلَھَا حَرَمًا وَ اِنِّیْ حَرَّمْتُ

الْمَدِیْنَۃَ حَرَامًا مَّا بَیْنَ مَا زَمَیْھَا اَنْ لَّا یُھْرَاقَ فِیْھَا دَمٌ وَّلَا یُحْمَلُ سَلَاحٌ لِّقِتَالٍ وَّلَا یُخْبَطُ فِیْھَا شَجَرَۃٌ اِلَّا بِعَلَفٍ الٰہی بیشک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرام کرکے حرم بنادیا اور بیشک میں نے مدینہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے اُسے حرم بنا کر حرام کردیا کہ اس میں کوئی خون نہ گرایا جائے نہ لڑائی کے لئے ہاتھ باندھیں نہ کسی پیڑ کے پتے جھاڑیں مگر جانور کو چارہ دینے کے لئے **حدیث ۱۳۶**: نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا کَمَا حَرَّمْتَ عَلٰی لِسَانِ اِبْرَاھِیْمَ اَلْحَرَمَ الٰہی بیشک میں نے تمام مدینہ کو حرم کردیا جس طرح تو نے زبان ابراہیم پر حرم محترم کو حرم بنایا ھُوَ[1] وَاَحْمَدُ وَالرُّوْیَانِیْ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۱۳۷**: نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ بَیْتَ اللّٰہِ وَاٰمَنَہٗ وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا لَا یُقْطَعُ عِضَاھُھَا وَلَا یُصَادُ صَیْدُھَا بیشک ابراہیم نے بیت اللہ[۱۸۴] کو حرم بنادیا اور امن والا کردیا اور میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کیا کہ اس کے خاردار درخت بھی نہ کاٹے جائیں اور اُس کے جنگلی جانور شکار نہ کئے جائیں ھُوَ[2] وَالطَّحَاوِیُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا **حدیث ۱۳۸**: صحیحین میں ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ وَجَعَلَ اِثْنَا عَشَرَ مِیْلًا حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ حِمًی تمام مدینہ طیبہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کردیا اور اس کے آس پاس بارہ

---

۱۸۴ مکہ معظمہ کو ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے امن والا کردیا۔

[1] کذا فی منتخب کنز العمال ۱۲ منہ [2] باللفظ المسبوق عزاہ المسلم فاتم الحفاظ فی الجامع والذی رأیت بلفظ ان ابراہیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ الحدیث مثلہ نعم اللفظ المذکور لام ابی جعفر ۱۲ منہ

بارہ میل تک سبزہ و درخت کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا ھما واخرجہ وعبدالرزاق فی مصنفہ ابن جریر کی روایت یوں ہے فرمایا حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شجرھا ان یعضد او یخبط رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے پیڑ کاٹنا یا اُن کے پتے جھاڑنا حرام فرمایا رواہ عن خبیب بن الھذلی عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **حدیث ۱۳۹:** صحیح مسلم شریف میں ہے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم ما بین لابتی المدینۃ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینہ طیبہ کو حرم بنا دیا ھو والطحاوی فی معانی الاثار **حدیث ۱۴۰:** نیز صحیح مسلم و معانی الآثار میں عاصم احوال سے ہے قلت لانس بن ملک احرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدینۃ قال نعم الحدیث زاد ابوجعفر فی روایۃ لا یعضد شجرھا ولمسلم فی اخری نعم ھی حرام لا یختلی خلاھا فمن فعل ذالک فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین یعنی میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا مدینہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم بنا دیا فرمایا ہاں۔ اُس کا پیڑ نہ کاٹا جائے اُس کی گھاس نہ چھیلی جائے جو ایسا کرے اُس پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ **حدیث ۱۴۱:** سنن ابی داؤد میں ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم ھذا الحرم بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حرم محترم کو حرم بنا دیا **حدیث ۱۴۲:** شرحبیل کہتے ہیں ہم مدینہ طیبہ میں کچھ جال لگا رہے تھے زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے جال پھینک دئے اور فرمایا الم تعلموا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم صیدھا تمہیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کا شکار حرام قرار دیا ہے الامام

لہ الثالثۃ فی المنتقی والرابع فی المنتخب ۱۲ منہ

اَبُوْجَعْفَرَ ابوبکر بن ابی شیبہ نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْہَا بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینے کے دونوں سنگلاخ کے مابین کو حرم کر دیا حدیث ۱۴۳: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّعْضَدَ شَجَرُہَا اَوْ یُخْبَطُ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینے کو حرم بنا دیا ہے کہ اس کے پیڑ نہ کاٹے جائیں نہ پتے جھاڑیں حدیث ۱۴۴: ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں میں نے ایک چڑیا پکڑی تھی اُسے لئے ہوئے باہر گیا میرے والد ماجد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے شدت سے میرا کان مل کر چڑیا کو چھوڑ دیا اور فرمایا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَیْدَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْہَا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینے کا شکار حرام فرما دیا ہے حدیث ۱۴۵: مصعب بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْبَقِیْعَ وَقَالَ لَاحِمٰی اِلَّا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بقیع کو حرم بنا دیا اور فرمایا چراگاہ کو کوئی اپنی حمایت میں نہیں لے سکتا سوا اللہ و رسول کے جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رَوَی الثَّلٰثَۃَ الْاِمَامُ الطَّحَاوِیُّ یہ سولہ[16] حدیثیں ہیں پہلی آٹھ میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے مدینہ طیبہ کو حرم کر دیا وہ پچھلی آٹھ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ حضور کے حرم کر دینے سے مدینہ طیبہ حرم ہو گیا حالانکہ یہ صفت خاص اللہ عزوجل کی ہے پہلی آٹھ سے پانچ میں اپنے پدر کریم سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی طرف بھی یہی نسبت ارشاد ہوئی کہ مکہ معظمہ کی حرم محترم انہوں نے حرم کر دی انہوں نے امن والی بنا دی حالانکہ خود ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ مَکَّۃَ حَرَّمَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَمْ یُحَرِّمْہَا

اَلنَّاسُ بیشک مکہ معظمہ کو اللہ تعالٰی نے حرم کیا ہے کسی آدمی نے نہیں کیا اَلْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ نِ الْعَدَوِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ اسنادیں خاص ہمارے رسالے کی مقصود ہیں مگر یہاں جانِ وہابیت پر ایک آفت اور سخت وشدید تر ہے مدینہ طیبہ کے جنگل کا حرم ہونا نہ فقط انہیں سولہ بلکہ ان کے سوا اور بہت احادیث کثیرہ میں وارد ہے حدیث صحیحین انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ مِنْ کَذَا اِلٰی کَذَا لَا یُقْطَعُ شَجَرُھَا مدینہ یہاں سے یہاں تک حرم ہے اس کا پیڑ نہ کاٹا جائے ھُمَا وَاَحْمَدُ وَالطَّحَاوِیُّ وَاللَّفْظُ لِلْجَامِعِ الصَّحِیْحِ حدیث[۱۸] صحیحین ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ الحدیث مدینہ حرم ہے ھُمَا وَالطَّحَاوِیُّ وَابْنُ جَرِیْرٍ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ حدیث[۱۹] صحیحین مولا علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ مَا بَیْنَ عَائِرٍ اِلٰی کَذَا وَلِمُسْلِمٍ وَالطَّحَاوِیِّ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ الْحَدِیْثَ زَادَ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ فِیْ رِوَایَۃٍ لَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُھَا مدینہ کوہ عیر سے جبل ثور تک حرم ہے اُس کی گھاس نہ کاٹی جائے اور اُس کا شکار نہ بھڑکایا جائے حدیث[۲۰] صحیح مسلم سہل بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دست مبارک سے مدینہ طیبہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اِنَّھَا حَرَمٌ اٰمِنٌ بے شک یہ امن والی حرم ہے ھُوَ وَاَحْمَدُ وَالطَّحَاوِیُّ وَاَبُوْ عَوَانَۃَ حدیث[۲۱] امام احمد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لِکُلِّ نَبِیٍّ حَرَمٌ وَحَرَمِیَ الْمَدِیْنَۃُ ہر نبی کے لئے ایک حرم ہوتی ہے اور میری حرم مدینہ ہے حدیث[۲۲] عبد الرزاق حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ کُلَّ دَافِقٍ

اَقْبَلَتْ عَلَى الْمَدِیْنَۃِ مِنَ الْعِضَۃِ الحدیث بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر گروہ مردم کو کہ حاضر مدینہ ہو اُس کے خار دار درختوں سے ممنوع فرما دیا حدیث[۲۳] امام طحاوی بطریق مَالِكٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ یُوْسُفَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ کہ لڑکوں نے ایک روباہ کو گھیر کر ایک گوشے میں کر دیا تھا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لڑکوں کو دور کر دیا امام مالک فرماتے ہیں اور مجھے اپنے یقین سے یہی یاد ہے کہ فرمایا اَفِی حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصْنَعُ ھٰذَا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حرم میں ایسا کیا جاتا ہے حدیث[۲۴] مسند الفردوس میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یَبْعَثُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ھٰذِہِ الْبُقَیْعَۃِ وَمِنْ ھٰذَا الْحَرَمِ سَبْعِیْنَ اَلْفًا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ یَشْفَعُ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمْ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا وُجُوْھُھُمْ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ اللہ تعالیٰ روز قیامت اس بقیع اور اس حرم سے ستر ہزار شخص ایسے اُٹھائے گا کہ بے حساب جنت میں جائیں گے اور اُن میں ہر ایک ستر ہزار کی شفاعت کرے گا اُن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے اور اگر وہ حدیثیں گنی جائیں جن میں مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کو حرمین فرمایا تو عدد کثیر ہیں بالجملہ حدیثیں اس باب میں حد تواتر پر ہیں تو بالیقین ثابت کہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے جنگل کا بتاکید تام و اہتمام تمام وہی ادب مقرر فرمایا جو مکہ معظمہ کے جنگل کا ہے بایں ہمہ طائفہ تالفہ وہابیہ کا امام بد فرجام بکمال دریدہ دہنی صاف صاف لکھ گیا "گردو پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت

فائدہ مہمہ یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاکید تمام جس بات کا حکم فرمائیں امام الطائفہ صراحۃً کہے یہ تو شرک ہے اب دیکھیں وہابی کس کا کلمہ پڑھتے ہیں۔

نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیر پیغمبر یا بھوت پری کے مکانوں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے سو اُس پر شرک ثابت ہے۔" کیوں ہم نہ کہتے تھے کہ یہ ناپاک مذہب ملعون مشرب اسی لئے نکلا ہے کہ اللہ و رسول تک شرک کا حکم پہنچائے پھر اور کسی کی کیا گنتی۔ تف ہزار تف بر روئے بد دینی۔ اب دیکھنا ہے کہ اس امام بے لگام کے مقلد کہ بڑے موحد بنے پھرتے ہیں اپنے امام کا ساتھ دیتے ہیں یا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھنے کی کچھ لاج کرتے ہیں۔ اللہ کی بیشمار درودیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے ادب داں غلاموں پر تنبیہ نبیہ [۱۸۶] مسلمانو صرف یہی نہ سمجھنا کہ اس گمراہ امام الطائفہ کے نزدیک حرم محترم حضور پر نور مالک الامم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب ہی شرک ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اُس کے مذہب میں جو شخص حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سراپا طہارت کے لئے مدینہ طیبہ کو چلے اگرچہ چار پانچ ہی کوس کے فاصلے سے (کہیں وہابیت کے شرک شد الرحال کا ماتھا نہ ٹھنکے) اُس پر راستے میں بے ادبیاں بے ہودگیاں کرتے چلنا فرض عین و جزو ایمان ہے یہاں تک کہ اگر اپنے مالک و آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظمت و جلال کے خیال سے باادب مہذب بن کر چلے گا اس کے نزدیک مشرک ہو جائے گا۔ اسی کتاب ضلالت مآب کے اسی مقام میں "رستے میں نامعقول باتیں کرنے سے"۔ بچنا بھی انہیں امور میں گنا دیا جنہیں خدا پر افترا کھتا ہے۔ یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کے لئے کرے اُس پر شرک ثابت ہے۔" سبحان اللہ نامعقول باتیں کرنا بھی جزو ایمان نجدیہ ہے بلکہ سچ پوچھو تو اُن کا تمام ایمان اسی قدر ہے وہ تو خیر یہ ہوگئی

---

[۱۸۶] ذرا ملاحظہ ہو مدینہ طیبہ کے راستے میں نامعقول باتیں کرنا وہابیہ کا جزو ایمان ہے جو نہ کرے اُن کے نزدیک مشرک ہو جاتا ہے۔

کہ مجتہد الطائفہ کو یہ عبارت لکھتے وقت آیہ کریمہ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ پوری یاد نہ آئی ورنہ راہ مدینہ طیبہ میں فسق وفجور کرتے چلنا بھی فرض کہہ دیتا وہ بھی ایسا کہ جو وہاں فسق سے باز آئے مشرک ہو جائے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم لطیفہ ۱۸۷ حقہ حضرات نجدیہ خدارا انصاف کیا افعال عبادت سے بچنا انبیاء و اولیا ہی کے معاملے سے خاص ہے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ شرک کے کام جائز نہیں نہیں جو شرک ہے ہر غیر خدا کے ساتھ شرک ہے تو آپ حضرات جب اپنے کسی نذیر بشیر یا پیر فقیر یا مرید رشید یا دوست عزیز کے یہاں جایا کیجئے تو راستے میں لڑتے جھگڑتے ایک دوسرے کا سر پھوڑتے ماتھا رگڑتے چلا کیجئے ورنہ دیکھو کھلم کھلا مشرک ہو جاؤ گے ہرگز مغفرت کی بُو نہ پاؤ گے کہ تم نے غیر حج کی راہ میں ان باتوں سے بچ کر وہ کام کیا جو اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتایا تھا اور اس جوتی پیزار میں یہ نفع کیسا ہے کہ ایک کام میں تین مزے جدال تو ہونا تو خود ظاہر اور جب بلا وجہ ہے تو فسوق بھی حاضر اور رفث کے معنے ہر معقول بات کے ٹھہرے تو وہ بھی حاصل ایک ہی بات میں ایمان نجدیت کے تینوں رکن کامل ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم الحمد للہ خامۂ برق بار رضا خرمن سوزی نجدیت میں سب سے نرالا رنگ رکھتا ہے والحمد للہ رب العالمین۔

تذییل ۱۸۸ وتکمیل۔ اقول وباللہ التوفیق۔ احکام الٰہی دو قسم ہیں تکوینیہ مثل احیا و اماتت وقضائے حاجت و دفع مصیبت وعطائے دولت و رزق ونعمت وفتح وشکست وغیرہا عالم کے بندوبست دوسرے تشریعیہ کہ کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب

ف ۱۸۷ عجب عجب کہ ہر راستے میں باہم جوتی پیزار ہونا وہابیہ کا جزو ایمان ہے نہ کریں تو مشرک ہو جائیں۔

ف ۱۸۸ احکام تشریعیہ وتکوینیہ میں کچھے وہابیوں کا تفرقہ محض تحکم اور خود اپنے مذہب سے اندھاپن ہے۔

یا مکروہ یا مستحب یا مباح کر دینا مسلمانوں کے سچے دین میں ان دونوں حکموں کی ایک ہی حالت ہے کہ غیر خدا کی طرف بروجہ ذاتی احکام تشریعی کی اسناد بھی شرک قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ اَمْ لَھُمْ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوْا لَھُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا لَمْ یَاْذَنْ بِہِ اللّٰہُ کیا اُن کے لئے خدا کی اُلوہیت میں کچھ شریک ہیں جنہوں نے اُن کے واسطے دین میں وہ راہیں نکال دی ہیں جن کا خدا نے حکم نہ دیا اور بروجہ عطائی امورِ تکوین کی اسناد بھی شرک نہیں قال اللّٰہ تعالیٰ وَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا قسم اُن مقبول بندوں کی جو کاروبارِ عالم کی تدبیر کرتے ہیں۔ مقدمہ رسالہ میں شاہ عبد العزیز کی شہادت سُن چکے کہ "حضرت امیر و ذریۂ طاہرۂ او را تمام امت بر مثال پیران و مرشدان می پرستند و امورِ تکوینیہ را بایشاں وابستہ میدانند۔" مگر کچے وہابی ان دو قسموں میں فرق کرتے ہیں اگر کہیے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات فرض کی یا فلاں کام حرام کر دیا تو شرک کا سودا انہیں اُچھلتا اور اگر کہیے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت دی یا غنی کر دیا تو شرک سوجھتا ہے یہ اُن کا نرا الحکم ہی نہیں خود اپنے مذہب نامہذب میں کچاپن ہے جب ذاتی و عطائی کا تفرقہ اُٹھا دیا پھر احکام احکام میں فرق کیسا سب یکساں شرک ہونا لازم آخر اُن کا امامِ مطلق و عام کہہ گیا "کہ کسی کام میں نہ بالفعل اُن کو دخل ہے اور نہ اُس کی طاقت رکھتے ہیں"۔ نیز کہا "کسی کام کو روا یا ناروا کر دینا اللّٰہ ہی کی شان ہے"۔ صاف تر کہا "کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اُسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی اُنہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللّٰہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائی ہیں تو جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اُس پر بھی شرک ثابت ہے"۔ اور آگے اُس کا قول "سو اللّٰہ کے حکم پہنچنے کی راہ بندوں تک رسول ہی کا خبر دینا ہے[189]"۔ اس میں وہ رسول کو حاکم نہیں مانتا صرف مخبر و پیام رساں مانتا ہے اور اس سے پہلے حصر کے ساتھ تصریح کر چکا ہے

[189] امام الوہابیہ نبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صرف مخبر و پیام رساں مانتا ہے۔

کہ "پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ بُرے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنا دیوے"۔ نیز کہا کہ "انبیاء اولیا کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا سو اُن میں بڑائی یہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور بُرے بھلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو سکھلاتے ہیں صرف بتانے جاننے پہچاننے پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ حکم اُن کے ہیں فرائض کو انھوں فرض کیا محرمات کو انھوں نے حرام کر دیا"۔ آخر ہمیں جو احکام معلوم ہوئے اپنے بزرگوں سے آئے انہیں اُن کے اگلوں نے بتائے یونہیں طبقہ بطبقہ تبع کو تابعین تابعین کو صحابہ صحابہ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو کیا کوئی یوں کہے گا کہ نماز میرے باپ نے فرض کی ہے یا زنا کو میرے اُستاد نے حرام کر دیا نبی کی نسبت اگر یوں کہیے گا تو وہی ذاتی عطائی کا فرق مان کر اور وہ کسی کی راہ ماننے اور اس کا حکم سند جاننے کو اُن افعال سے گن چکا جو اللہ تعالیٰ اپنی تعظیم کے لئے خاص کئے ہیں اور انہیں غیر کے لئے کرنے کا نام اشراک فی العبادۃ رکھا اور اس قسم میں بھی مثل دیگر اقسام تصریح کی کہ "پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ اُن کی اس طرح کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے"۔ تو ذاتی و عطائی کا تفرقہ دین نجدیت میں قیامت کا تفرقہ ڈال دے گا وہ صاف کہہ چکا "نہیں حکم کسی کا سوائے اللہ کے اُس نے تو یہی حکم کیا ہے کہ کسی کو اُس کے سوائے مت مانو"۔ جب رسول کو ماننے ہی کی نہ ٹھہری تو رسول کو حاکم ماننا اور فرائض و محرمات کو رسول کے فرض و حرام کر دینے سے جاننا کیونکر شرک نہ ہوگا غرض وہ اپنی دھن کا پکا ہے و لہذا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس قدر تاکید شدید سے مدینہ طیبہ کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب فرض کیا اور اُس میں شکار وغیرہ منع فرمایا مگر یہ جو ارشاد ہوا کہ مدینے کو حرم میں کرتا ہوں اس چوٹی کے موحد نے کہ جا بجا کہتا ہے خدا کے سوا کسی کو نہ مانو صاف صاف حکم شرک جڑ دیا اور اللہ واحد قہار کے غضب کا کچھ خیال نہ کیا وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ؁ تو مناسب ہوا کہ بعض احادیث

وہ بھی ذکر کی جائیں جن میں احکام تشریعیہ کی استناد صریح ہے اور اب اس قسم کی خاص
دو آیتوں کا ذکر بھی محمود اگرچہ آیات گذشتہ سے بھی دو آیتوں میں یہ مطلب موجود اور
اُن کے ذکر سے جب عدد آیات انصاف عقود سے متجاوز ہوگا تو تکمیل عقد کے لئے
تین آیتوں کا اور بھی اضافہ ہو کہ پچاس کا عدد پورا ہو جس طرح احادیث میں بعونہ تعالیٰ
پانچ خمسین یعنی ڈھائی سو کا عدد کامل ہوگا۔ ورنہ استیعاب آیات[۱] میں منظور نہ احادیث
میں مقدور وَاللّٰهُ الْهَادِىْ اِلٰى مَنَائِرِ النُّوْرِ ہم پہلے وہ تین آیتیں تلاوت کریں کہ پھر
احکام تشریعیہ کا بیان آیات و احادیث سے مسلسل رہے و باللہ التوفیق آیت ۴۶۔
اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ٥ کوئی جان نہیں جس پر ایک نگہبان متعین نہ ہو یعنی
ملائکہ ہر شخص کے حافظ و نگہبان رہتے ہیں آیت ۴۷۔ الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ
لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ٥

---

[۱] مثلاً یہی احکام تشریعیہ کی آیات بکثرت ہیں جن سے دوری یہاں مذکور ہو نہیں اس مضمون میں کہ خلائق کو
موت فرشتے دیتے ہیں صرف دو آیتیں اوپر گزریں قرآن عظیم میں پانچ آیتیں اس مضمون کی اور ہیں ہم اُن پانچ
کو یہاں ذکر کردیں کہ اول پانچ آیتیں کتب سابقہ سے مذکور ہوئی ہیں ان کے سبب پچاس پوری صرف قرآن عظیم سے
ہوجائیں آیت ۱۔ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ بے شک وہ لوگ جنہیں موت دی فرشتوں نے
آیت ۲۔ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ہمارے رسول اُن کے پاس آئے اُنہیں موت دینے کو۔
آیت ۳۔ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ کاش تم دیکھو جب کافروں کو موت دیتے ہیں فرشتے۔
آیت ۴۔ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ بیشک آج کے
دن رسوائی اور مصیبت کافروں پر ہے جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ستم ڈھائے ہوئے ہیں۔
آیت ۵۔ كَذٰلِكَ يَجْزِى اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ایسا ہی بدلہ دیتا ہے اللہ پرہیزگاروں
کو جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں پاکیزہ حالت میں جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ آمین۔ ۱۲ منہ

یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اُتاری تاکہ تم اے نبی لوگوں کو اندھیریوں سے نکال لو روشنی کی طرف اُن کے رب کی پروانگی سے غالب سراہے گئے کی راہ کی طرف۔

آیت ۴۸۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ اور بیشک بالیقین ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اے موسیٰ تو نکال لے اپنی قوم کو اندھیریوں سے روشنی کی طرف اقول اندھیریاں کفر و ضلالت ہیں[ف۱۹۰] اور روشنی ایمان و ہدایات جسے غالب سراہے گئے کی راہ فرمایا اور ایمان و کفر میں واسطہ نہیں ایک سے نکالنا قطعاً دوسرے میں داخل کرنا ہے تو آیات کریمہ صاف ارشاد فرما رہی ہیں کہ بنی اسرائیل کو موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے کفر سے نکالا اور ایمان کی روشنی دے دی اس امت کو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر سے چھڑاتے ایمان عطا فرماتے ہیں اگر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا یہ کام نہ ہوتا انہیں اس کی طاقت نہ ہوتی تو رب عزوجل کا انہیں یہ حکم فرمانا کہ کفر سے نکال لو معاذ اللہ تکلیف مالایطاق تھا۔ الحمدللہ قرآن عظیم نے کیسی تکذیب[ف۱۹۱] فرمائی امام وہابیہ کے اس حصر کی کہ "پیغمبر خدا نے بیان کر دیا کہ مجھ کو نہ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے نفع نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کا تو کیا کرسکوں غرض کہ کچھ قدرت مجھ میں نہیں فقط پیغمبری کا مجھ کو دعویٰ ہے اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ بُرے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنا دیوے دل میں یقین ڈال دینا میرا کام نہیں انبیاء میں اس بات کی کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے عالم میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو کہ مرادیں پوری کر دیویں یا فتح و شکست دے دیویں یا غنی کر دیویں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیویں ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار" اھ ملخصاً

ف۱۹۰ ایمان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عطا کرتے ہیں۔ ف۱۹۱ امام الوہابیہ کی دریدہ دہنی۔

مسلمانو اس گمراہ کے ان الفاظ کو دیکھو اور ان آیتوں حدیثوں سے کہ اب تک گزریں ملاؤ دیکھو یہ کس قدر شدت سے خدا و رسول کو جھٹلا رہا ہے خیر اُسے اُس کی عاقبت کے حوالے کیجئے شکر اُس اکرم الاکرمین کا بجا لائیے جس نے ہمیں ایسے کریم اکرم دائم اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایمان دلوایا اُن کے کرم سے اُمید واثق ہے کہ بعونہ تعالیٰ محفوظ بھی رہے سہ

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا   تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

ہاں یہ ضرور ہے کہ عطائے ذاتی خاصۂ خدا ہے اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وغیرہا میں اسی کا تذکرہ ہے کچھ ایمان کے ساتھ خاص نہیں پیسہ کوڑی بھی بے عطائے خدا کوئی بھی اپنی ذات سے نہیں دے سکتا۔

ع "تا خدا ندہد سلیماں کے دہد"

یہی فرق ہے جسے گم کر کے تم ہر جگہ بہکے اور اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ میں داخل ہوئے نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ وَتَمَامَ الْعَافِيَةِ وَدَوَامَ الْعَافِيَةِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ آیت ۴۹ - قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ لڑو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ پچھلے دن پر اور حرام نہیں مانتے اُس چیز کو جسے حرام کر دیا ہے اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت ۵۰ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ اور نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو کہ جب حکم کر دیں اللہ و رسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنے معاملہ کا اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا تو وہ صریح گمراہی میں بہکا یہاں سے ائمۂ مفسرین[۱۹۲]

[۱۹۲] نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے کام فرض ہو جاتا ہے اگرچہ فی نفسہ فرض نہ ہو۔

فرماتے ہیں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبل طلوع آفتاب اسلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مول لے کر آزاد فرمایا اور متبنیٰ بنایا تھا حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھپھی امیہ بنت عبد المطلب کی بیٹی تھیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کا پیام دیا اول تو راضی ہوئیں اس گمان سے کہ حضور اپنے لئے خواستگاری فرماتے ہیں جب معلوم ہوا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے طلب ہے انکار کیا اور عرض کر بھیجا کہ یا رسول اللہ میں حضور کی پھپھی کی بیٹی ہوں ایسے شخص کے ساتھ اپنا نکاح پسند نہیں کرتی اور ان کے بھائی عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بنا پر انکار کیا اس پر یہ آیہ کریمہ اتری اسے سنکر دونوں بہن بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تائب ہوئے اور نکاح ہوگیا ظاہر ہے کہ کسی عورت پر اللہ عزوجل کی طرف سے فرض نہیں کہ فلاں سے نکاح پر خواہی نخواہی راضی ہوجائے خصوصاً جبکہ وہ اس کا کفو نہ ہو خصوصاً جبکہ عورت کی شرافت خاندان کواکب ثریا سے بھی بلند و بالا تر ہو بایں ہمہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیا ہوا پیام نہ ماننے پر رب العزۃ جل جلالہ نے بعینہ وہی الفاظ ارشاد فرمائے جو کسی فرض الٰہ کے ترک پر فرمائے جاتے اور رسول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایا یعنی رسول جو بات تمہیں فرمائیں وہ اگرچہ ہمارا فرض نہ تھی تو اب ان کے فرمانے سے فرض قطعی ہوگئی مسلمانوں کو اس کے نہ ماننے کا اصلاً اختیار نہ رہا جو نہ مانے گا صریح گمراہ ہوجائے گا دیکھو رسول کے حکم دینے سے[۱۹۳] کام فرض ہوجاتا ہے اگرچہ فی نفسہ خدا کا فرض نہ تھا ایک مباح و جائز امر تھا ولہذا ائمہ دین خدا و رسول کے فرض میں فرق فرماتے ہیں کہ خدا کا کیا ہوا فرض اس فرض سے اقویٰ ہے جسے رسول

[۱۹۳] خدا کا فرض رسول کے فرض کئے ہوئے سے اقویٰ ہے۔

نے فرض کیا ہے اور ائمہ محققین[۱۹۴] تصریح فرماتے ہیں کہ احکام شریعت حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کردیں جو چاہیں ناجائز فرما دیں۔ جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ کر دیں امام عارف باللہ سید عبد الوہاب شعرانی قدس سرہٗ الربانی میزان الشریعۃ الکبریٰ باب الوضو میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کَانَ الْاِمَامُ اَبُوْحَنِیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مِنْ اَکْثَرِ الْاَئِمَّۃِ اَدَبًا مَّعَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلِذٰلِکَ لَمْ یَجْعَلِ النِّیَّۃَ فَرْضًا وَسَمَّی الْوِتْرَ وَاجِبًا لِکَوْنِہِمَا ثَبَتَا بِالسُّنَّۃِ لَا بِالْکِتَابِ فَقَصَدَ بِذٰلِکَ تَمْیِیْزَ مَا فَرَضَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَتَمْیِیْزَ مَا اَوْجَبَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مَا فَرَضَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَشَدُّ مِمَّا فَرَضَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَاتِ نَفْسِہٖ حِیْنَ خَیَّرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ یُّوْجِبَ مَا شَآءَ اَوْ لَا یُوْجِبَ یعنی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن اکابر ائمہ میں ہیں جن کا ادب اللہ عزوجل کے ساتھ بہ نسبت اور ائمہ کے زائد ہے اسی واسطے انہوں نے وضو میں نیت کو فرض نہ کیا اور وتر کا نام واجب رکھا یہ دونوں سنت سے ثابت ہیں نہ قرآن عظیم سے تو امام نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرض میں فرق و تمیز کردیں اس لئے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اُس سے زیادہ موکد ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اپنی طرف سے فرض کر دیا جبکہ اللہ عزوجل نے حضور کو اختیار دے دیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کر دیں جسے نہ چاہیں نہ کریں اُس میں بارگاہ وحی و تشریع احکام کی تصویر دکھا کر فرمایا کَانَ الْحَقُّ تَعَالٰی جَعَلَ لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّشْرَعَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِہٖ مَا شَآءَ کَمَا فِی

---

[۱۹۴] احکام شریعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جس بات میں جو چاہیں اپنی طرف سے حکم فرما دیں وہی شریعت ہے۔

حَدِیْثِ تَحْرِیْمِ شَجَرِ مَکَّۃَ فَاِنَّ عَمَّہُ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَمَّا قَالَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَلَوْ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یَجْعَلْ لَہٗ اَنْ یَّشْتَرِعَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِہٖ لَمْ یَتَجَرَّءْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْتَثْنِیَ شَیْئًا مِّمَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یعنی حضرت عزت جل جلالہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب دیا تھا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرما دیں جس طرح حرم مکہ کے نباتات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ گیاہ اذخر کو اس حکم سے نکال دیجئے فرمایا اچھا نکال دی اُس کا کاٹنا جائز کر دیا اگر اللہ سبحانہٗ نے حضور کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت چاہیں مقرر فرمائیں تو حضور ہرگز جرأت نہ فرماتے کہ جو چیز خدا نے حرام کی اُس میں سے کچھ مستثنیٰ فرما دیں۔

اقول یہ مضمون متعدد احادیث صحیحہ میں ہے[۱۹۵] حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیحین میں فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ یعنی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ مگر اذخر کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے فرمایا مگر اذخر حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز صحیحین میں فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّا نَجْعَلُہٗ فِیْ بُیُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ اِلَّا الْاِذْخِرَ ایک مرد قریش نے عرض کی مگر اذخر یا رسول اللہ کہ ہم اُسے اپنے گھروں اور قبروں میں صرف کرتے ہیں نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مگر اذخر مگر اذخر حدیث صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سنن ابن ماجہ میں فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّہٗ لِلْبُیُوْتِ

---

[۱۹۵] اٹھارون حدیثیں جن سے مستفاد کہ احکام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد ہیں۔

وَالقُبُورِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی مگر اذخر کہ وہ گھروں اور قبروں کے لئے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا مگر اذخر۔ نیز میزان مبارک میں شریعت کی کئی قسمیں کیں ایک وہ جس پر وحی وارد ہوئی اَلثَّانِی مَا اَبَاحَ الْحَقُّ تَعَالٰی لِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسُنَّہٗ عَلٰی رَأْیِہٖ ھُوَ کَتَحْرِیْمِ لُبْسِ الْحَرِیْرِ عَلَی الرِّجَالِ وَقَوْلِہٖ فِیْ حَدِیْثِ تَحْرِیْمِ مَکَّۃَ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَلَوْلَا اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَانَ یُحَرِّمُ جَمِیْعَ نَبَاتِ الْحَرَمِ لَمْ یَسْتَثْنِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِذْخِرَ وَنَحْوَ حَدِیْثِ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ الْعِشَآءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَنَحْوَ حَدِیْثِ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمْ تَسْتَطِیْعُوْا فِیْ جَوَابِ مَنْ قَالَ لَہٗ فِیْ فَرِیْضَۃِ الْحَجِّ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَقَدْ کَانَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَفِّفُ عَلٰی اُمَّتِہٖ وَ یَنْھَاھُمْ عَنْ کَثْرَۃِ السُّؤَالِ وَیَقُوْلُ اُتْرُکُوْنِیْ مَا تَرَکْتُمْ اھ باختصار یعنی شریعت کی دوسری قسم وہ ہے جو مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اُن کے رب عزوجل نے ماذون فرما دیا کہ خود اپنی رائے سے جو راہ چاہیں قائم فرمائیں مردوں پر ریشم کا پہننا حضور نے اسی طور پر حرام فرمایا اور اسی طرح حرمت مکہ سے گیاہ اذخر کو استثنا فرما دیا اگر اللہ عزوجل نے مکہ معظمہ کی ہر جڑی بوٹی کو حرام نہ کیا ہوتا تو حضور کو اذخر کے مستثنیٰ فرمانے کی کیا حاجت ہوتی اور اسی قبیل سے ہے حضور کا ارشاد کہ اگر اُمت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں عشا کو تہائی رات تک ہٹا دیتا اور اسی باب سے ہے کہ جب حضور نے فرض حج بیان فرمایا کسی نے عرض کی یارسول اللہ کیا حج ہر سال فرض ہے فرمایا نہ اور اگر میں ہاں کہدوں تو ہر سال فرض ہو جائے اور پھر تم سے نہ ہو سکے اور یہی وجہ ہے کہ حضور اپنی امت پر تخفیف و آسانی فرماتے اور مسائل زیادہ پوچھنے سے منع کرتے اور فرماتے مجھے چھوڑے رہو جب تک میں نہیں چھوڑوں **اقول** یہ مضمون بھی کہ میں نماز عشا کو مؤخر فرما دیتا متعدد احادیث صحیحہ

میں ہے حدیث۴ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما معجم کبیر طبرانی میں کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا لَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيْفِ وَسُقْمُ السَّقِيْمِ لَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ اگر ضعیف کے ضعف مریض کے مرض کا پاس نہ ہوتا تو میں نمازِ عشا کو پیچھے ہٹا دیتا۔ حدیث۵ آئندہ ابی سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ مسند احمد و سنن ابی داؤد و ابن ماجہ وغیرہا میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا لَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيْفِ وَسُقْمُ السَّقِيْمِ وَحَاجَةُ ذِي الْحَاجَةِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ اگر کمزور کی ناتوانی بیمار کے مرض کامی کے کام کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر فرما دیتا وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ بِلَفْظِ لَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ حدیث۶ آئندہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ احمد و ابن ماجہ و محمد بن نصر کی روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ اگر اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے کا لحاظ نہ ہوتا تو میں عشا کو تہائی یا آدھی تک ہٹا دیتا وَاَخْرَجَهُ ابْنُ جَرِيْرٍ فَقَالَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ اور ان کے سوا احادیث صحیحہ عنقریب اسی معنی میں آتی ہیں اِنْ شَآءَ اللہُ تعالٰی نیز یہ مضمون کہ میں ہاں فرما دوں تو حج ہر سال فرض ہو جائے متعدد احادیث صحاح میں ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ عِنْدَ اَحْمَدَ وَمُسْلِمٍ وَالنَّسَآئِیِّ حدیث امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ہر سال فرض نہیں اور میں ہاں کہہ دوں تو فرض ہو جائے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ثُمَّ اِذًا لَّا تَسْمَعُوْنَ وَلَا تُطِيْعُوْنَ میں ہاں فرما دوں تو فرض ہو جائے پھر تم نہ سنو نہ بجا لاؤ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ

وَالنَّسَائِیُّ حدیث انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَقُوْمُوْا بِهَا وَلَوْ لَمْ تَقُوْمُوْا بِهَا عُذِّبْتُمْ اگر میں ہاں فرمادوں تو واجب ہوجائے اور اگر واجب ہوجائے تو بجا نہ لاؤ اور اگر بجا نہ لاؤ تو عذاب کئے جاؤ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور مضمون اخیر کہ مجھے چھوڑے رہو یہ بھی صحیح مسلم وسنن نسائی میں اسی حدیث ابی ہریرہ کے ساتھ ہے کہ فرمایا لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ اگر میں فرماتا ہاں تو ہر سال واجب ہوجاتا اور بیشک تم نہ کرسکتے پھر فرمایا ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ مجھے چھوڑے رہو جب تک میں نہیں چھوڑوں کہ اگلی امتیں اسی کثرتِ سوال اور اپنے انبیا کے خلاف مراد چلنے سے ہلاک ہوئیں تو جب میں تمہیں کسی بات کا حکم فرماؤں تو جتنی ہوسکے بجا لاؤ اور جب کسی بات سے منع فرماؤں تو اسے چھوڑ دو رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ مُفْرَدًا یعنی جس بات میں میں تم پر وجوب یا حرمت کا حکم نہ کروں اسے کھود کھود کر نہ پوچھو کہ پھر واجب حرام کا حکم فرمادوں تو تم پر تنگی ہوجائے یہاں[۱۹۶] سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس بات کا نہ حکم دیا نہ منع فرمایا وہ مباح و بلا حرج ہے وہابی اسی اصل اصیل سے جاہل ہو کر ہر جگہ پوچھتے ہیں خدا و رسول نے اس کا کہاں حکم دیا ہے اُن احمقوں کو اتنا ہی جواب کافی ہے کہ خدا و رسول نے کہاں منع کیا ہے جب نہ حکم دیا نہ منع کیا تو جواز رہا تم جو ایسے کاموں کو منع کرتے ہو اللہ و رسول پر افترا کرتے بلکہ خود شارع بنتے ہو کہ شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو منع کیا نہیں اور تم منع کر رہے ہو مجلس میلاد مبارک

---

[۱۹۶] ایک اسی اصل سے مجلس میلاد و قیام و فاتحہ و سوم وغیرہا تمام مسائل بدعتِ وہابیہ طے ہوجاتے ہیں۔

وقیام و فاتحہ وسوم وغیرہا مسائل بدعت وہابیہ سب اسی اصل سے طے ہوجاتے ہیں اعلیٰ حضرت حجۃ الخلف بقیۃ السلف خاتمۃ المحققین سیدنا الوالد قدس سرہٗ الماجد نے کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد میں اس کا بیان اعلیٰ درجہ کا روشن فرمایا ہے فَنَوَّرَ اللّٰہُ مَنْزِلَہٗ وَاَکْرَمَ عِنْدَہٗ نُزُلَہٗ آمین۔ امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں مِنْ خَصَائِصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے مستثنیٰ فرما دیتے علامہ زرقانی نے شرح میں بڑھایا (مِنَ الْاَحْکَامِ) وغیرہا کچھ احکام ہی کی خصوصیت نہیں حضور جس چیز سے چاہیں جسے چاہیں خاص فرما دیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام جلیل جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ شریف میں ایک باب وضع فرمایا بَابُ اِخْتِصَاصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنَّہٗ یَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ باب اس بیان کا کہ خاص نبی ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں امام قسطلانی نے اس کی نظیر میں پانچ واقعے ذکر کئے اور امام سیوطی نے دس۔ پانچ وہ اور پانچ اور فقیر نے ان زیادات سے تین واقعے ترک کر دئے اور پندرہ اور بڑھائے اور ان کی احادیث بتوفیق اللہ تعالیٰ جمع کیں کہ جملہ بائیس واقعے ہوئے وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ان کی تفصیل اور ہر واقعے پر حدیث سے دلیل سنئے[196]۔ حدیث صحیحین[1] میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان کے ماموں ابوبردہ بن نیاز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کرلی تھی جب معلوم ہوا یہ کافی نہیں عرض کی یارسول اللہ وہ تو میں کرچکا

---

[196] نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس حکم شرع سے چاہتے مستثنیٰ فرمادیتے اسکے ثبوت میں بائیس واقعے اور پینتیس حدیثیں۔

واقعہ ۱؎ ابوبردہ کے لئے ششماہہ بکری کی قربانی جائز فرما دی۔

اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے فرمایا اِجْعَلْهُ مَكَانَهُ وَلَنْ يَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ اُس کی جگہ اسے کر دو اور ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد دوسروں کی قربانی میں کافی نہ ہو گی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے نیچے ہے خُصُوْصِيَّةٌ لَّهٗ لَا تَكُوْنُ لِغَيْرِهٖ اِذْ كَانَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّخُصَّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک خصوصیت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں اس لئے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرما دیں نیز حدیث ۲۰ صحیحین میں عقبہ ۲ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانی کے لئے جانور عطا فرمائے ان کے حصے میں ششماہہ بکری آئی حضور سے حال عرض کیا فرمایا ضَحِّ بِهَا تم اسی کی قربانی کر دو سنن بیہقی میں بسند صحیح اتنا اور زائد ہے وَلَا رُخْصَةَ فِيْهَا لِاَحَدٍ بَعْدَكَ تمہارے بعد اور کسی کے لئے اس میں رخصت نہیں شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں "احکام مفوض بود بوے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برقول صحیح" حدیث ۲۱ صحیح مسلم ۳ میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے جب بیعت زنان کی آیت اُتری اور اس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی کہ لَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ اور مُردے پر بیان کر کے رونا چیخنا بھی گناہ تھا میں نے عرض کی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ فَاِنَّهُمْ كَانُوْا اَسْعَدُوْنِیْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا بُدَّ لِیْ مِنْ اُسْعِدَهُمْ یا رسول اللہ فلاں گھر والوں کو استثنا فرما دیجئے کہ انھوں نے زمانہ جاہلیت میں میرے ساتھ ہو کر

واقعہ ۲۔ ایک بار عقبہ بن عامر کو ششماہہ بکری کی قربانی کی اجازت عطا کی۔

واقعہ ۳۔ ام عطیہ کو ایک جگہ قربانی کرنے کی رخصت بخشدی۔

میرے ایک میت پر نوحہ کیا تھا تو مجھے اُن کی میت پر نوحے میں اُن کا ساتھ دینا ضرور ہے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا وہ مستثنیٰ کر دئے اور سنن نسائی میں ارشاد فرمایا اِذْھَبِیْ فَاَسْعِدِیْھَا جا اُن کا ساتھ دے آ۔ یہ گئیں اور وہاں نوحہ کر کے پھر واپس آکر بیعت کی۔ ترمذی کی روایت میں ہے فَاَذِنَ لَھَا سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نوحہ کی اجازت دے دی مسند احمد میں ہے فرمایا اِذْھَبِیْ فَکَافِئِیْھِمْ جاؤ اُن کا بدلہ اُتار آؤ امام نووی اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں یہ حضور نے خاص رخصت ام عطیہ کو دے دی تھی خاص آلِ فلاں کے بارے میں وَلِلشَّارِعِ اَنْ یَّخُصَّ مِنَ الْعُمُوْمِ مَاشَاءَ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ عام حکموں سے جو چاہے خاص فرما دیں یہی مضمون حدیث ۱۲ ابن مردویہ[۱] میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے اَنَّھَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ اَبِیْ وَاَخِیْ مَاتَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَاِنَّ فُلَانَۃَ اَسْعَدَتْنِیْ وَقَدْ مَاتَ اَخُوْھَا الحدیث حدیث ۱۳ ترمذی میں اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے انہوں نے بھی ایک جگہ نوحے کا بدلہ اُتارنے کی اجازت مانگی حضور نے انکار فرمایا قَالَتْ فَرَاجَعْتُہٗ مِرَارًا فَاَذِنَ لِیْ ثُمَّ لَمْ اَنُحْ بَعْدَ ذٰلِکَ میں نے کئی بار حضور سے عرض کی آخر حضور نے اجازت دے دی پھر میں نے کہیں نوحہ نہ کیا حدیث ۱۴ احمد طبرانی میں مصعب بن نوح سے ہے ایک بڑی بی وقت بیعت نوحے کا بدلہ اُتارنے کا اذن چاہا فرمایا اِذْھَبِیْ فَکَافِئِیْھِمْ جاؤ عوض کر آؤ اَقُوْلُ فَظَاھِرٌ اَنَّ کُلَّ رُخْصَۃٍ تَخْتَصُّ بِصَاحِبَتِھَا شُرِّکَتْ فِیْھَا لِغَیْرِھَا فَلَا یُنْکَرُ بِمَا

واقعہ ۴۔ ایک بار خولہ بنت حکیم کو اجازت فرما دی۔ واقعہ ۵ یوہیں اسماء بنت یزید کو ایک دفعہ پروانگی عطا کی۔

[۱] محتمل ہے کہ یہ بی بی ام عطیہ ہوں لہذا واقعہ جدا گانہ نہ شمار ہوا ۱۲ منہ

ذَكَرْنَا عَلٰى قَوْلِ النَّوَوِيِّ اَنَّ هٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلَى التَّرْخِيْصِ لِاُمِّ عَطِيَّةَ فِىْ اٰلِ فُلَانٍ خَاصَّةً وَّبِمِثْلِهٖ يَنْدَفِعُ مَا اسْتَشْكَلُوْا مِنَ التَّعَارُضِ فِىْ حَدِيْثَيِ التَّضْحِيَةِ لِاَبِىْ بُرْدَةَ وَعُقْبَةَ لَا سِيَّمَا مَعَ زِيَادَةِ الْبَيْهَقِىِّ الْمَذْكُوْرَةِ فَاِنَّهٗ حُكْمٌ لَّا خَبَرٌ وَلَا شَكَّ اَنَّ الشَّارِعَ اِذَا خَصَّ اَبَا بُرْدَةَ كَانَ كُلٌّ مَّنْ سِوَاهُ دَاخِلًا فِىْ عُمُوْمِ عَدَمِ الْاِجْزَاءِ وَكَذَا حِيْنَ خَصَّ عُقْبَةَ فَصَدَقَ فِىْ كُلِّ مَرَّةٍ لَّنْ تُجْزِىَ اَحَدًا بَعْدَكَ فَافْهَمْ فَقَدْ خَفِىَ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَعْلَامِ حدیث[۱۵] طبقات ابن سعد[و۶] میں اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے جب اُن کے شوہر اول جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا تَسَلَّبِىْ ثَلٰثًا ثُمَّ اصْنَعِىْ مَا شِئْتِ تین دن سنگار سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔ یہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کو اس حکم عام سے استثنا فرما دیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے حدیث[۱۶] ابن السکن میں ابو النعمان ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ایک شخص نے ایک عورت کو پیام نکاح دیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مہر دو عرض کی میرے پاس کچھ نہیں فرمایا اَمَا تُحْسِنُ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاَصْدِقْهَا السُّوْرَةَ وَلَا يَكُوْنُ لِاَحَدٍ بَعْدَكَ مَهْرًا کیا تجھے قرآن عظیم کی کوئی سورت نہیں آتی وہ سورۃ سکھانا ہی اس کا مہر کر اور تیرے بعد یہ مہر کسی اور کو کافی نہیں رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مُخْتَصَرًا حدیث[۱۷] ابی داؤد و نسائی و طحاوی و ابن ماجہ و خزیمہ میں عم عمارہ بن خزیمہ بن ثابت انصاری اور حدیث[۱۸] مصنف ابن ابی شیبہ[و۱۹] و تاریخ بخاری و مسند ابی یعلے و صحیح ابن خزیمہ و معجم کبیر طبرانی میں حضرت خزیمہ اور حدیث[۲۰] حارث

واقعہ ۶۔ اسماء بنت عمیس کو عدت وفات کا سوگ معاف فرمایا۔ واقعہ ۷۔ ایک صاحب کو مہر کی جگہ صرف سورۂ قرآن سکھانا کافی کر دیا۔ واقعہ ۸۔ خزیمہ بن ثابت کی گواہی کو شہادت کی نصاب کامل کر دیا۔

بن اُسامہ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا وہ بیچ کر مکر گئے اور گواہ مانگا جو مسلمان آتا اعرابی کو جھڑکتا کہ خرابی ہو تیرے لئے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق کے سوا کیا فرمائیں گے (مگر گواہی نہیں دیتا کہ کسی کے سامنے کا واقعہ نہ تھا) اتنے میں خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے گفتگو سنکر بولے (اَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ بیچا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم موجود تو تھے ہی نہیں تم نے گواہی کیسے دی عرض کی بِتَصْدِيْقِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ (وَفِي الثَّانِي) صَدَّقْتُكَ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَعَلِمْتُ اَنَّكَ لَا تَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا (وَفِي الثَّالِثِ) اَنَا اُصَدِّقُكَ عَلٰى خَبَرِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَلَا اُصَدِّقُكَ عَلَى الْاَعْرَابِيِّ یا رسول اللہ میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں میں حضور کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائیں گے میں آسمان و زمین کی خبروں پر حضور کی تصدیق کرتا ہوں کیا اس اعرابی کے مقابلے میں تصدیق نہ کروں۔ اس کے انعام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ ان کی گواہی دو مرد کی شہادت کے برابر فرما دی اور ارشاد فرمایا شَهِدَ لَهٗ خُزَيْمَةُ اَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَحَسْبُهٗ خزیمہ جس کسی کے نفع خواہ ضرر کی گواہی دیں ایک انہیں کی شہادت بس ہے۔ ان احادیث سے ثابت کہ حضور نے قرآن عظیم کے حکم عام وَاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ سے خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرما دیا حدیث ۲۰ صحاح ستہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا فرمایا کیا ہے عرض کی میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی فرمایا غلام آزاد کر سکتا ہے عرض کی نہ۔ فرمایا لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے عرض کی نہ۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے عرض کی نہ۔ اتنے میں

خرمے خدمتِ اقدس میں لائے گئے حضور نے فرمایا انہیں خیرات کردے عرض کی کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر۔ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَقَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر ہنسے یہاں تک کہ دندانِ مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔ مسلمانو گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سنا ہوگا سوا دو من خرمے سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو کفارہ ہوگیا واللہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے ہاں ہاں یہ بارگاہِ بیکس پناہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ کی خلافتِ کبریٰ ہے اُن کی ایک نگاہِ کرم کبائر کو حسنات کردیتی ہے جب تو ارحم الراحمین جل جلالہ نے گناہگاروں خطا واروں تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ الاٰیہ گناہ گار تیرے دربار میں حاضر ہوکر معافی چاہیں اور تو شفاعت فرمائے تو خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یہی مضمون حدیث[۲۱] مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حدیث[۲۲] مسند بزار و معجم اوسط طبرانی میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے حدیث[۲۳] دارقطنی میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے ارشاد فرمایا كُلْهُ اَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْكَ تو اور تیرے اہل و عیال یہ خرمے کھالیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ ادا فرمادیا۔ ہدایہ میں ہے فرمایا كُلْ اَنْتَ وَعِيَالُكَ تُجْزِئُكَ وَلَا تُجْزِئُ اَحَدًا بَعْدَكَ تو اور تیرے بال بچے کھالیں تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے بعد اور کسی کو کافی نہ ہوگا سنن ابی داؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے اِنَّمَا كَانَ هٰذِهٖ رُخْصَةً لَّهٗ خَاصَّةً وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ بُدٌّ مِّنَ التَّكْفِيْرِ یہ خاص اُسی شخص کے لئے رخصت تھی آج کوئی ایسا کرے تو

کفارہ سے چارہ نہیں امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گنا وَفِي الْحَدِيثِ وَجُوهٌ اٰخَرُ حدیث[۲۴] صحیح مسلم وسنن نسائی وابن ماجہ ومسند امام احمد میں زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ابوحذیفہ کی بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی یا رسول اللہ سالم (غلام آزاد کردۂ ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) میرے سامنے آتا جاتا ہے اور وہ جوان ہے ابوحذیفہ کو یہ ناگوار ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اَرْضِعِيهِ حَتّٰى يَدْخُلَ عَلَيْكِ تم اسے دودھ پلا دو کہ بے پردہ تمہارے پاس آنا جائز ہو جائے ام المومنین ام سلمہ وغیرہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے فرمایا مَا نَرٰى هٰذِهٖ اِلَّا رُخْصَةً اَرْخَصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ خَاصَّةً ہمارا یہی اعتقاد ہے کہ یہ رخصت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص سالم کے لئے فرما دی تھی حدیث[۲۵] ابن سعد وحاکم میں بطریق عمرہ بنت عبدالرحمٰن خود سہلہ زوجہ ابی حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مضمون مذکور مروی کہ انہوں نے جب حال سالم عرض کیا فَاَمَرَهَا اَنْ تُرْضِعِيَهُ حضور نے دودھ پلا دینے کا حکم فرمایا انہوں نے دودھ پلا دیا اور سالم اس وقت مرد جوان تھے جنگ بدر شریف میں شریک ہو چکے تھے۔ جوان آدمی کو اول تو عورت کا دودھ پینا ہی کب حلال ہے اور پیئے تو اس سے پسر رضاعی نہیں ہو سکتا مگر حضور نے ان حکموں سے سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرما دیا حدیث[۲۶] صحاح ستہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا یعنی عبدالرحمٰن بن عوف زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بدن میں خشک خارش تھی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ریشمین کپڑے پہننے کی اجازت دے دی حدیث[۲۷] ترمذی[۱] وابی یعلیٰ وبیہقی میں ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے فرمایا یَا عَلِیُّ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَّجْنُبَ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرِیْ وَغَیْرُكَ اے علی میرے اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد میں بحالِ جنابت داخل ہو امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ حدیث [۲۸] مستدرک حاکم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا علی کو تین باتیں وہ دی گئیں کہ اُن میں سے میرے لئے ایک ہوتی تو مجھے سُرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی (سُرخ اونٹ عزیز ترین اموالِ عرب ہیں) کسی نے کہا یا امیر المومنین وہ کیا ہیں فرمایا دختر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شادی وَسُكْنَاهُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِلُّ لَهٗ مَا يَحِلُّ لَهٗ اور اُن کا مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا کہ انہیں مسجد میں روا تھا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روا تھا (یعنی بحالت جنابت رہنا) اور روز خیبر کا نشان حدیث [۲۹] معجم کبیر طبرانی وسنن بیہقی وتاریخ ابن عساکر میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلَا اِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ لَا يَحِلُّ لِجُنُبٍ وَّلَا لِحَائِضٍ اِلَّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَزْوَاجِهٖ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَّعَلِيٍّ اَلَا بَيَّنْتُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا سُن لو یہ مسجد کسی جنب کو حلال نہیں ہے نہ کسی حائض کو مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی ازواج مطہرات وحضرت بتول زہرا اور مولیٰ علی کو صلی اللہ تعالیٰ علی الحبیب وعلیہم وسلم سُن لو میں نے تم سے صاف بیان فرما دیا کہ کہیں بہک نہ جاؤ هٰذَا رَوَايَةُ الطَّبَرَانِيِّ حدیث [۳۰] صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا بایں ہمہ خود براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگشتری طلائی پہنتے ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح ابو السفر سے روایت کی

قَالَ رَاَیْتُ عَلَی الْبَرَاءِ خَاتِمًا مِّنْ ذَھَبٍ میں نے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا وَرَوٰی نَحْوَہُ الْبَغَوِیُّ فِی الْجَعْدِیَاتِ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ امام احمد مسند میں فرماتے ہیں حَدَّثَنَا اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا اَبُوْرَجَاءٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مٰلِکٍ قَالَ رَاَیْتُ عَلَی الْبَرَاءِ خَاتِمًا مِّنْ ذَھَبٍ وَّکَانَ النَّاسُ یَقُوْلُوْنَ لَہٗ لِمَ تَخْتَتِمُ بِالذَّھَبِ وَقَدْ نَھٰی عَنْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْبَرَاءُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ یَدَیْہِ غَنِیْمَۃٌ یَقْسِمُھَا سَبْیٌ وَّخُرْثِیٌّ قَالَ فَقَسَمَھَا حَتّٰی بَقِیَ ھٰذَا الْخَاتَمُ فَرَفَعَ طَرْفَہٗ فَنَظَرَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ ثُمَّ خَفَضَ ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَہٗ فَنَظَرَ اِلَیْھِمْ ثُمَّ خَفَضَ ثُمَّ طَرْفَہٗ فَنَظَرَ اِلَیْھِمْ ثُمَّ قَالَ اَیْ بَرَاءُ فَجِئْتُہٗ حَتّٰی قَعَدْتُّ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاَخَذَ الْخَاتَمَ فَقَبَضَ عَلٰی کُرْسُوْعِیْ ثُمَّ قَالَ خُذْ اِلْبَسْ مَا کَسَاکَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ یعنی محمد بن مالک نے کہا میں نے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا لوگ ان سے کہتے تھے آپ سونے کی انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی ہے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے حضور کے سامنے اموال غنیمت غلام و متاع حاضر تھے حضور تقسیم فرما رہے تھے سب اونٹ بانٹ چکے یہ انگوٹھی باقی رہی حضور نے نظر مبارک اٹھا کر اپنے اصحاب کرام کو دیکھا پھر نگاہ نیچی کر لی پھر نظر اٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر نگاہ نیچی کر لی پھر نظر اٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا اے براء میں حاضر ہو کر حضور کے سامنے بیٹھ گیا سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی لے کر میری کلائی تھامی پھر فرمایا لے پہن لے جو کچھ تجھے اللہ و رسول پہناتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تم لوگ کیونکر مجھے کہتے ہو کہ میں وہ چیز اتار ڈالوں جسے

مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے پہن لے جو کچھ اللہ و رسول نے پہنایا جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **حدیث ۳۱** : دلائل النبوۃ[۱۵] بیہقی میں بطریق الحسن مروی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کَیْفَ بِکَ اِذَا لَبِسْتَ سِوَارَیْ کِسْرٰی وہ وقت تیرا کیسا وقت ہوگا جب تجھے کسریٰ بادشاہِ ایران کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ جب ایران زمانۂ امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فتح ہوا اور کسریٰ کے کنگن کمر بند تاج خدمت فاروقی میں حاضر کئے گئے امیر المومنین نے اُنہیں پہنائے اور فرمایا اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَلَبَہُمَا کِسْرٰی بْنَ ھُرْمُزَ وَ اَلْبَسَھُمَا سُرَاقَۃَ الْاَعْرَابِیَّ اللہ بہت بڑا ہے سب خوبیاں اللہ کو جس نے یہ کنگن کسریٰ بن ہرمز سے چھینے اور سراقہ دہقانی کو پہنائے قَالَ الْعَلَّامَۃُ الزَّرْقَانِیُّ لَیْسَ فِیْ ھٰذَا اِسْتِعْمَالُ الذَّھَبِ وَھُوَ حَرَامٌ لِاَنَّہٗ اِنَّمَا فَعَلَہٗ تَحْقِیْقًا لِمُعْجِزَۃِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّقَرَّھُمَا فَاِنَّہٗ رُوِیَ اَنَّہٗ اَمَرَہٗ فَنَزَعَھُمَا وَجَعَلَھُمَا فِی الْغَنِیْمَۃِ وَمِثْلُ ھٰذَا لَا یُعَدُّ اِسْتِعْمَالًا اھ **اقول** رَحِمَکَ اللّٰہُ مِنْ فَاضِلٍ کَبِیْرِ الشَّانِ اِنَّمَا الْمُعْجِزَاتُ اَخْبَارُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنَّہٗ یَلْبِسُ سِوَارَیْ کِسْرٰی فَاِنَّمَا تَحْقِیْقُھَا بِلُبْسِہٖ وَاِنَّمَا حَرَامٌ اللُّبْسُ وَمِنْ شَرْطِ الْحُرْمَۃِ اللُّبْثُ فَالْوَاضِحُ مَا جَنَحْتَ اِلَیْہِ مِنْ اَنَّ ھٰذَا تَرْخِیْصٌ وَتَخْصِیْصٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِسُرَاقَۃَ وَلَمْ یَکُنْ فِی الْحَدِیْثِ مَا یَدُلُّ عَلَی التَّمْلِیْکِ فَفَعَلَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا اَرْشَدَ اِلَیْہِ الْحَدِیْثُ ثُمَّ رَدَّھُمَا مَرَدَّھُمَا **حدیث ۳۲** ۔ طبقات ابن سعد[۱۶] میں منذر ثوری سے ہے امیر المومنین علی و حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں کچھ گفتگو ہوئی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ نے (اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ ابو القاسم کا) نام بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک رکھا اور

کنیت[1] بھی حضور کی کنیت حالانکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے جمع کرنے سے منع فرمایا ہے امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے ایک جماعت قریش کو بلا کر گواہی دلوائی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین سے ارشاد فرمایا تھا سَیُوْلَدُ لَکَ بَعْدِیْ غُلَامٌ فَقَدْ نَحَلْتُہٗ اِسْمِیْ وَکُنْیَتِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ بَعْدَہٗ عنقریب میرے بعد تمہارے ایک لڑکا ہوگا میں نے اُسے اپنے نام و کنیت دونوں عطا فرما دئے اور اُس کے بعد میرے کسی اُمتی کو حلال نہیں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ وُّلِدَ لِیْ وَلَدٌ بَعْدَکَ اُسَمِّیْہِ بِاسْمِکَ وَاُکَنِّیْہِ بِکُنْیَتِکَ فَقَالَ نَعَمْ فَکَانَتْ رُخْصَۃً مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ میں نے عرض کی یا رسول اللہ حضور کے بعد اگر میرے کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں حضور کا نام پاک اُس کا نام رکھوں اور حضور کی کنیت اُس کی کنیت فرمایا ہاں یہ مولیٰ علی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رخصت تھی اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَ وَاَبُوْیَعْلٰی وَالْحَاکِمُ فِی الْکُنٰی وَالطَّحَاوِیُّ

---

[1] شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں علما را دریں مسئلہ اقوال ست و قول صواب ازیں مقالات آنست کہ تسمیہ بنام شریف وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جائز بلکہ مستحب ست و تکنی بکنیت وے اگرچہ بعد از زمان نبوی نیز وسخت تر بود و ہمچنیں جمع کردن میان نام و کنیت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ممنوع بطریق اولیٰ و آنکہ علی مرتضیٰ کرد مخصوص بود بوے رضی اللہ تعالیٰ عنہ و غیر او را جائز نبود اھ لکن فی التنویر من کان اسمہ محمد لا باس بان یکنی ابا القاسم اھ وعللہ فی الدر بنسخ النھی محتجا بالفعل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقول وکیف یفید النسخ مع نص الحدیث نفسہ ان ذلک کان رخصۃ من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کما سیاتی والمرام یحتاج الی زیادۃ تحریر لا یرخص فیہ غرابۃ المقام واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

وَالْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی السُّنَنِ وَالضِّیَاءُ فِی الْمُخْتَارَۃِ عَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۳۲ صحیح بخاری وترمذی ومسند احمد میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے غزوۂ بدر میں حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم زوجہ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہما بیمار تھیں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں مدینہ طیبہ میں شاہزادی کی تیمارداری کے لئے ٹھہرنے کا حکم دیا اور فرمایا اِنَّ لَکَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَہِدَ بَدْرًا وَّسَہْمَہٗ بیشک تمہارے لئے حاضرانِ بدر کے برابر ثواب اور حاضری کے مثل غنیمت کا حصہ ہے۔ یہ خصوصیت حضرت عثمان کو عطا فرمادی حالانکہ جو حاضرِ جہاد نہ ہو غنیمت میں اُس کا حصہ نہیں۔ سنن ابی داؤد میں اُنہیں سے ہے یَضْرِبُ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَیْرِہٖ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُن کے لئے حصہ مقرر فرمایا اور اُن کے سوا کسی غیر حاضر کو حصہ نہ دیا حدیث ۱۸ آئندہ کتاب الفتوح میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ کو یمن پر صوبہ کر کے بھیجا اُن سے ارشاد فرمایا میں نے تمہارے لئے رعایا کے ہدایا طیب کر دیئے اگر کوئی چیز تمہیں ہدیہ دی جائے قبول کر لو عبید بن صخر کہتے ہیں جب معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ واپس آئے تیس غلام لائے کہ اُنہیں ہدیہ دیئے گئے حالانکہ عاملوں کو رعایا سے ہدیہ لینا حرام ہے مسند ابو یعلٰے میں حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ھَدَایَا الْعُمَّالِ حَرَامٌ کُلُّہَا عاملوں کے سب ہدیے حرام ہیں مسند احمد وسنن بیہقی میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ھَدَایَا الْعُمَّالِ غُلُوْلٌ عاملوں کے ہدیے خیانت ہیں حدیث ۳۳ صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے کہ ایک شخص (یعنی حبان بن منقذ بن عمرو انصاری یا اُن کے والد منقذ رضی اللہ تعالٰی عنہما

نے) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں فریب کھا جاتا ہوں (یعنی لوگ مجھ سے زیادہ قیمت لے لیتے ہیں) فرمایا مَنْ بَایَعْتَ فَقُلْ لَاخِلَابَةَ زَادَ الْحُمَیْدِیُّ فِیْ مُسْنَدِہٖ ثُمَّ اَنْتَ بِالْخِیَارِ ثَلٰثًا جس سے خریداری کرو یہ کہہ دیا کرو فریب کی نہیں سہی پھر تمہیں تین دن تک اختیار ہے (اگر ناموافق پاؤ بیع رد کردو) یہی مضمون حدیث سنن اربعہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے وَذَکَرَ قِصَّۃً وَلَمْ یَذْکُرِ الزِّیَادَۃَ امام نووی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ و امام شافعی اور روایت اصح میں امام مالک وغیرہم ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک غبن باعث خیار نہیں کتنا ہی غبن کھائے بیع کو رد نہیں کر سکتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حکم سے خاص انہیں کو نوازا تھا اوروں کے لئے نہیں یہی قول صحیح ہے حدیث ۳۶ مشہور ۲۰ میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نماز سے ممانعت فرمائی فِیْہِ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ کُلُّھَا فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَعَنْ مُعٰوِیَۃَ فِیْ صَحِیْحِ الْبُخَارِیِّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَنْبَسَۃَ فِیْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ خود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس ممانعت کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ فِیْ سُنَنِہٖ با اینہمہ ام المومنین عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتیں رَوَاہُ الشَّیْخَانِ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْھَرَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَنَّھُمْ اَرْسَلُوْہُ اِلٰی عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اقْرَءْ عَلَیْھَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِیْعًا وَسَلْھَا عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ لَھَا بَلَغَنَا اَنَّکِ تُصَلِّیْنَھُمَا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْھُمَا علماء فرماتے ہیں یہ ام المومنین کی خصوصیت تھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے جائز کر دیا تھا قَالَہُ الْاِمَامُ الْجَلِیْلُ خَاتِمُ الْحُفَّاظِ السُّیُوْطِیُّ

فِی اُنْمُوْذَجِ اللَّبِیْبِ ثُمَّ الزَّرْقَانِیِّ فِی شَرْحِ الْمَوَاهِبِ حدیث[۳۷] صحیحین و[۲۱] مسند احمد وسنن ونسائی وصحیح ابن حبان میں ام المؤمنین صدیقہ اور حدیث[۳۸] احمد ومسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ وابن حبان میں حضرت عبداللہ بن عباس[۳۹] اور حدیث احمد وابن ماجہ وابن خزیمہ وابونعیم وبیہقی میں صباعہ بنت زبیر اور حدیث[۴۰] بیہقی وابن مندہ میں بطریق ہشام عن ابی الزبیر حضرت جابر بن عبداللہ اور حدیث[۴۱] احمد وابن ماجہ وطبرانی میں جدہ ابی بکر بن عبداللہ بن زبیر یعنی اسماء بنت صدیق یا سعدے بنت عوف اور حدیث طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چچا زاد بہن ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا حج کا ارادہ ہے عرض کی یارسول اللہ واللہ میں تو اپنے آپ کو بیمار ہی پاتی ہوں (یعنی گمان ہے کہ مرض کے باعث ارکان ادا نہ کرسکوں پھر احرام سے کیونکر باہر آؤں گی) فرمایا اَهِلِّیْ وَاشْتَرِطِیْ اَنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ احرام باندھ اور نیت حج میں یہ شرط لگالے کہ جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں نسائی نے زائد کیا فَاِنَّ لَكِ عَلٰی رَبِّكِ مَا اسْتَثْنَیْتِ تمہارا یہ استثنا تمہارے رب کے یہاں مقبول رہے گا ضباعہ نے زائد کیا کہ فرمایا فَاِنْ حُبِسْتِ اَوْ مَرِضْتِ فَقَدْ حَلَلْتِ مِنْ ذٰلِكِ بِشَرْطِكِ عَلٰی رَبِّكِ عَزَّوَجَلَّ اب اگر تم حج سے روکی گئیں یا بیمار پڑیں تو اس شرط کے سبب جو تم نے اپنے رب عزوجل پر لگائی ہے۔ احرام سے باہر ہو جاؤ گی ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں یہ ایک اجازت تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں عطا فرمادی ورنہ نیت میں ایسی شرط اصلاً مقبول ومعتبر نہیں بَلْ دَافِعًا عَلٰی اخْتِصَاصِهٖ بِهَا بَعْضُ الشَّافِعِیَّةِ كَا الْخَطَّابِیِّ ثُمَّ الرُّوْیَانِیِّ كَمَا فِیْ عُمْدَةِ الْقَارِیْ لِلْاِمَامِ الْعَیْنِیْ مِنْ بَابِ الْاِحْصَارِ حتی[۴۲] کہ حدیث[۴۳] مسند امام احمد میں بسند ثقات رجال صحیح مسلم ہے حَدَّثَنَا

واقعہ ۴۲۔ کہ ایک شخص سے اس شرط پر اسلام قبول فرمالیا کہ دو نماز سے زائد نہ پڑھے گا۔

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ عَلٰی اَنَّهُ لَا یُصَلِّیْ اِلَّا صَلَاتَیْنِ فَقَبِلَ ذَالِکَ مِنْهُ یعنی ایک صاحب خدمتِ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرما لیا۔ اُن کے سوا امام جلیل جلال سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب مستطاب انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک مجمل فہرست میں نو واقعوں کے اور پتے دئے ہیں کہ فقیر نے اُن تینوں کی طرح یہ بھی ترک کر دئے لِوُجُوْهٍ یَطُوْلُ اِیْرَادُهَا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلٰی تَوَاتُرِ اٰلَائِهٖ نیناالبس حدیثیں یہ اور آٹھ حدیث بالائی در بارۂ تحریم مدینہ طیبہ جملہ اکاون احادیث ہیں جن میں بہت از روئے اسناد بھی خاص مقصود رسالہ کے مناسب تھیں اور بحیثیت تذلیل وہابیہ وتضلیل وتجہیل امام الوہابیہ تو سب ہی مقصود عالم رسالہ کے ملائم ہیں انہیں بھی گنئے تو شمار احادیث یہاں تک ایکسو چھیانوے ہو مگر ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا مقرر فرما دیا ہے تو جب تم کسی کو قتل کرو تو قتل میں بھی احسان کرو اور ذبح کرو تو ذبح میں بھی احسان برتو اَحْمَدُ وَ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ولہذا ابراخانہ تیغیار نجدی شکار اپنے مقتولین مخذولین مذبوحین مقبوحین حضرات وہابیہ پر احسان کے لئے یہ بچا سا شمار سے الگ رکھنا اور بتوفیق اللہ تعالیٰ آگے صرف وہ بعض احادیث کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جلائل احکام شرعیہ کی صریح اسنادوں پر مشتمل اور وہ کہ ان دلائل تفویض احکام بحضور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام کی مؤید ومکمل ہیں لکھتا ہیں ان میں موئدات

تفویض کی تقویم کیجیے کہ اس مبحث کا سلسلہ مسلسل رہے وباللہ التوفیق حدیث ۱۴۶: حدیث صحیح جلیل سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ و مسند امام طحاوی و معجم طبرانی و معرفت بیہقی کُلُّهُمْ بِطَرِيْقِ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اِلَّا ابْنَ مَاجَةَ فَعَنْ سُفْيٰنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ خُزَيْمَةَ کہ حضرت ذو الشہادتین خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثًا وَّلَوْ مَضَى السَّائِلُ عَلٰى مَسْأَلَتِهٖ لَجَعَلَهَا خَمْسًا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے مسح موزہ کی مدت تین رات مقرر فرمائی اور اگر مانگنے والا مانگتا رہتا تو ضرور حضور پانچ راتیں کر دیتے یہ ابن ماجہ کی روایت ہے اور روایت ابی داؤد اور ایک روایت معانی الآثار ابی جعفر اور ایک روایت بیہقی میں ہے فرمایا وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا اگر ہم حضور سے زیادہ مانگتے تو حضور مدت اور بڑھا دیتے دوسری روایت طحاوی میں ہے عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَلَوْ اَطْنَبَ لَهُ السَّائِلُ فِيْ مَسْأَلَتِهٖ لَزَادَهٗ بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسح موزہ کی مدت مسافر کے لئے تین رات دن اور مقیم کے لئے ایک رات دن کر دی اور اگر مانگنے والا مانگے جاتا تو حضور اور زیادہ مدت عطا فرماتے بیہقی کی روایت اُخری یوں ہے وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ مَضَى السَّائِلُ فِيْ مَسْأَلَتِهٖ لَجَعَلَهٗ خَمْسًا خدا کی قسم اگر سائل عرض کئے جاتا تو حضور مدت کے پانچ دن کر دیتے یہ حدیث بلا شبہ صحیح السند ہے اس کے سب رواۃ اجلہ ثقات ہیں لاجرم امام ترمذی نے اُسے روایت کر کے فرمایا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ یہ حدیث حسن صحیح ہے نیز امام الشان یحییٰ بن معین سے نقل کیا کہ حدیث صحیح ہے وَهُوَ وَاِنْ لَّمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ فَاِنَّمَا الْمُخْرَجُ الْمُخْرَجُ

وَالطَّرِيْقُ الطَّرِيْقُ حَيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَطَالَ الْاِمَامُ ابْنُ دَقِيْقِ الْعِيْدِ الْكَلَامَ فِيْ تَقْوِيَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالذَّاتِ[له] عَنْهُ فِيْ كِتَابِهِ الْاِمَامِ وَاَقَرَّهُ الْاِمَامُ الزَّيْلَعِيُّ فِيْ نَصْبِ الرَّايَةِ فَرَاجِعْهُ اِنْ شِئْتَ

[له] اعظم ما يرتاب به فيه رواية البيهقی عن الترمذی عن البخاری لايصح عندی لانه لايعرف لابی عبد اللّٰه الجدلی سماع من خزيمة -ع وتلك شكاة ظاهر عنك عارها فان مبناه علی ماذهب اليه هو رحمة اللّٰه من اشتراط ثبوت السماع ولو مرة للاتصال والصحيح الاجتزاء بالمعاصرة هو المنصور عليه الجمهور كما افاده المحقق علی الاطلاق فی فتح القدير وقد اطال مسلم فی مقدمة صحيحه فی الرد علی هٰذا المذهب لاجرم ان لم يكترث به تلميذه الترمذی وحكم بانه حسن صحيح وكذا حكم بصحته شيخ البخاری بامام الناقدين يحيٰی بن معين **اقول** علا انه لو سلم فقصواه الانقطاع وليس بقادح عندنا وعند سائر قابلی المراسيل وهم الجمهور ثم لاعليك من دندنة ابن حزم ان الجدلی لا يعتمد علی روايته فان الرجل فی الجرح والوثيقت كالاعمين السيل الهجوم والبعير الصؤل حتی عد الترمذی من المجاهيل والجدلی فقد وثقه الامامان المرجوع اليهما احمد بن حنبل وابن معين فما هو ابن حزم وانٰی ابن حزم بعد هٰذين و هو متفرد فيه لم يسبقه احد بهٰذا القول الاترٰی ان البخاری انما اعله اذا علمه بانه لم يعرف سماع الجدلی لابانها رواية الجدلی وقد صح له الترمذی وقال فی التقريب ثقه واللّٰه اعلم ۱۲ منه

اقول یہ حدیث صحیح حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفویض و اختیار میں نص صریح ہے ورنہ یہ کہنا اور کہنا بھی کیسا موکد بقسم کہ واللہ سائل مانگے جاتا تو حضور پانچ دن کر دیتے اصلاً گنجائش نہ رکھتا تھا کما لایخفی اور یہاں جزم خصوص سبب جزم عموم نہ ہوگا کہ اس خاص کی نسبت کوئی خبر خاص تخییر ارشاد نہ ہوئی تھی تو جزم کا منشا وہی کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ احکام سپرد اختیار حضور سید الانام ہیں علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلاۃ والسلام

حدیث ۱۴۷ تا ۱۶۵: مالک و احمد و بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ اگر مشقت امت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرما دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں علما فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے قَالَہٗ فِی التَّیْسِیْرِ وَغَیْرِہٖ احمد و نسائی نے انہیں سے بسند صحیح یوں روایت کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ بِوُضُوْءٍ وَّمَعَ کُلِّ وُضُوْءٍ بِسِوَاکٍ امت پر دشواری کا لحاظ نہ ہوتو میں اُن پر فرض کر دوں کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔ اقول امر دو قسم ہے حتمی جس کا حاصل ایجاب اور اُس کی مخالفت معصیت وَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ دوسرا ندبی جس کا حاصل ترغیب اور اُس کے ترک میں وسعت وَذٰلِکَ قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِالسِّوَاکِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُّکْتَبَ عَلَیَّ اَحْمَدُ عَنْ وَّاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ امر ندبی تو یہاں قطعاً حاصل ہے تو ضرور نفی حتمی کی ہے امر حتمی بھی دو قسم ہے ظنی جس کا مفاد وجود اور قطعی جس کا مقتضے فرضیت ظنیت خواہ من جہۃ الروایۃ یا من جہۃ الدلالۃ ہمارے حق میں ہوتی ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم سب قطعی یقینی ہیں جن کے سراپردہ عزت کے گرد ظنوں کو اصلاً بار نہیں تو قسم واجب اصطلاحی حضور کے حق میں متحقق نہیں

وہاں یا فرض ہے یا مندوب نَصَّ عَلَیْہِ الْاِمَامُ الْمُحَقِّقُ حیث اطلق فِی الْفَتْحِ اب واضح ہو گیا کہ ان ارشادات کریمہ کے قطعاً یہی معنی ہیں کہ میں چاہتا تو اپنی امت پر ہر نماز کے لئے تازہ وضو اور ہر وضو کے وقت مسواک کرنا فرض فرما دیتا مگر اُن کی مشقت کے لحاظ سے میں نے فرض نہ کئے اور اختیار احکام کیا معنے ہیں۔ وللہ الحمد حدیث ۱۴۸: مالک وشافعی وبیہقی اُن سے اور طبرانی اوسط میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بسند حسن راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ وُضُوْءٍ مشقت امت کا پاس ہے ورنہ میں ہر وضو کے ساتھ مسواک اُن پر فرض کر دوں حدیث ۱۴۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ مسواک کرو مسواک منہ کو پاکیزہ اور رب عزوجل کو راضی کرتی ہے جبریل جب میرے پاس حاضر ہوئے مجھے مسواک کی وصیت کی حَتّٰی لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَیَّ وَعَلٰی اُمَّتِیْ وَلَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُہٗ عَلَیْھِمْ یہاں تک کہ بیشک مجھے اندیشہ ہوا کہ جبریل مجھ پر اور میری اُمت پر مسواک فرض کر دیں گے اور اگر مشقت امت کا خوف نہ ہوتا تو میں اُن پر فرض کر دیتا۔ اِبْنِ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہاں جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم کی طرف بھی فرض کر دینے کی اسناد ہے حدیث ۱۵۰: طبرانی وبزار ودارقطنی وحاکم حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْھِمُ السِّوَاکَ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ زَادَ غَیْرُ الدَّارِ قُطْنِیْ کَمَا فَرَضْتُ عَلَیْھِمُ الْوُضُوْءَ مشقت اُمت کا لحاظ نہ ہو تو میں ہر نماز کے وقت مسواک اُن پر فرض کر دوں جس طرح میں نے وضو اُن پر فرض کر دیا ہے یہاں وضو کو بھی فرمایا گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اُمت پر فرض کر دیا۔ حدیث ۱۵۱ و ۱۵۲: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ

لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ وَالطِّیْبِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مشقت امت کا خیال نہ ہوتو اپنی اُمت پر ہر نماز کے وقت مسواک کرنا اور خوشبو لگانا فرض کردوں اَبُوْ نُعَیْمٍ فِیْ کِتَابِ السِّوَاکِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بِسَنَدٍ حَسَنٍ وَسَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ فِیْ سُنَنِہٖ عَنْ مَکْحُوْلٍ مُرْسَلًا یہاں خوشبو کی فرضیت بھی زائد فرمادی **حدیث ۱۵۳:** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ اَنْ یَّسْتَاکُوْا بِالْاَسْحَارِ مشقت اُمت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اُن پر فرض فرما دیتا کہ ہر سحر پچھلے پہر اُٹھ کر مسواک کریں اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی السِّوَاکِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا **حدیث ۱۵۴ و ۱۵۵:** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ وَلَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ مشقت اُمت کا خیال نہ ہو تو میں ہر نماز کے وقت اُن پر مسواک فرض کردوں اور نماز عشا کو تہائی رات تک ہٹا دوں اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالضِّیَاءُ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِنِ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ وَالْبَزَّارُ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہٗ وَرَوٰی عَنْ زَیْدٍ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ کَحَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ الْاَوَّلُ بِالْاِقْتِصَارِ عَلَی الشَّطْرِ الْاَوَّلِ وَالْحَاکِمُ وَالْبَیْھَقِیُّ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَحَدِیْثِ زَیْدٍ ھٰذَا وَفِیْہِ لَفَرَضْتُ عَلَیْھِمُ السِّوَاکَ مَعَ الْوُضُوْءِ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ یعنی میں وضو میں مسواک فرض کردیتا اور نماز عشاء آدھی رات تک ہٹا دیتا وللنسائی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ بِلَفْظِ لَاَمَرْتُھُمْ بِتَاخِیْرِ الْعِشَاءِ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ میں اُن پر فرض کر دیتا کہ عشا دیر کرکے پڑھیں اور نماز کے وقت مسواک کریں۔ **حدیث ۱۵۶:** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ اَنْ یُّصَلُّوْھَا ھٰکَذَا یَعْنِی الْعِشَاءَ نِصْفَ اللَّیْلِ امت پر مشقت نہ ہوتی تو میں اُن پر فرض کر دیتا کہ عشا آدھی رات کو پڑھیں اَحْمَدُ وَ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

حدیث ۱۵۷ [55]: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِیْفِ وَ سُقْمُ السَّقِیْمِ لَاَمَرْتُ بِھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ اَنْ تُؤَخَّرَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ اگر ناتوانوں اور بیماروں کا لحاظ نہ ہوتا تو میں فرض کر دیتا کہ یہ نماز آدھی رات تک مؤخر کریں اَلنَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَمَرَّتْ رِوَایَۃُ اَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَابْنِ مَاجَۃَ وَاَبِیْ حَاتِمٍ بِلَا لَفْظِ الْاَمْرِ

حدیث ۱۵۸: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ اَنْ یُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِہٖ مشقت امت کا

---

[1] سبب ھٰذا انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخر ذات لیلۃ صلاۃ العشاء حتی ابھار اللیل اوذھب عامۃ اللیل ونام النساء والصبیان فجاء فصلی وذکرہ کما وردمبینا فی احادیث ابن عباس وابی سعید وابن عمر وانس وغیرھم رضی اللہ تعالیٰ عنھم وسبب حدیث السواک اِیتان ناس عندہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قلحافقال استاکوا استاکوا الا تاتونی قلحا لولا ان اشق علی امتی لفرضت علیھم السواک عند کل صلاۃ کما بینہ الدارقطنی من حدیث العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھما حدیثان ربما افرزھما ابوھریرۃ وربما جمع وکذالک غیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم وان اتفق ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھو الذی قال مرۃ ھٰکذا واخریٰ ھٰکذا وتارۃ جمع فالتعدداظھر واکثرو اللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ دامت فیوضہ

اندیشہ نہ ہو تو میں اُن پر فرض کر دوں کہ عشا میں تہائی یا آدھی رات تک تاخیر کریں
اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عنہ وَمَرَّتْ اُخْرٰی لِابْنِ مَاجَۃَ کَاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَمُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ
خَالِیَۃً عَنِ الْاَمْرِ حدیث ۱۵۹: صحیح بخاری میں زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے ایک آیت سورہ احزاب کی نسبت ہے وَجَدْتُّھَا مَعَ خُزَیْمَۃَ الَّذِیْ
جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھَادَتَہٗ بِشَھَادَتَیْنِ وہ میں
نے لکھی ہوئی خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پائی جن کی گواہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے دو گواہوں کے برابر فرمائی۔ حدیث ۱۶۰: کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن پر صوبہ بنا کر بھیجتے وقت اُن سے
ارشاد فرمایا قَدْ عَرَفْتُ بِلَاءَكَ فِی الدِّیْنِ وَالَّذِیْ قَدْ رَكِبَكَ مِنَ الدَّیْنِ
وَقَدْ طَیَّبْتُ لَكَ الْھَدِیَّۃَ فَاِنْ اُھْدِیَ لَكَ شَیْءٌ فَاقْبَلْ مجھے معلوم ہے
جو تمہاری آزمائشیں دین متین میں ہو چکیں اور جو کچھ دیون تم پر ہو گئے ہیں رعیت کے تحفے
میں نے تمہارے لئے حلال طیب کر دئے جو تمہیں کچھ تحفہ دے لے لو سَیْفٌ
فِیْ كِتَابِ الْفُتُوْحِ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث[1] ۱۶۱:
فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَھَاتُوْا صَدَقَۃَ
الرِّقَّۃِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا دِرْھَمٌ گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ تو میں
نے معاف فرما دی روپولوں کی زکوٰۃ دو ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم اَحْمَدُ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

---

[1] یہاں تک اٹھاون حدیثیں تفویض امر کی مفیدات و مؤیدات مذکور ہوئیں آگے صرف
اسنادات جلیلہ ہیں۔ ۱۲

بسندٍ صحیحٌ سواری کے گھوڑوں خدمت کے غلاموں میں زکوٰۃ جو واجب نہ ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ میں نے معاف فرما دی ہے ہاں کیوں نہ ہو کہ حکم ایک رؤف ورحیم کے ہاتھ میں ہے بحکم رب العالمین جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **حدیث ۱۶۲**: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا مَاتَقُوْلُوْنَ فِی الزِّنَا زنا کو کیسا سمجھتے ہو قَالُوْا حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَهُوَ حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ عرض کی حرام ہے اُسے اللہ و رسول نے حرام کر دیا تو وہ قیامت تک حرام ہے اَحْمَدُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْکَبِیْرِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

حدیث ۱۶۳: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنِّیْ اُحَرِّمُ عَلَیْکُمْ حَقَّ الضَّعِیْفَیْنِ الْیَتِیْمِ وَالْمَرْاَةِ میں تم پر حرام کرتا ہوں دو کمزوروں کی حق تلفی یتیم اور عورت اَلْحَاکِمُ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الشُّعَبِ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ **حدیث ۱۶۴**: صحیحین میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے انہوں نے سال فتح مکہ معظمہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَةِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ بیشک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا شراب اور مردار اور سوئر اور بتوں کا بیچنا **حدیث ۱۶۵**: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَا تَشْرَبْ مُسْکِرًا فَاِنِّیْ حَرَّمْتُ کُلَّ مُسْکِرٍ نشہ کی کوئی چیز نہ پی کہ بیشک نشہ کی ہر شے میں نے حرام کر دی

ف فائدہ ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں روایت کی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ نِ الْوَصَابِیُّ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مُوْسٰی ثَنَا رَبَاحُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(باقی ص۱۵۹)

ہے اَلنَّسَائِیُّ بِسَنَدٍ حَسَنٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حدیث ۱۶۶: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سُن لو مجھے قرآن کے ساتھ اس کا مثل ملا یعنی حدیث دیکھو کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر بیٹھا یہ نہ کہے کہ یہی قرآن لئے رہو جو اس میں حلال ہے اُسے حلال جانو جو اس میں حرام ہے اُسے حرام مانو وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام کیا وہ بھی اسی کی مثل ہے جسے اللہ عزوجل نے حرام کیا جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ

اِنِّیْ فَرَضْتُ عَلٰی اُمَّتِیْ قِرَاءَۃَ یٰسٓ کُلَّ لَیْلَۃٍ فَمَنْ دَاوَمَ عَلٰی قِرَاءَتِہَا کُلَّ لَیْلَۃٍ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ شَہِیْدًا یعنی اس سند سے آیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی امت پر یٰسٓ شریف کی ہر رات تلاوت فرض کی جو ہمیشہ ہر شب اُسے پڑھے پھر مرے شہید مرے اقول وَسَعِیْدٌ وَاِنِ اتُّہِمَ فَالْمُحَقَّقُ عِنْدَ الْمُحَقِّقِیْنَ اَنَّ الْوَضْعَ لَایَثْبُتُ بِمُجَرَّدِ تَفَرُّدِ کَذَّابٍ فَضْلًا عَنْ مُتَّہَمٍ مَالَمْ یَنْضَمَّ اِلَیْہِ شَیْئٌ مِنَ الْقَرَائِنِ الْحَاکِمَۃِ بِہٖ کَمُخَالَفَۃِ نَصٍّ اَوْ اِجْمَاعٍ قَطْعِیَّیْنِ اَوِ الْحِسِّ اَوْ اِقْرَارِ الْوَاضِعِ بِوَضْعِہٖ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ کَمَا نَصَّ عَلَیْہِ السَّخَاوِیُّ فِیْ فَتْحِ الْمُغِیْثِ وَاَثْبَتْنَا عَلَیْہِ عَرْشَ التَّحْقِیْقِ فِیْ مُنِیْرِ الْعَیْنِ فِیْ حُکْمِ تَقْبِیْلِ الْاِبْہَامَیْنِ وَاَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ الضَّعِیْفَ غَیْرَ الْمَوْضُوْعِ یُعْمَلُ بِہٖ فِی الْفَضَائِلِ وَقَدْ بَیَّنَّاہُ فِی الْہَادِ الْکَافِ فِیْ حُکْمِ الضِّعَافِ اس حدیث اور اس فرضیت کے متعلق فقیر کے پاس سوال آیا تھا جس کا جواب فتاویٰ فقیر العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ کے مجلد پنجم کتاب مسائل شتّٰی میں مذکور وَاللّٰہُ الْہَادِیْ اِلٰی مَعَالِی الْاُمُوْرِ۔ ۱۲ منہ

یہاں[۱۹۸] صراحۃً حرام کی دو قسمیں فرمائیں ایک وہ جسے اللہ عزوجل نے حرام فرمایا اور دوسرا وہ جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کیا اور فرمادیا کہ وہ دونوں برابر و یکساں ہیں۔ اقول مراد واللہ اعلم نفس حرمت میں برابری ہے تو اُس ارشاد علماء کے منافی نہیں کہ خدا کا فرض رسول کے فرض سے اشد و اقوی ہے **حدیث ۱۶۷**: جہیش بن اُدیس نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے چند اہل قبیلہ کے باریاب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے قصیدہ عرض کیا ازاں جملہ یہ اشعار ہیں ؎

اَلَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْتَ مُصَدَّقٌ ۔۔۔ فَبُوْرِکْتَ مَھْدِیًّا وَّبُوْرِکْتَ ھَادِیًا

شَرَعْتَ لَنَا دِیْنَ الْحَنِیْفَۃِ بَعْدَ مَا ۔۔۔ عَبَدْنَا کَاَمْثَالِ الْحَمِیْرِ طَوَاغِیًا

یا رسول اللہ حضور تصدیق کیے گئے ہیں حضور اللہ عزوجل سے ہدایت پانے میں بھی مبارک اور خلق کو ہدایت عطا فرمانے میں بھی مبارک حضور ہمارے لئے دین اسلام کے شارع ہوئے بعد اس کے کہ ہم گدھوں کی طرح بتوں کو پوج رہے تھے۔ اِبْنُ مَنْدَۃَ مِنْ طَرِیْقِ عَمَّارِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ یہاں صراحۃً تشریع کی نسبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہے کہ شریعت اسلامی حضور کی مقرر کی ہوئی ہے ولہذا قدیم سے عرف علمائے کرام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہتے ہیں علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں قَدِ اشْتَھَرَ اِطْلَاقُہٗ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّہٗ شَرَعَ[۱۹۹] الدِّیْنَ وَالْاَحْکَامَ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہنا مشہور و معروف ہے اس لئے

ف۱۹۸ احرام دو قسم ہے ایک خدا کا حرام دوسرا رسول کا دونوں یکساں ہیں۔

ف۱۹۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین کے شارع ہیں۔

کہ حضور نے دین متین و احکام دین کی شریعت نکالی ۔ اسی قدر پر بس کیجئے کہ اس میں سب کچھ آگیا ایک لفظ شارع تمام احکام تشریعیہ کو جامع ہوا میں نے یہاں وہ احادیث نقل نہ کیں جن میں حضور کی طرف امر و نہی وقضا و امثالہا کی اسناد ہے کہ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتنی حدیثوں میں وارد جن کے جمع کو ایک مجلد کبیر بھی کافی نہ ہو اور خود قرآن عظیم ہی نے جو ارشاد فرمایا وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے اس سے باز رہو کہ امر و نہی وقضا اوروں کی طرف بھی اسناد کرتے ہیں۔ قال اللّٰہ تعالٰی اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ مجھے تو یہ ثابت کرنا تھا کہ حضور اقدس کو احکام شرعیہ سے فقط آگاہی و واقفیت کی نسبت نہیں جس طرح وہ سرکش طاغی آخر تقویۃ الایمان میں سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر صریح افترا[200] کرکے کہتا ہے " انہوں نے فرمایا کہ سب لوگوں سے امتیاز مجھ کو بھی ہے کہ اللہ کے احکام سے میں واقف ہوں اور لوگ غافل "[201] مسلمانو للہ انصاف یہ اس کس ناکس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فضائل جلیلہ و خصائص جمیلہ و کمالات رفیعہ و درجات منیعہ جن میں زید و عمر کی کیا گنتی انبیاء و مرسلین و ملٰئکہ مقربین علیہم الصلاۃ والتسلیم کا بھی حصہ نہیں سب یک لخت اڑا دئے سب[202] لوگوں سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا امتیاز صرف

---

[200] امام الوہابیہ کا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر صریح افترا۔ [201] امام الوہابیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و خصائص و کمالات یک لخت اڑا دئے۔ [202] امام الوہابیہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کسی نبی سے تو اصلا کچھ امتیاز نہیں اور امتیوں میں بھی فقط جاہلوں سے ممتاز ہیں نہ عالموں سے۔

درباره احکام رکھا اور وہ بھی اتنا کہ حضور واقف ہیں اور لوگ غافل تو انبیاء سے تو کچھ امتیاز رہا ہی نہیں کہ وہ بھی واقف ہیں غافل نہیں اور اُمتیوں سے بھی امتیاز اُتنے ہی دیر تک ہے کہ وہ غافل رہیں واقف ہو جائیں تو کچھ امتیاز نہیں کہ اب وقوف و غفلت کا تفاوت نہ رہا اور امتیاز اس میں منحصر تھا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ہ مسلمانو دیکھا یہ حاصل ہے اُس شخص کے دین کا یہ پچھلا کلمہ ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پر اُس کے ایمان کا جس پر اُس نے خاتمہ کیا۔ حالانکہ واللہ درباره احکام بھی صرف اتنا ہی امتیاز نہیں بلکہ حضور حاکم ہیں صاحب فرمان ہیں مالک افتراض ہیں والی تحریم ہیں سن او سرکش احکام سے اپنے نزدیک واقف تو تو بھی ہے پھر تجھے کوئی مسلمان کہے گا کہ شریعت کے فرائض تیرے فرض کئے ہوئے ہیں شرع کے محرمات تو نے حرام کر دئے ہیں جن پر زکاۃ نہیں اُنہیں تو نے معاف کر دیا ہے شریعت کا راستہ تیرا مقرر کیا ہے شرائع میں تیرے احکام بھی ہیں اور وہ احکام خدا کے مثل مساوی ہیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ سب باتیں کہی جاتی ہیں خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہیں لہذا فقیر نے صرف اسی قسم احادیث پر اقتصار کیا اور بفضلہ تعالیٰ اپنا نیزۂ خارا گزار و آہن گزار ان گستاخان چشم بند و دہن باز کے دل و جگر کے پار کر دیا وللہ الحمد۔

اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتیں [۲۰۳] علامہ شہاب خفاجی پر کہ نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر کی شرح میں ؎

نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِیْ فَلَا اَحَدٌ ۔۔۔ اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب امر و نہی تو اُن سے زیادہ ہاں اور نہ کے فرمانے میں کوئی سچا نہیں) فرماتے ہیں مَعْنٰی نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ الخ اَنَّهٗ لَا حَاکِمَ سِوَاهُ صلے

[۲۰۳] نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا حاکم ہیں عالم ہیں نہ اُن کے سوا کوئی حاکم نہ وہ کسی کے محکوم۔

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھُوَحَاکِمُ غَیْرُ مَحْکُوْمٍ الخ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحب امر و نہی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضور حاکم ہیں حضور کے سوا عالم میں کوئی حاکم نہیں نہ وہ کسی کے محکوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذَکَرَہٗ فِیْ فَصْلِ جُوْدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم الحمد للہ یہ تذییل جلیل اپنے باب میں فرد کامل ہوئی احادیث تحریم مدینہ طیبہ بھی اسی باب سے تھیں کہ امام الوہابیہ کے اُس خاص حکم شرک کے سبب جدا شمار میں رہیں اگر کوئی چاہے انہیں اور اس بیان تذییل کو ملا کر احکام تشریعیہ کے بارے میں سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقتدار و اختیار کا ظاہر کرنے والا ایک مستقل رسالہ بنائے اور بنام **منیۃ اللبیب[۱۳] ان التشریع بید الحبیب** موسوم ٹھہرائے وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ **مسک الختام** اب فقیر غفرلہ المولی القدیر سات حدیثیں اس وصل مبارک میں اور ذکر کرے جن سے امام الوہابیہ کا سخت کورد کر ہونا شمس وامس کی طرح ظاہر ہو کہ جن احادیث سے جن باتوں کو شرک بنانا چاہا تھا خود وہی اور اُن کے نظائر صاف گواہ ہیں کہ وہ ہرگز شرک نہیں مگر بیچارے معذور کی داد نہ فریاد وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَالَہٗ مِنْ ھَادٍ **حدیث ۱۶۸**[۲۰۴]: صحیح بخاری و مسند احمد و سنن ابی داؤد و ترمذی و ابن ماجہ رُبَیِّع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری شادی میں تشریف لائے چھوکریاں دف بجا کر میرے باپ چچا جو بدر میں شہید ہوئے تھے اُن کے اوصاف گاتی تھیں اُس میں کوئی بولی ع وَفِیْنَا نَبِیٌّ نَعْلَمُ مَافِیْ غَدٍ ہم میں وہ نبی ہیں جنہیں آئندہ کا حال معلوم ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دَعِیْ ھٰذِہٖ وَقُوْلِیْ

---

[۲۰۴] حدیث وفینا نبی یعلم ما فی الغد کی نفیس بحث۔

بِالَّذِیۡ کُنۡتِ تَقُوۡلِیۡنَ اسے رہنے دے اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہے جا ۔

اقول وباللہ التوفیق امام الوہابیہ اس حدیث کو شرک فی العلم کی فصل میں لایا جسے کہا۔ "اس فصل میں اُن آیتوں حدیثوں کا ذکر ہے جس سے اشراک فی العلم کی بُرائی ثابت ہوتی ہے"۔ تو وہ اس حدیث سے یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف آئندہ بات جاننے کی اسناد مطلقاً شرک ہے اگرچہ بعطائے الٰہی جاننے کہ اُس نے صاف کہدیا" پھر خواہ[۲۰۵] یوں سمجھے کہ یہ بات اُن کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے ہر طرح شرک ہے"۔ اور خود مصرع مذکور کا مطلب ہی یوں بنایا کہ "چھوکریاں کچھ گانے لگیں اور اُس میں پیغمبر خدا کی تعریف یہ کہی کہ اُن کو اللہ نے ایسا مرتبہ دیا ہے کہ آئندہ کی باتیں جانتے ہیں"۔ بایں ہمہ حدیث کو شرک فی العلم کی فصل میں لایا مگر جب حدیث میں حکم شرک کی اصلا بو نہ پائی تو خود ہی اپنے دعوے سے تنزل پر آیا اور صرف اتنا لکھنے پر بس کی"۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی جناب میں یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں پیغمبر خدا نے اس قسم کا شعر اپنی تعریف کا انصار کی چھوکریوں کو گانے بھی نہ دیا چہ جائیکہ غافل مرد اُس کو کہے یا سُنکر پسند کرے"۔ اللہ اللہ اللہ کے دیئے سے بھی ایسا مرتبہ ماننا اُس کے نزدیک شرک ہو تو شکایت نہیں کہ اُس کے دھرم میں اُس کا معبود خود ہی کسی کو آئندہ باتیں جاننے کا مرتبہ دینے پر قادر[۲۰۶] نہیں کیا اپنا شریک کسی کو بنا سکے گا یونہیں یہ امر[۲۰۷] بھی اُسے مضر نہیں کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والتسلیم کو بعطائے الٰہی بھی اطلاع علی الغیب کا مرتبہ نہ ملنا صریح

ف۲۰۵ امام الوہابیہ صراحۃً قرآن مجید کے خلاف ادعا کرتا ہے کہ انبیاء کی طرف خدا کے بتانے سے بھی اطلاع غیب کی نسبت شرک ہے ف۲۰۶ امام الوہابیہ کے نزدیک اس کا معبود کسی کو اطلاع علی الغیب کا رتبہ دینے سے عاجز ہے ف۲۰۷ امام الوہابیہ نے صریح مخالفت قرآن کی مگر اُسے مضر نہیں کہ اُس کے نزدیک قرآن کا سچا ہونا ہی ضرور نہیں ۔

مخالف قرآن ہے قال اللہ تعالیٰ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ اللہ اسلئے نہیں کہ تمہیں غیب پر اطلاع کا منصب دے ہاں اپنے رسولوں سے چن لیتا ہے جسے چاہے وقال تعالیٰ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِہٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ غیب کا جاننے والا تو کسی کو اپنے غیب پر غالب ومسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو۔ یہاں لَا یُظْهِرُ غَیْبَہٗ عَلٰی اَحَدٍ نہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں فرماتا کہ اظہار غیب تو اولیائے کرام قدست اسرارہم پر بھی ہوتا ہے اور بذریعہ انبیاء واولیا علیہم الصلاۃ والسلام ہم پر بھی بلکہ فرمایا لَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِہٖۤ اَحَدًا اپنے غیب خاص پر کسی کو ظاہر وغالب ومسلّط نہیں فرمایا۔ مگر رسولوں کو۔ ان دونوں مرتبوں میں کیسا فرق عظیم ہے اور یہ اعلیٰ مرتبہ انبیا علیہم الصلاۃ والثنا کو عطا ہونا قرآن عظیم سے کیسا ظاہر ہے مگر اُسے کیا مفر کہ جب اُس کے نزدیک اللہ عزوجل کا کذب ممکن جیسا کہ اُس کے رسالہ یکروزی سے ظاہر اور فقیر کے رسالہ سُبْحَانَ السُّبُّوْحِ عَنْ عَیْبِ کِذْبٍ مَقْبُوْحٍ میں اس کا رد ظاہر و باہر تو قرآن کی مخالفت اُس پر کیا مؤثر وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی کُلِّ غَوِیٍّ فَاجِرٍ اس سب سے گزر کر ہوشیار عیار سے اتنا پوچھیئے کہ بالفرض[ف۲۰۸] اگر حدیث سے ثابت ہے بھی تو صرف ممانعت کہ انبیاء کی جناب میں ایسا عقیدہ نہ رکھے وہ شرک کا جبروتی حکم جس کے لئے اس فصل اور ساری کتاب کی وضع ہے کہاں سے نکلا کیا اسی کو اتمام تقریب کہتے ہیں اور یہ اُس کا قدیم داب ہے کہ دعویٰ کرتے وقت آسمان سے بھی اونچا اُڑے گا اور دلیل لاتے وقت تحت الثریٰ میں جا چھپے گا اور پیچھا کیجئے تو وہاں سے بھی بھاگ جائے گا جا بجا ایسے ہی ناتمام اٹکل بازیوں سے عوام کو چھلا اور کاغذ کا چہرہ اپنے دل کی طرح سیاہ کیا۔

ف۲۰۸ امام الوہابیہ دعوے کے وقت آسمان پر اُڑتا ہے اور دلیل لاتے وقت تحت الثریٰ پر بھی نہیں رُکتا۔

ثم اقول اور انصاف کی نگاہ سے دیکھئے تو بحمد اللہ تعالیٰ حدیث نے شرک کا تسمہ بھی لگا نہ رکھا او شرک پسند او شرک کی حقیقت و شناخت سے غافل کیا شرک کوئی ایسی ہلکی چیز ہے کہ اللہ کا رسول اور رسولوں کا سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مجلس میں اپنے حضور اپنی اُمت کو شرک بکتے کفر بولتے سنے اور یونہیں سہل دو حرفوں میں گزار دے کہ اسے رہنے دو وہی پہلی بات کہے جاؤ۔ اب یاد کرو حدیث ابی داؤد ویحک اِنَّہٗ لَا یُسْتَشْفَعُ بِاللّٰہِ عَلٰی اَحَدٍ کے متعلق اپنی بد لگامی کی تقریر کہ" عرب میں قحط پڑا تھا ایک گنوار نے پیغمبر کے روبرو اُس کی سختی بیان کی اور دعا طلب کی اور کہا تمہاری سفارش ہم اللہ کے پاس چاہتے ہیں اور اللہ کی تمہارے پاس یہ بات سنکر پیغمبر خدا بہت خوف اور دہشت میں آ گئے اور اللہ کی بڑائی اُن کے منہ سے نکلنے لگی اور ساری مجلس کے چہرے اللہ کی عظمت سے متغیر ہو گئے پھر اُس کو سمجھایا کہ اللہ کی شان بہت بڑی ہے سب انبیاء اولیا اُس کے روبرو ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں وہ کس کے روبرو سفارش کرے۔ سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول کی اُس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری ہوئی ہے بیان کرنے لگے اقول انبیاء و اولیا [و۲۰۹] کو ذرہ ناچیز سے کمتر کہنے کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا کہ حضور نے اُسے یوں سمجھایا یہ نرا افترا ہے حدیث میں اس کا وجود نہیں اور محمد رسول اللہ [ف۲۱۰] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کے بدگویوں) کو بے حواس کہنا یہ تیری بے دینی کا ادنیٰ کرشمہ اور افترا پر افترا ہے حدیث میں اس کا بھی نشان نہیں اور اللہ عزوجل کی عظمت اُس کی صفت پاک اُس

و۲۰۹ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر امام الوہابیہ کے افترا۔

ف۲۱۰ امام الوہابیہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے حواس کہا۔

کی ذاتِ اقدس سے قائم ہے مکان ومحل سے منزہ ہے کیا جانیے توکس چیز کو خدا سمجھا ہے جس کی عظمت مکانوں میں بھری ہوئی ہے خیر یہ تو تیرے بائیں ہاتھ کے کھیل ہیں ؎

نیز بر جیاء انبیا انداز طعن در حضرتِ الٰہی کن
بے ادب باش وانچہ دانی گو بیحیا باش و ہرچہ خواہی کن

مگر آنکھوں کی پٹی اُتروا کر ذرا یہ سوچ کہ جو بات عظمت شانِ الٰہی کے خلاف ہو اُسے سنکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ برتاؤ ہوتا ہے حالانکہ سفارشی ٹھہرانے کو یہ بات کہ اس کا مرتبہ اُس سے کم ہے جس کے پاس اُس کی سفارش لائی گئی ایسی صریح لازم نہیں جسے عام لوگ سمجھ لیں لہٰذا وہ صحابی اعرابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ با آنکہ اہل زبان تھے اس نکتے سے غافل رہے تو کیا ممکن ہے کہ صریح شرک وکفر کے کلمے حضور سنیں اور اصلا کوئی اثر غضب وجلال چہرۂ اقدس پر نمایاں نہ ہو نہ حضور دیر تک سبحان اللہ سبحان اللہ کہیں نہ اہلِ مجلس کی حالت بدلے نہ اُن کے کہنے والیوں پر کوئی مواخذہ ہو ایک آسان سی بات پر قناعت فرمائیں کہ اسے رہنے دو۔ کیوں نہیں فرماتے کہ اری تم کفر بک رہی ہو اری تقویۃ الایمان کے حکم سے تم مشرکہ ہوگئیں تمہارا دین جاتا رہا تم مرتد ہوئیں ازسرِنو ایمان لاؤ کلمہ پڑھو نکاح ہو گیا ہے تو تجدید نکاح کرو غرض ایک حرف بھی ایسا نہ فرمایا جس سے شرک ہونا ثابت ہو کہنے والیوں کو اپنا حال اور اہل مجلس کو اس لفظ کا حکم معلوم ہو حالانکہ وقتِ حاجت بیانِ حکم فرض ہے اور تاخیر اصلا روا نہیں تو خود اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اطلاع علی الغیب کی نسبت ہرگز شرک نہیں رہا ممانعت فرمانا وہ بھی یہ بتائے کہ انبیائے کرام وخود سید الانام علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ والسلام کی جناب میں اس کا اعتقاد فی نفسہٖ باطل ہے یہ منہ دھو رکھیے منع لفظ بطلانِ معنے ہی میں منحصر نہیں بلکہ اس

کے لئے وجوہ ہیں اور عقل و نقل کا قاعدہ مسلمہ ہے کہ اِذَا جَآءَ الْاِحْتِمَالُ بَطَلَ الْاِسْتِدْلَالُ اولاً ممکن ہے کہ لہو و لعب کے وقت اپنی نعت اور وہ بھی زنانے گانے اور وہ بھی دف بجانے میں پسند نہ فرمائی لہٰذا ارشاد ہوا اسے رہنے دو اور وہی پہلے گیت گاؤ۔ ارشاد الساری لمعات و مرقاۃ وغیرہ میں اس احتمال کی تصریح ہے ثانیاً اقول ممکن کہ مجلس عورتوں کنیزوں کم فہم لوگوں کی تھی اُن میں منع فرمایا کہ نوہم ذاتیت کا سدباب ہو شرع حکیم ہے اور امام الوہابیہ[۲۱۱] کی متاؤندھی جو متحمل ذو وجوہ بات جس میں بُرے پہلو کی طرف لے جانے کا احتمال ہو چھوکریوں کو منع کی جائے دانشمند مردوں کے لئے اُس کی ممانعت بدرجۂ اولیٰ جانتا ہے حالانکہ معاملہ صاف اُلٹا ہے ایسی بات سے کم علموں کم فہموں کو روکتے ہیں کہ غلط نہ سمجھ بیٹھیں عاقلوں دانشمندوں کو منع کیا ضرور کہ اُن سے اندیشہ نہیں صحیح مسلم و مسند احمد و سنن ابی داؤد و سنن نسائی میں عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ پڑھا اور اُس میں یہ لفظ کہے مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَقَدْ غَوٰی جس نے اللہ و رسول کی اطاعت کی اُس نے راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بِئْسَ الْخَطِیْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ کیا برا خطیب ہے تو یوں کہہ کہ جس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے قَالَ قُمْ اَوْقَالَ اذْھَبْ فَبِئْسَ الْخَطِیْبُ اَنْتَ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اُٹھ یا فرمایا چلا جا کہ تو بُرا خطیب ہے امام قاضی عیاض وغیرہ ایک جماعت علماء کا ارشاد ہے اِنَّمَا اَنْکَرَ عَلَیْہِ تَشْرِیْکَہٗ فِی الضَّمِیْرِ الْمُقْتَضِیْ

[۲۱۱] امام الوہابیہ کی اوندھی مت۔

لِلتَّسْوِیَۃِ وَاَمَرَہٗ بِالْعَطْفِ تَعْظِیْمًا لِلّٰہِ تَعَالٰی بِتَقْدِیْمِ اِسْمِہٖ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُس خطیب کا اللہ و رسول کو ایک ضمیر تثنیہ میں جمع کرنا کہ جس نے ان دونوں کی نافرمانی کہ پسند نہ فرمایا کہ اُس میں برابری کا وہم نہ جائے اور

لہ اقول ھٰذا ھو الصحیح علمنٰہ ومنافاتہ الحدیث ابی داؤد الاٰتی مندفعۃ بما ذکر العبد الضعیف غفر اللہ تعالٰی لہ اما ما استصوب الامام الاجل النووی رحمہ اللہ تعالٰی فی المنہاج ان سبب النہی ان الخطب شانہا البسط والایضاح واجتناب الاشارات والرموز ومثل ھٰذا الضمیر قد تکرر فی الاحادیث الصحیحۃ من کلام رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کقولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان یکون اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما وانما ثنی الضمیر ھٰھنا لانہ لیس خطبۃ وعظ وانما ھو تعلیم حکم فکلما قل لفظ کان اقرب الی حفظہ بخلاف خطبۃ الوعظ فانہ لیس المراد حفظہا وانما یراد الاتعاظ بہا اھ فاقول انما حداہ رحمہ اللہ تعالٰی علی ھٰذا التکلف السعید ما رائی من التنافی بین نہیہ الخطیب وثبوتہ عن نفسہٖ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وقد علمت ان لاتنافی ولیس من واجبات الخطبۃ ترک الاضمار لا من شریطۃ الایضاح وضع المظہر موضع المضمر وانما کان الاضمار یخل بالاظہار حیث یخشی الالتباس وھٰھنا لالبس فکیف یکون ھٰذا مقتضیا لان یواجہہ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بالذم ویقول لہ اذھب او قم وقد کان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یحب الایجاز فی الکلام بحیث لایخل بالافہام وکان یقول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان طول صلاۃ الرجل وقصر خطبتہ مئنۃ من فقہہ فاطیلوا الصلاۃ واقصروا الخطبۃ وان من البیان سحرا ثم ثبوت مثلہ عنہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی الخطبۃ کما ستسمع من حدیثی ابی داؤد لایذر لھٰذا لوجہ وجہ قبول اصلا فانما المحیص الی ما ذکر عبد الضعیف والحمد للہ علی التوفیق ۱۲ منہ

حکم دیا کہ یوں کہے کہ جس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی جس میں اللہ عزوجل کا نام اقدس نام پاک رسول سے تعظیماً مقدم رہے حالانکہ حدیث شریف میں ہے خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبے میں یوں فرمایا کرتے مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ جس نے اللہ و رسول کی اطاعت کی وہ راہ یاب ہوا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ اَبُوْدَاؤٗدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ نیز ابن شہاب زہری نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطبۂ جمعہ روایت کیا اس میں بعینہٖ وہی الفاظ ہیں کہ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَقَدْ غَوٰی جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی گمراہ ہوا رَوَاہُ اَیْضًا عَنْہُ مُرْسَلًا حدیث آئندہ سے بتوفیق اللہ تعالیٰ اس فقیر کی عمدہ تائید و تقریر ہوتی ہے فانتظر ثالثاً وجہ ممانعت علم غیب کی اسناد مطلق بے ذکر تعلیم الٰہی عزوجل ہے شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ نے لمعات میں اس طرف ایما فرمایا اقول اور وہ بیشک وجیہہ ہے جس طرح بغیر اللہ عزوجل کی مشیت کو ملائے ہوئے یوں کہنا کہ میں یوں کردوں گا مکروہ ہے قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ہرگز نہ کہنا کسی چیز کو کہ میں کل ایسا کرنے والا ہوں مگر یہ کہ خدا چاہے۔ علم غیب بالذات اللہ عزوجل کے لئے خاص ہے کفار اپنے معبودان باطل وغیرہم کے لئے مانتے تھے لہٰذا مخلوق کو عالم الغیب کہنا مکروہ اور یوں کوئی حرج نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے سے امور غیب پر انہیں اطلاع ہے یہ دوسرا احتمال ہے کہ علما نے اس حدیث میں ذکر فرمایا اس تقدیر پر بھی ممانعت ادب کلام کی طرف ناظر ہے نہ یہ کہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو بتعلیم الٰہی غیب پر اطلاع کا عقیدہ ممنوع ہی ہو شرک تو درکنار جو اس طائفہ کا مقصود ہے۔ ھٰکَذَا یَنْبَغِی التَّحْقِیْقُ وَاللّٰہُ تَعَالٰی وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ حدیث ۱۶۹: محمد بن اسحٰق تابعی ثقہ امام السیر والمغازی نے ابو وجزہ یزید بن عبید سعدی سے روایت

کی جب (غزوہ حنین میں) مشرکین بھاگ گئے مالک بن عوف (کہ اس لڑائی میں سردار کفار ہوازن تھے) بھاگ کر طائف میں پناہ گزیں ہوئے رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ ایمان لاکر حاضر ہو تو ہم اُس کے اہل و مال اُسے واپس دیں یہ خبر مالک بن عوف کو پہنچی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے جب کہ حضور مقام جعرانہ سے نہضت فرما چکے تھے سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے اہل و مال اُنہیں واپس دئے اور سَو اونٹ اپنے خزانۂ کرم سے عطا کئے فَقَالَ مَالِكُ ابْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُخَاطِبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَصِيْدَةٍ ؎

مَا اِنْ رَاَيْتُ وَلَا سَمِعْتُ بِوَاحِدٍ فِي النَّاسِ كُلِّهِمْ كَمِثْلِ مُحَمَّدٍ
اَوْفٰى وَاَعْطٰى لِلْجَزِيْلِ لِمُجْتَدٍ وَمَتٰى تَشَاءُ يُخْبِرُكَ عَمَّا فِي غَدٍ

میں نے تمام جہان کے لوگوں میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مثل نہ کوئی دیکھا نہ سنا سب سے زیادہ وفا فرمانے والے اور سب سے فزوں تر سائل نفع کو کثیر عطا بخشنے والے اور جب تو چاہے تجھے آئندہ کل کی خبر بتا دیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنہیں اُن کی قوم ہوازن اور قبائل ثمالہ وسلمہ وفہم پر سردار فرمایا حدیث ۱۷۰: معافی نے کتاب الجلیس والانیس میں بطریق حرمازی ابی عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی مالک بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ رئیس ہوازن اسلام لاکر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا وہ قصیدہ نعتیہ سُنایا (جس میں اسی مضمون کے شعر ذکر کئے) فَقَالَ لَهٗ خَيْرًا وَكَسَاهُ حُلَّةً حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے حق میں کلمۂ خیر فرمایا اور انہیں خلعت پہنایا ذَكَرَهُمَا الْحَافِظُ فِي الْاِصَابَةِ) اقول رضوان[۲۱۲] الٰہی کے بے شمار باران یاران مصطفےٰ صلی

[۲۱۲] مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع غیب پر قدرت و اختیار ہونے کا حدیثوں سے ثبوت۔

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پرسیں یوں نہ کہا کہ مَتٰی یَشَاءُ جب وہ چاہیں تجھے غیب کی خبر دے دیں اس میں اُس صورت پر بھی صادق آسکنے کا احتمال رہتا جب بتانے والے کو کوئی اختیار نہ دیا جائے بلکہ سال دو سال میں ایک آدھ بات پر اطلاع عطا ہو ایسا جاننے والا بھی توریۃ و ایہام کے طور پر کہہ سکتا ہے کہ جب چاہوں گا نہیں غیب کی خبر دے دوں گا کہ وہ اُس وقت چاہے گا جب اُسے اتفاق سے کوئی خبر ملے گی تو شرطیہ سچا ہے بلکہ یوں فرمایا کہ جب تو چاہے وہ تجھے غیب کی خبر دے دیں گے یہاں سائل مطلق مخاطب ہے کسے باشد نہ وہ معین نہ اُس کے پوچھنے کا وقت محدود نہ عَدَدِ معرفہ بلکہ نکرہ غیر مخصوص تو حاصل یہ ٹھہرے گا کہ جو شخص چاہے جس وقت چاہے جس آئندہ بات کو چاہے حضور بتا دیں گے یہ اُسی کی شان ہو سکتی ہے جو بالفعل تمام آئندہ باتوں کو جانتا ہو یا اطلاع غیب اُس کے ارادہ خواہش پر کر دی گئی ہو کہ جب چاہے معلوم کرلے ورنہ یہ اطلاق ہرگز صادق نہیں آسکتا اسے ایک نظیر محسوس میں دیکھئے۔ زید فقیر ہے نہ پاس کچھ رکھتا ہے نہ بادشاہی خوانوں پر اُس کا ہاتھ پہنچتا ہے مگر بادشاہ کبھی کبھی اُسے دو چار توڑے بخش دیتا ہے وہ شخص پہلو رکھ کر یہ کہے تو کہہ لے کہ میں جب چاہوں ایک توڑا خیرات کر دوں کہ آپ ہی اُسی وقت چاہے گا جب پائے گا مگر عام فقیروں کو اشتہار دے کہ تم جس وقت چاہو میں توڑا عطا کر دوں تو ضرور غلط کہا اور دم بھر میں اُس کا دروغ کھل سکتا ہے فقیر مانگیں اور نہ مال ہے نہ خزانے پر اختیار تو کہاں سے دے گا ہاں اگر بادشاہ نے بالفعل ایسے خزانے دے دئے کہ جب کوئی کچھ مانگے یہ دے اور کمی نہ ہو یا بالفعل نہ سہی تو خزانوں پر اختیار ہی دیا ہو کہ جس وقت جو چاہے لے لے تو وہ بیشک ایسی بات کہہ سکتا ہے۔ اب یہ حدیثیں فرما رہی ہیں کہ صحابی یہ صفت کریم حضور کی نعت اقدس میں عرض کرتے ہیں اور حضور انکار نہیں فرماتے بلکہ خلعت و انعام بخشتے ہیں تو صراحۃً یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اطلاع غیب حضور کے ارادہ اختیار پر رکھدی ہے اور واقعی [213] انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام

کی شان ایسی ہی ہے امام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی فرماتے ہیں اَلنُّبُوَّۃُ عِبَارَۃٌ عَمَّا یَخْتَصُّ بِہٖ النَّبِیُّ وَیُفَارِقُ بِہٖ غَیْرَہٗ وَھُوَ یَخْتَصُّ بِاَنْوَاعٍ مِنَ الْخَوَاصِّ اَحَدُھَا اَنَّہٗ یَعْرِفُ حَقَائِقَ الْاُمُوْرِ الْمُتَعَلِّقَۃِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَصِفَاتِہٖ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَالدَّارِ الْاٰخِرَۃِ عِلْمًا مُخَالِفًا لِعِلْمِ غَیْرِہٖ بِکَثْرَۃِ الْمَعْلُوْمَاتِ وَزِیَادَۃِ الْکَشْفِ وَالتَّحْقِیْقِ ثَانِیْھَا اَنَّ لَہٗ فِیْ نَفْسِہٖ صِفَۃً بِھَا تَتِمُّ الْاَفْعَالُ الْخَارِقَۃُ لِلْعَادَۃِ کَمَا اَنَّ لَنَا صِفَۃً تَتِمُّ بِھَا الْحَرَکَاتُ الْمَقْرُوْنَۃُ بِاِرَادَتِنَا وَھِیَ الْقُدْرَۃُ ثَالِثُھَا اَنَّ لَہٗ صِفَۃً بِھَا یُبْصِرُ الْمَلٰئِکَۃَ وَیُشَاھِدُھُمْ کَمَا اَنَّ لِلْبَصِیْرِ صِفَۃً بِھَا یُفَارِقُ الْاَعْمٰی رَابِعُھَا اَنَّ لَہٗ صِفَۃً بِھَا یُدْرِکُ مَا سَیَکُوْنُ فِی الْغَیْبِ یعنی نبوت وہ چیز ہے جو نبی کے ساتھ خاص ہے اور نبی اُس کے سبب اوروں سے ممتاز ہے اور وہ کئی قسم کے خاصے ہیں جن سے نبی مختص ہوتا ہے ایک یہ کہ جو امور اللہ عزوجل کی ذات و صفات اور ملائکہ و آخرت سے متعلق ہیں نبی اُن کے حقائق کا ایسا علم رکھتا ہے کہ اوروں کے علم زیادت معلومات و فزونی تحقیق و انکشاف میں اُن سے نسبت نہیں رکھتے دوم یہ کہ نبی کے لئے اُس کی ذات میں ایک وصف ہوتا ہے جس سے افعال خلاف عادت (جنہیں معجزہ کہتے ہیں) انصرام پاتے ہیں جس طرح ہمارے لئے ایک صفت ہے کہ اُس سے ہماری حرکات ارادیہ پوری ہوتی ہیں جسے قدرت کہتے ہیں سوم یہ کہ نبی کے لئے ایک صفت ہوتی ہے جس سے وہ ملائکہ کو دیکھتا ہے جس طرح انکھیارے کے پاس ایک صفت ہے جس کے باعث وہ اندھے سے ممتاز ہے چہارم یہ کہ نبی کے لئے ایک صفت ہوتی ہے جس سے وہ آئندہ غیب کی باتیں جان لیتا ہے نَقَلَہٗ عَنْہُ الْعَلَّامَۃُ الزَّرْقَانِیُّ فِیْ صَدْرِ شَرْحِ الْمَوَاھِبِ اقول مسلمانو اس حدیث شریف اور ان امام باعظمت ان حکیم امت قدس سرہ المنیف کے ارشاد لطیف کو امام الوہابیہ کے قول کثیف سے ملا کر دیکھو کہ حضرات انبیائے کرام

علیہم الصلاۃ والسلام کے بارے میں اہل حق و اہل باطل کے عقائد کا فرق ظاہر ہو۔ یہ فرماتے ہیں انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی ذات میں رب عزوجل نے ایک صفت ایسی رکھی ہے جس سے وہ خرق عادت کرتے ہیں جس طرح ہم اپنے ارادے سے چلتے پھرتے ہیں، حرکت کرتے ہیں ایک صفت رکھی ہے جس سے وہ ملٰئکہ کو دیکھتے ہیں ایک صفت دی ہے جس سے وہ غیب کی آئندہ باتیں جانتے ہیں یہ کہتا ہے "اُن کو کسی نوع کی قدرت نہیں کسی کام میں نہ بالفعل اُن کو دخل ہے نہ اُس کی طاقت رکھتے ہیں ایضاً کچھ اس بات میں بھی ان کو بڑائی نہیں کہ اللہ صاحب نے غیب دانی اُن کے اختیار میں دی ہو کہ جس آئندہ بات کو جب ارادہ کریں تو دریافت کریں کہ فلانے کی اولاد ہوگی یا نہ ہوگی یا اس سوداگری میں اس کو فائدہ ہوگا یا نہ ہوگا یا اس لڑائی میں فتح پاوے گا یا شکست کہ ان باتوں میں بھی سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بےخبر ہیں اور نادان ایضاً جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کریگا دنیا خواہ قبر خواہ آخرت میں اُس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا اور اگر کچھ بات اللہ نے کسی مقبول بندے کو وحی یا الہام سے بتائی کہ فلانے کام کا انجام بخیر ہے یا بُرا سو وہ مجمل ہے اور اُس سے زیادہ معلوم کر لینا اور اُس کی تفصیل دریافت کرنی اُن کے اختیار سے باہر ہے"۔ **اقول** اتنا لفظ سچ ہے کہ اللہ عزوجل کے بتانے سے زیادہ کوئی معلوم نہیں کر سکتا ہمارے اختیاری افعال کب عطائے الٰہی و ارادۂ الٰہیہ سے بڑھ کر ہو سکتے ہیں مگر کَلِمَۃُ حَقٍّ اُرِیْدَ بِھَا بَاطِلٌ خوارج کی طرح یہ سچا لفظ اس نے باطل ارادے سے کہا ہے وہ اس سے اُن کے اختیار عطائی کا بھی سلب چاہتا ہے یعنی انبیاء علیہم الصلاۃ والتسلیم کو خدا کا دیا ہوا اختیار بھی نہیں بلکہ عاجز و مجبور محض ہیں الحسن نے صاف تصریح کی ہے "کہ ظاہر کی چیزوں کو دریافت کرنا لوگوں کے اختیار میں ہے جب چاہیں کریں جب چاہیں نہ کریں سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے دریافت کر لیجے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے کسی نبی و ولی کو بھوت

وپری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی اللہ صاحب اپنے ارادے سے کبھی کسی کو جتنی بات چاہتا ہے خبر دیتا ہے سو یہ اپنے ارادے کے موافق نہ اُن کی خواہش پر" اسی کے اس اعتقاد باطل کا حدیث مذکور وقول مسطور امام مشہور میں رد صریح ہے بالجملہ فرق یہ ہے کہ حدیث کے ارشاد اور اُن کے مطابق اہل حق کے اعتقاد میں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اظہار خوارق وادراک غیب میں انسان مختار بعطائے قادر جلیل الاقتدار ہیں کہ جس طرح عام آدمیوں کو ظاہری حرکات وظاہری ادراکات کے اختیارات حضرت واہب العطیات نے بخشے ہیں کہ جب چاہیں دست وپا کو جنبش دیں چاہیں نہ دیں جب چاہیں آنکھ کھول کر کوئی چیز دیکھ لیں چاہیں نہ دیکھیں اگرچہ بے خدا کے چاہے وہ کچھ نہیں چاہ سکتے اور وہ چاہیں اور خدا نہ چاہے تو اُن کا چاہا کچھ نہیں ہو سکتا اور وہ عطائی اختیارات اُس کے حقیقی ذاتی اختیار کے حضور کچھ نہیں چل سکتے بعینہٖ یہی حالت حضرات انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی دربارہ معجزات وادراک مغیبات ہے کہ رب عزوجل نے انہیں ظاہری جوارح وسمع وبصر کی طرح باطنی صفات وہ عطا فرمائی ہیں کہ جب چاہیں خرق عادات فرمادیں مغیبات کو معلوم فرمالیں چاہیں نہ فرمائیں اگرچہ بے خدا کے چاہے نہ وہ چاہ سکتے ہیں نہ بے ارادۂ الٰہیہ ان کا ارادہ کام دے سکتا ہے اور امام الوہابیہ کے نزدیک ایسا نہیں بلکہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام پتھر کی طرح عاجز محض ومجبور مطلق ہیں کہ ہلانے والا محض اپنے قسری ارادے سے بے اُن کے توسط اختیار عطائی کے اپنے ارادے کے موافق نہ اُن کی خواہش پر ہلا دے تو ہل جائیں ورنہ مجبور پڑے رہیں یہ کس ناکس اپنے اس خیال پر یہ دلیل لایا کہ "چنانچہ پیغمبر کو بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ بعض بات دریافت کرنے کی خواہش ہوئی اور وہ بات نہ معلوم ہوئی پھر جب اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو ایک آن میں بتا دی چنانچہ منافقوں نے حضرت عائشہ پر تہمت کی اور حضرت کو بڑا رنج ہوا اور کئی دن تک بہت تحقیق کیا کچھ حقیقت نہ معلوم

ہوئی جب اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو بتا دیا کہ منافق جھوٹے ہیں اور عائشہ پاک "
اقول اگر اختیار ذاتی وعطائی میں فرق کی تمیز ہوتی تو جان لیتا کہ ایسے اتفاقات اختیار عطائی کے اصلا منافی نہیں مراد کا اختیار سے متخلف نہ ہو سکنا قدرت ذاتیہ الٰہیہ کا خاصہ ہے قدرت عطائیہ انسانیہ میں لاکھ بار ایسا ہوتا ہے کہ آدمی ایک کام کیا چاہتا ہے اور اللہ نہیں چاہتا نہیں بن پڑتا اس سے نہ انسان پتھر ہو گیا نہ اس کا اختیار عطائی مسلوب عطائی کی شان ہی یہ ہے کہ جب تک ارادۂ ذاتیہ حقیقیہ الٰہیہ مساعدت نہ فرمائے کام نہیں دیتا طرفہ[۲۱۵] قہر بر قہر یہ ہے کہ ادھر تو تو نے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو عیاذاً باللہ پتھر بنا یا تھا اُدھر اپنے معبود کو ایک آدمی کے برابر کر چھوڑا کہ "غیب کی دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب کی شان ہے" او اللہ عزوجل کو سخت عیب لگانے والے بے ادب گستاخ یہ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کی شان نہیں وہ اس بیہودہ مہمل شان سے پاک ومنزہ ہے اُس کا علم اُس کی صفت ذاتیہ ہے اُس کے اختیار سے نہیں اُس کا مخلوق نہیں ازلی ابدی ہے حادث نہیں او بدعقل بدزبان غیب کا دریافت کرنا اختیار میں ہونے کے یہی معنی یا کچھ اور کہ بالفعل تو معلوم نہیں مگر چاہے تو معلوم کر سکتا ہے تف بر روئے بے دینی یہ تیرا موہوم خدا جاہل بالفعل محل حوادث ہوگا سچا خدا تیری یہ صریح گالی ہے بے نہایت متعالی ہے تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ؕ
مسلمانو دیکھا تم نے یہ ایمان ہے اس گمراہ کا انبیا اور خود حضرت عزت کی جناب میں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ؕ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ خیر اُس کی ضلالتیں کہاں تک لکھیے مَا عَلٰى مِثْلِهٖ يُعَدُّ الْخَطَاءُ حدیث دکھا کر اتنا پوچھیے کہ کیوں صاحب وہاں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غضب فرمایا کہ حکم شرک

---

[۲۱۵] امام الوہابیہ اللہ عزوجل کو صریح گالیاں دیتا اور صاف جاہل مانتا ہے۔

لگایا مگر انصار کی چھوکریوں کو اتنا ارشاد ہوا کہ اسے رہنے دو یہاں جو یہ مرد عاقل یہ صحابی فاضل نعت حضور میں اس سے بھی زیادہ عظیم بات عرض کر رہے ہیں اور حدیث فرماتی ہے کہ حضور منع نہیں کرتے بلکہ اور انعام و اکرام بخشتے ہیں یہ شرک وہابیت پر کیسی آفت ہے اب یاد کرو اپنی اوندھی مت الٹی کھوپڑی "چہ جائیکہ عاقل مرد کہے یا سن کر پسند کرے" کچھ یہ بھی سوچا کہ کہنے والے کون تھے اور سنکر پسند کرنے والے کون کَذٰلِكَ یَقْذِفُ اللّٰهُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ط وَلَكُمُ الْوَیْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ

حدیث ۱۷۱: اور بڑھ کر سنئے شرک فی العادۃ کے بیان میں لکھا۔ "اللہ صاحب نے اپنے بندوں کو سکھایا ہے کہ دنیا کے کاموں میں اللہ کو یاد رکھیں اور اس کی کچھ تعظیم کرتے رہیں جیسے اولاد کا نام عبد اللہ خدا بخش رکھنا جس چیز کو فرمایا اُس کو برتنا جو منع کیا اُس سے دور رہنا اور یوں کہنا کہ اللہ چاہے تو ہم فلانا کام کریں گے اور اُس کے نام کی قسم کھانی اس قسم کی چیزیں اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے بتائی ہیں پھر کوئی کسی انبیاء اولیاء بھوت پری کی اس قسم کی تعظیم کرے جیسے اولاد کا نام عبد النبی امام بخش رکھے کھانے پینے پہننے میں رسموں کی سند پکڑے یا یوں کہے کہ اللہ و رسول چاہے گا تو میں آؤں گا یا پیغمبر کی قسم کھاوے سو ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے اس کو اشراک فی العادۃ کہتے ہیں۔" پھر اس شرک کی فصل میں اس مدعا کے ثبوت کو مشکوٰۃ کے باب الاسامی سے شرح السنہ کی حدیث بروایت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ نہ کہو جو چاہے اللہ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں کہو کہ جو چاہے ایک اللہ اور اس پر یہ فائدہ چڑھایا" یعنے جو کہ اللہ کی شان ہے اور اُس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اُس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے گو کیسا ہی بڑا ہو مثلاً یوں نہ بولو کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلاں کام ہو جائے گا کہ سارا کاروبار جہاں کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔" اقول

وباللہ التوفیق اولاً وہی قدیم لت وہی پرانی علت کہ دعوے کے وقت آسمان نشین اور دلیل لانے میں اسفل السافلین۔ حدیث میں ہے تو اتنا کہ یوں نہ کہو وہ شرک کا حکم کدھر گیا۔

ثانیاً سخت عیاری ومکاری کی چال چلا مشکوٰۃ شریف کے باب مذکور میں حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ یوں مذکور تھی کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ نہ کہو جو چاہے اللہ اور چاہے فلاں بلکہ یوں کہو جو چاہے اللہ پھر چاہے فلاں مشکوٰۃ میں اسے مسند امام احمد وسنن ابی داؤد شریف کی طرف نسبت کر کے فرمایا وَفِیْ رِوَایَۃٍ مُنْقَطِعًا اور ایک روایت منقطع یعنی جس کی سند نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک متصل نہیں یوں آئی ہے یہاں وہ روایت شرح السنہ ذکر کی ہوشیار عیار نے دیکھا کہ اصل حدیث تو اس کے دعوٰی شرک کو داخل جہنم کیے دیتی ہے اُسے صاف الگ اُڑا گیا اور فقط یہ منقطع روایت نقل کر لایا۔ کیا یہ سمجھتا تھا کہ مشکوٰۃ اہل علم کی نظر سے نہاں ہے نہیں نہیں خوب جانتا تھا کہ مبتدی طالب علم حدیث میں پہلے اسی کو پڑھتا ہے مگر اُسے تو اُن بیچارے عوام کو چھلنا مقصود تھا جنہیں علم کی ہوا نہ لگی سمجھ لیا کہ ان پر اندھیری ڈال ہی لوں گا اہل علم نے اور کونسی مانی ہے کہ اسی پر معترض ہوں گے۔

ع اُس آنکھ سے ڈریے جو خدا سے نہ ڈرے آنکھ

ثالثاً امام الوہابیہ کا تو مبلغ علم یہی مشکوٰۃ ہے ہم اس مطلب[ف۲۱۷] کی احادیث اول ذکر کریں پھر بتوفیقہ تعالٰی ثابت کر دکھائیں کہ یہی حدیثیں اُس کے شرک کا کیسا سر توڑتی ہیں اول تو یہی حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی احمد وابی داؤد نے یوں مختصراً اور ابن ماجہ نے بسند حسن اس طرح مطولاً روایت کی حدثنا ھشام بن عمار ثنا سفیٰن بن

ف۲۱۷ اللہ ورسول چاہیں تو یہ کام ہو جائے گا اس قول کے مطابق جلیل ونفیس بحث اور احادیث کا جمع۔

عُیَیْنَۃَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَاٰی فِی النَّوْمِ اَنَّہٗ لَقِیَ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ فَقَالَ نِعْمَ الْقَوْمُ اَنْتُمْ لَوْلَا اَنَّکُمْ تُشْرِکُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ ذَالِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَعْرِفُھَا لَکُمْ قُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ مَاشَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی اہلِ اسلام سے کسی صاحب کو خواب میں ایک کتابی ملا وہ بولا تم بہت خوب لوگ ہو اگر شرک نہ کرتے تم کہتے ہو جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن مسلم نے یہ خواب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی فرمایا سنتے ہو خدا کی قسم تمہاری اس بات پر مجھے بھی خیال گزرتا تھا یوں کہا کرو جو چاہے اللہ پھر جو چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ حدیث ابن ابی شیبہ وطبرانی وبیہقی وغیرہم نے بھی روایت کی **حدیث ۱۷۲**: ابن ماجہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا حَلَفَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلْ مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشِئْتُ وَلٰکِنْ لِّیَقُلْ مَاشَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شِئْتُ جب تم میں کوئی شخص قسم کھائے تو یوں نہ کہے کہ جو چاہے اللہ اور میں چاہوں ہاں یوں کہے کہ جو چاہے اللہ پھر میں چاہوں **حدیث ۱۷۳**: نیز ابن ماجہ واحمد وبغوی وابن قانع وغیرہم نے بھی مضمون طفیل بن سنجرہ برادر مادری ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا بَیْدَ اَنَّہٗ اَعْنِی ابْنَ مَاجَۃَ اَحَالَہٗ عَلٰی حَدِیْثِ حُذَیْفَۃَ فَقَالَ نَحْوَہٗ وَلَمْ یَسُقْ لَفْظَہٗ اور مسند امام احمد بسند حسن صحیح کہ حَدَّثَنَا بَھْزٌ وَعَفَّانٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ طُفَیْلِ بْنِ سَخْبَرَۃَ اَخِیْ عَائِشَۃَ لِاُمِّھَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یوں ہے کہ انہیں خواب میں کچھ یہودی ملے انہوں نے ابنیت عزیر علیہ الصلاۃ والسلام ماننے کا ان

پر اعتراض کیا انہوں نے کہا تم خاص کامل لوگ ہو اگر یوں نہ کہو کہ جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر کچھ نصاریٰ ملے اُن سے بھی ابنیت مسیح کے جواب میں یہی سُنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خواب عرض کیا حضور نے خطبے میں بعد حمد وثنائے الٰہی فرمایا اِنَّکُمْ کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ کَلِمَۃً کَانَ یَمْنَعُنِیْ الْحَیَاءُ مِنْکُمْ اَنْ عَنْہَا کُمْ اَنَّہَا لَا تَقُوْلُوْا مَاشَآءَ اللّٰہُ وَمَاشَآءَ مُحَمَّدٌ تم لوگ ایک بات کہا کرتے تھے مجھے تمہارا لحاظ روکتا تھا کہ تمہیں اُس سے منع کر دوں یوں نہ کہو جو چاہے اللہ اور جو چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **حدیث ۱۷۴**: سنن نسائی میں بسند صحیح بطریق مسعر عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَسَارٍ قتیلہ بنت صیفی جہنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اَنَّ یَہُوْدِیًّا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تُنَدِّدُوْنَ وَاِنَّکُمْ تُشْرِکُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَاشَآءَ اللّٰہُ وَشِئْتَ وَتَقُوْلُوْنَ وَالْکَعْبَۃِ فَاَمَرَہُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادُوْا اَنْ یَّحْلِفُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ وَیَقُوْلُ اَحَدُ مَاشَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ شِئْتَ یعنی ایک یہودی نے خدمتِ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر ہو کر عرض کی بیشک تم لوگ اللہ کا برابر والا ٹھہراتے ہو بیشک تم لوگ شرک کرتے ہو یوں کہتے ہو جو چاہے اللہ چاہو تم۔ اور کعبے کی قسم کھاتے ہو اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم فرمایا کہ قسم کھانا چاہیں تو یوں کہیں رب کعبہ کی قسم اور کہنے والا یوں کہے جو چاہے اللہ اور پھر جو چاہو تم یہ حدیث سنن بیہقی میں بھی ہے۔ نیز ابن سعد نے طبقات اور طبرانی معجم کبیر میں بطریق مذکور مسعر اور ابن مندہ نے بطریق الْمَسْعُوْدِیِّ عَنْ مَعْبَدِ نِ الْجُدُلِیِّ عَنِ ابْنِ یَسَارِنِ الْجُہَنِیِّ عَنْ قُتَیْلَۃَ الْجُہَنِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا روایت کی اور امام احمد نے مسند میں اس طریق سعودی سے بسند صحیح یوں روایت فرمائی حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ ثنا یحیی

الْمَسْعُوْدِیُّ ثَنِیْ مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ قُتَیْلَۃَ بِنْتِ صَیْفِیٍّ نِ الْجُھَنِیَّۃِ قَالَتْ اَتٰی حَبْرٌ مِّنَ الْاَحْبَارِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ نِعْمَ الْقَوْمُ اَنْتُمْ لَوْلَا اَنَّکُمْ تُشْرِکُوْنَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَمَا ذَاکَ قَالَ تَقُوْلُوْنَ اِذَا حَلَفْتُمْ وَالْکَعْبَۃِ قَالَتْ فَاَمْھَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا ثُمَّ قَالَ اِنَّہٗ قَدْ قَالَ فَمَنْ حَلَفَ فَلْیَحْلِفْ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ قَالَ یَا مُحَمَّدُ نِعْمَ الْقَوْمُ اَنْتُمْ لَوْلَا اَنَّکُمْ تَجْعَلُوْنَ لِلّٰہِ نِدًّا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَمَا ذَاکَ قَالَ تَقُوْلُوْنَ مَا شَآءَ اللّٰہُ وَشِئْتَ قَالَتْ فَاَمْھَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَالَ اِنَّہٗ قَدْ قَالَ مَا شَآءَ اللّٰہُ فَلْیَفْصِلْ بَیْنَھُمَا ثُمَّ شِئْتَ یعنی یہود کے ایک عالم نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی اے محمد آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر شرک نہ کیجیے فرمایا سبحان اللہ یہ کیا کہا آپ کعبہ کی قسم کھاتے ہیں اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ مہلت دی یعنی ایک مدت تک کچھ ممانعت نہ فرمائی پھر فرمایا یہودی نے ایسا کہا ہے تو اب جو قسم کھائے وہ رب کعبہ کی قسم کھائے .... یہودی نے عرض کی اے محمد آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر اللہ کا برابر والا نہ ٹھہرائیے فرمایا سبحان اللہ یہ کیا۔ کہا آپ کہتے ہیں جو چاہے اللہ اور چاہو تم۔ اس پر بھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہلت تک کچھ نہ فرمایا بعدہٗ فرما دیا اس یہودی نے ایسا کہا ہے تو اب جو کہے کہ جو چاہے اللہ تعالیٰ تو دوسرے کے چاہنے کو جدا کر کے کہے کہ پھر چاہو تم۔ بحمد اللہ یہ احادیث کثیرہ صحیحہ جلیلہ متصلہ کتب صحاح سے ہیں امام الوہابیہ نے ان سب کو بالائے طاق رکھ کر شرح السنہ کی ایک روایت منقطع دکھائی اور بحمد اللہ اس میں بھی کہیں اپنے حکم شرک کی بو نہ پائی اقول وباللہ التوفیق اب بفضلہ تعالیٰ ملاحظہ کیجیے کہ یہی حدیثیں

اس کے دعوے شرک کو کس کس طرح جہنم رسید فرمائی ہیں اولاً ان احادیث[218] سے ثابت کہ صحابہ کرام میں یہ قول کہ اللہ و رسول چاہیں تو یہ کام ہو جائے گا یا اللہ اور تم چاہو تو یوں ہوگا شائع و ذائع تھا اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر مطلع تھے اور انکار نہ فرماتے تھے بلکہ اُس عالم یہود کے ظاہر الفاظ تو یہ ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی ایسا فرمایا کرتے تھے امام الوہابیہ اسے شرک کہتا ہے تو ثابت ہوا کہ اُس کے نزدیک صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شرک کرتے تھے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منع نہ فرماتے تھے ثانیاً[219] حدیث طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ دیکھو کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس لفظ کا خیال مجھے بھی گزرتا تھا مگر تمہارے لحاظ سے منع نہ کرتا تھا جب یہ لفظ امام الوہابیہ کے نزدیک شرک ٹھہرا تو معاذ اللہ نبی نے دانستہ شرک کو گوارا کیا اور اس سے ممانعت پر اپنے یاروں کے لحاظ پاس کو غلبہ دیا امام الوہابیہ کے یہاں یہ نبوت کی شان ہے والعیاذ باللہ رب العالمین ثالثاً[220] ایک یہودی نے آکر اعتراض کیا اس کے بعد حکم ممانعت ہوا تو امام الوہابیہ کے نزدیک صحابہ کرام بلکہ سید انام علیہ الصلاۃ والسلام کو سچی توحید اور اُس پر استقامت کی تاکید ایک یہودی نے سکھائی ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ رابعاً قتیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث صحیح دیکھو اُس یہودی کی عرض پر بھی فوراً حضور نے ممانعت نہ فرمائی بلکہ ایک زمانہ کے بعد خیال آیا

---

[218] امام الوہابیہ کے نزدیک صحابہ کرام شرک کیا کرتے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منع نہ فرماتے۔

[219] امام الوہابیہ کے طور پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک سے ممانعت پر اپنے یاروں کے لحاظ کو ترجیح دیتے۔

[220] امام الوہابیہ کے نزدیک صحابہ کرام و نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سچی توحید ایک یہودی نے سکھائی۔

[221] امام الوہابیہ کے نزدیک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرک سے منع بھی کیا تو صرف اس خیال سے کہ ایک مخالف اعتراض کرتا ہے۔

اور فرمایا وہ یہودی اعتراض کر گیا ہے اچھا یوں نہ کہا کرو تو امام الوہابیہ کے نزدیک اللہ کے رسول نے آپ تو شرک سے نہ روکا یا شرک کو شرک نہ جانا جب ایک کافر نے بتایا اس پر بھی ایک مدت تک شرک کو روا رکھا پھر ممانعت بھی کی تو یوں نہیں کہ شرک کی برائی سے بلکہ یوں کہ ایک مخالف اعتراض کرتا ہے لہذا چھوڑ دو، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط خامساً[۲۲۳] ان سب دفتوں کے بعد جو تعلیم فرمائی وہ بھی ہماں آس در کاسہ لائی ارشاد ہوا کہ یوں کہا کرو جو چاہے اللہ پھر چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو یہ کام ہوگا۔ امام الوہابیہ کے لفظ یاد کیجیے " یہ خاص اللہ کی شان ہے اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا " مسلمانو للہ انصاف جو بات خاص شان الٰہی عزوجل ہے جس میں کسی مخلوق کو کچھ دخل نہیں اس میں دوسرے کو خدا کے ساتھ (اور) کہہ کر ملایا تو کیا اور (پھر) کہہ کر ملایا تو کیا۔ شرک سے کیونکر نجات ہو جائے گی مثلاً آسمان و زمین کا خالق ہونا اپنی ذاتی قدرت سے تمام اولین و آخرین کا رازق ہونا خاص خدا کی شانیں ہیں کیا اگر کوئی یوں کہے کہ اللہ و رسول خالق السموات والارض ہیں اللہ و رسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق عالم ہیں جبھی شرک ہوگا اور اگر کہے کہ اللہ پھر رسول خالق السموات والارض ہیں اللہ پھر رسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق جہاں ہیں تو شرک نہ ہوگا مسلمانو گمراہوں کے امتحان کے لئے ان کے سامنے یوں ہیں کہہ دیکھو کہ اللہ پھر رسول عالم الغیب ہیں اللہ پھر رسول ہماری مشکلیں کھول دیں دیکھو تو یہ حکم شرک جڑتے ہیں یا نہیں اسی لئے تو یہ عیار مشکوٰۃ کی اُس حدیث منفصل صحیح ابی داؤد کی مہر بجری بچا گیا تھا جس میں لفظ پھر کے ساتھ اجازت ارشاد ہوئی تو ثابت ہوا کہ اس مردک کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودی کا اعتراض

---

[۲۲۳] امامیہ کے نزدیک بعد اعتراض بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو تعلیم فرمایا وہ خود شرک ہے۔

پا کر بھی جو تبدیلی کی وہ خود شرک کی شرک ہی رہی۔ مسلمانو یہ حاصل ہے رسول کی جناب میں اس گستاخ کے اعتقاد کا وَسَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ ؕ یہ تو اُن کے طور پر نتیجہ احادیث تھا ہم اہل حق کے طور پر پوچھو تو،

اقول وباللہ التوفیق [۲۲۳] بحمد اللہ تعالیٰ نہ صحابہ نے شرک کیا نہ معاذ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرک سنکر گوارا فرمایا کسی کے لحاظ و پاس کو کام میں لانا ممکن تھا نہ یہودی مردک تعلیم توحید کر سکتا تھا بلکہ حقیقت امر یہ ہے کہ مشیت حقیقیہ ذاتیہ مستقلہ اللہ عزوجل کے لئے خاص ہے اور مشیت عطائیہ تابعہ لمشیۃ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ نے اپنے عباد کو عطا کی ہے مشیت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کائنات میں جیسا کچھ دخل عظیم بعطائے رب کریم جل جلالہ ہے وہ اُن تقریرات جلیلہ سے کہ ہم نے زیر حدیث [۳۱] ذکر کیں واضح و آشکار ہے محمد رسول اللہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک نائب و خادم سیدنا علی مرتضیٰ مشکلکشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنےٰ کی نسبت امت مرحومہ کا جو اعتقاد ہے وہ شاہ عبد العزیز صاحب کی عبارت مذکورۂ مقدمہ سے اظہار ہے کہ "حضرت امیر و ذریہ طاہرہ او را تمام امت برمثال پیران و مرشدان می پرستند و امور تکوینیہ را بایشاں وابستہ میدانند" اور خود امام الوہابیہ [۲۲۴] اس تقویۃ الایمان کے کفری ایمان سے پہلے جو ایمان صراط المستقیم میں رکھتا تھا وہ بھی یہی تھا جہاں کہتا تھا "مقامات ولایت بل سائر خدمات مثل قطبیت و غوثیت و ابدالیت وغیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضےٰ تا انقراض دنیا ہمہ بواسطہ ایشان ست و در سلطنت سلاطین و امارت امراء ہمت ایشاں را دخلے ست کہ

---

[۲۲۳] احادیث مشیت کی نفیس تقریر منیر۔ [۲۲۴] امام الوہابیہ کی تصریح کہ بادشاہوں کو سلطنت امیروں کو امارت ملنے میں مولیٰ علی کی ہمت کو دخل ہے۔

برسیاحین عالم ملکوت مخفی نیست۔" اب کہ تقویۃ الایمان نے بحکم قُلْ بِئْسَمَا یَأْمُرُكُمْ
بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؎ اسے تمام امت مرحومہ کے خلاف
ایک نیا ایمان سخت بُرا ایمان نام کا ایمان اور حقیقت میں پرلے سرے کا کفران سکھایا
یہ اسفل السافلین پہنچا اب وہ بات کہ سیاحانِ عالم بالا پر ظاہر تھی اسے کیونکر سوجھائی
دے وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ؎ اس مشیت مبارکہ عطائیہ کے
باعث صحابہ کرام نام الٰہی عز جلالہ کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام
پاک ملا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ و رسول چاہیں تو یہ کام ہو جائے گا مگر از انجا کہ
طریق ادب سے اقرب و انسب یہ ہے کہ مشیت ذاتیہ و مشیت عطائیہ میں فرق
مراتب نفس کلام سے واضح ہو کہ کسی احمق کو توہم مساوات نہ گزرے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو اس کلمے پر خیال گزرنا تھا پھر ملاحظہ فرماتے کہ یہ اہل توحید میں معنی حق و صدق ہیں
ملحوظ ہیں محبت خدا اور رسول اور نام پاک خلیفۃ اللہ الاعظم جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے تبرک و توسل نہیں اس قول پر باعث ہے اور بات فی نفسہ شرعاً ممنوع
نہیں کہ واو مطلق جمع کے لئے ہے نہ مساوات ؎ نہ معیت کے واسطے لہذا منع نہ

؎ اقول وھٰذہ نکتۃ غفل عنھا بعض الجلۃ فجوز ماشاء اللہ ثم شاء
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وزعم ان لو اتی بالواو لکان شرکا جلیا فانما
یتم ان کانت الواو المستویۃ وھو باطل قطعا قال تعالیٰ ان اللہ وملئکتہ
یصلون علی النبی قال تعالیٰ اغنٰھم اللہ ورسولہ الی غیر ذٰلک مما لا یحصی
ومع ذٰلک بحمد اللہ لیس ملحظہ ملحظ ھٰؤلاء الارجاس الوھابیۃ
الجاعلۃ اثبات المشیئۃ للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرکا بنفسہ
کما سمعت من امامھم السحیق ان ذا شان یختص باللہ عزوجل
(باقی ص۱۸۶)

فرماتے تھے جب اُس یہودی خبیث نے جس کے خیالات امام الوہابیہ کے مثل تھے[۲۲۵] اعتراض کیا اور معاذ اللہ شرک کا الزام دیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رائے کریم کا زیادہ رجحان اسی طرف ہوا کہ ایسے لفظ کو جس میں احمق بدعقل مخالف جائے طعن جانے دوسرے سہل لفظ سے بدل دیا جائے کہ صحابہ کرام کا مطلب تبرک و توسل برقرار رہے اور مخالف کج فہم کو گنجائش نہ ملے مگر یہ بات طرز عبارت کے ایک گونہ آداب سے تھی معناً تو قطعاً صحیح تھی لہذا اُس کافر کے بکنے کے بعد بھی چنداں لحاظ نہ فرمایا گیا یہاں تک کہ طفیل بن سنجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ خواب دیکھا اور رویائے صادقہ القائے ملک ہوتا ہے اب اس خیال کی زیادہ تقویت ہوئی اور ظاہر ہوا کہ بارگاہِ عزت میں یہی ٹھہرا ہے کہ یہ لفظ مخالفوں کا جائے پناہ ٹھہرا ہے بدل دیا جائے جس طرح رب العزت جل جلالہ نے رَاعِنَا کہنے سے منع فرمایا تھا کہ یہود عنود اُسے اپنے مقصد مردود کا ذریعہ کرتے ہیں اور اسکی جگہ اُنظُرنَا کہنے کا ارشاد ہوا تھا ولہذا خواب میں کسی بندۂ صالح کو اعتراض کرتے نہ دیکھا کہ یوں تو بات فی نفسہ محل اعتراض نہ ٹھہرتی بلکہ خواب بھی دیکھا تو انہیں یہود و نصاریٰ اس امام الوہابیہ کے خیالوں کو معترض دیکھا تاکہ ظاہر ہو کہ صرف دہن دوزی مخالفان کی مصلحت داعی تبدیل لفظ ہے اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ اللہ و رسول چاہیں تو کام ہوگا بلکہ یوں کہو کہ اللہ پھر اللہ کا رسول کا چاہے تو کام ہوگا (پھر) کا لفظ کہنے سے وہ توہم مساوات

(بقیہ ص۱۸۵) وان لامدخل فیہ لمخلوق ومشیتہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایاتی بشئی فلوکان یذھب مذھب ھؤلاء والعیاذ باللہ لجعل ذکر مشیتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرکا مطلقا سواء فیہ الواو وثم کما علمت وھو قد صرح بجواز ماشاء اللہ ثم شاء لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتثبت ولا تزل – ۱۲ منہ

کہ ان وہابی خیال کے یہود و نصاریٰ یا یوں کہئے کہ ان یہودی خیال کے وہابیوں کو گزرنا ہے باقی نہ رہے گا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی تَوَاتُرِ اٰلَآئِہٖ والصلاۃ والسّلام علی انبیائہ اہل انصاف و دین ملاحظہ فرمائیں کہ یہ تقریر منیر کہ فیض قدیر سے قلب فقیر پر القا ہوئی کیسی واضح و مستنیر ہے اُن احادیث کو ایک مسلسل سلک گوہر بن میں منظوم کیا اور تمام مدارج و مراتب مرتبہ بحمد اللہ تعالیٰ نورانی نقشہ کھینچ دیا الحمد للہ کہ یہ حدیث فہمی ہم اہلسنت ہی کا حصہ ہے وہابیہ وغیرہم بدمذہبوں کو اُس سے کیا علاقہ ہے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ غرض احادیث صحیحہ ثابتہ تو اس دروغ گو کو تازیانہ پہنچا رہی ہیں رہی وہ روایت منقطعہ کہ اس نے ذکر کی اور یوہیں روایت[عــہ] اعتبار ام المؤمنین صدیقہ سے کہ یہود کے اعتراض پر فرمایا یوں نہ کہو بلکہ کہو مَا شَآءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ اقول اگر صحیح بھی ہو تو نہ ہمیں مضر نہ اُسے مفید کہ واو سے احتراز کی دو صورتیں ہیں تبدیل حرف جس کی طرف وہ احادیث صحیحہ ارشاد فرما رہی ہیں اور راسًا ترک عطف جس کا اس روایت میں ذکر آیا ایک صورت دوسری کی نافی و منافی نہیں نہ ذاتی میں حصر عطائی کی نفی کرے قال اللہ تعالیٰ فَلَمْ تَقْتُلُوْھُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ قَتَلَھُمْ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی اور جب بحمد اللہ تعالیٰ ہم خود حدیث سے مَاشَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ کی طرح مَاشَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ شَآءَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بھی اجازت دکھا چکے تو اب اصلا ہمیں اُن نکات و توجیہات کی حاجت نہ رہی جو شراح نے اس روایت منقطعہ اور اس حدیث مستقل میں بظاہر ایک نوع تغایر کے لحاظ سے ذکر کئے ہیں شیخ محقق قدس سرہ نے یہاں یہ نکتہ ذکر فرمایا" در ینجا غایت بندگی و تواضع و توجیہ ست زیرا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در غیر خود اسناد

عــہ اسے کتاب الاعتبار للحازمی ۱۲۰

مشیت اگرچہ بطریق تاخر و تبعیت باشد تجویز کرد اما در حق خود بآں نیز راضی نہ شد بلکہ امر کرد باسناد مشیت بر پروردگار تعالیٰ انتہا بے توہم شرکت " اقول یہ توجیہ بھی شرک امام الوہابیہ کی کبفر جنانی کو بس ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تواضعًا اپنی مشیت کا ذکر کرنے کو نہ فرمایا اوروں کے ذکر مشیت کی اجازت دی اگر شرک ہو تو معاذ اللہ یہ ٹھہرے گی کہ حضور نے اپنی ذات کریم کو شریکِ خدا کرنے سے منع فرمایا اور زید و عمر کو شریک کر دینا جائز رکھا۔ علامہ طیبی نے ایک اور توجیہ لطیف و دقیق کی طرف اشارہ کیا کہ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْمُوَحِّدِيْنَ وَمَشِيْئَتُهٗ مَغْمُوْرَةٌ فِىْ مَشِيْئَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمُضْمَحِلَّةٌ فِيْهَا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سردار موحدین ہیں اور حضور کی مشیئت اللہ عزوجل کی مشیئت میں مستغرق و گم ہے اقول تقریر اس اشارہ لطیفہ کی یہ ہے کہ عطف واؤ سے ہو خواہ ثُمَّ خواہ کسی حرف سے معطوف و معطوف علیہ میں مغایرت چاہتا ہے بلکہ ثُمَّ بوجہ افادہ فصل و تراخی زیادہ مفید مغایرت ہے اور سید الموحدین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے لئے کوئی مشیئت جداگانہ اپنے رب عزوجل کی مشیئت سے رکھی ہی نہیں اُن کی مشیئت بعینہ خدا کی مشیئت ہے اور مشیئت خدا بعینہ اُن کی مشیئت اور عطف کر کے کہئے تو دو کی سمجھی جائے گی کہ اللہ کی مشیئت اور ہے اور رسول کی مشیئت اور۔ لہذا یہاں عطف کے لئے ارشاد نہ فرمایا فقط مشیت اللہ وحدہ کا ذکر بتایا کہ اُس میں خود ہی مشیئۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر آجائے گا عِل جلالہٗ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هٰكَذَا يَنْبَغِىْ اَنْ يُّفْهَمَ هٰذَا الْمَقَامُ وَبِهٖ يَنْدَفِعُ مَا اَوْرَدَ عَلَيْهِ الْقَارِىْ مِنَ النَّقْضِ بِاَنَّ مَشِيْئَةَ غَيْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مُضْمَحِلَّةٌ فِىْ مَشِيْئَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى سُبْحَانَهٗ اھ اقول فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ الْاِضْمِحْلَالِ الْاِضْطِرَارِىِّ الْحَاصِلِ لِكُلِّ الْخَلْقِ وَالْاِخْتِيَارِىِّ الْمُخْتَصِّ بِخُلَّصِ عِبَادِ اللّٰهِ الْمُمْتَازِ فِيْهِ وَفِىْ كُلِّ صِفَةٍ لَهُمْ مِنْ بَيْنِهِمْ سَيِّدُهُمْ

بَيْنَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَرَضَ عَلَيْهِ اَيْضًا بِاَنَّهُ لَا يُفِيْدُ جَوَازَ الْاِتْيَانِ بِالْوَاوِ اھ اقول ما کان مساق کلام الطیبی لِاِثْبَاتِ جَوَازِ الْاِتْيَانِ بِالْوَاوِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَدَمُ اِفَادَتِهٖ نَقْصًا فِيْ مَرَامِهٖ اِنَّمَا اَرَادَ اِبْدَاءَ نُكْتَةِ الْفَرْقِ بَيْنَ مَشِيْئَتِهٖ وَمَشِيْئَةِ غَيْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ ذکر الاولٰی بِثُمَّ وَطَوٰی ذکر هٰذِهٖ رَأْسًا وَهٰذَا مُسْتَفَادٌ مِّنْ كَلَامِهٖ مَا بَيْنَ وَجْهٍ كَمَا سَمِعْتَ مِنَّا تَقْرِيْرَهٗ فَلَا اَدْرِيْ مَا الْمُرَادُ بِهٰذَا الْاِيْرَادِ ثُمَّ اَفَادَهٗ وَجْهًا اٰخَرَ لِلْفَرْقِ فَقَالَ مَا سَبَقَ مِنْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ لِمُجَرَّدِ الرُّخْصَةِ وَلَوْ قَالَ هٰهُنَا قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَانَ اَمْرُ وُجُوْبٍ اَوْ نَدْبٍ وَلَيْسَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ اھ اقول كَاَنَّهٗ يَسْتَنْبِطُ مِنْ تَرْكِ لَفْظَةِ لٰكِنْ هٰهُنَا فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ حِيْنَئِذٍ اَمْرًا مَّقْصُوْدًا وَاَقَلُّهُ النَّدْبُ بِخِلَافِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهٗ استدراک علی النّھی فیفید مجرد الرخصۃ ھٰذا ما ظھر لی فی تقریر مرامہ وانت تعلم انہ یرجع الفرق علٰی ھٰذا الی جھۃ العبارۃ فلو ذکر ھھنا لکن لساغ ان یذکر العطف بثم ولو ترکھا ثمہ لقال قولوا ماشاء اللّٰہ وحدہ ثم قال مع ان المشیئۃ المسندۃ الی فلان انما ھی مشیئۃ جزئیۃ لایجوز حملھا علی المشیئۃ الکلیۃ کما رمزنا الیہ فیما سبق من الکلام اھ ۔ اقول ھٰذا شیٔ متجاز عن البحث ومشیئۃ النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ایضا لا تحیط بجمیع مرادات اللّٰہ تعالٰی سبحٰنہ ھٰذا فقد کان افادۃ العلامۃ الطیبی وجھا رابعا وھو انہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم قال ھٰذا اے قولوا ماشاء اللّٰہ وحدہ دفعا لمظنۃ التھمۃ قولھم ماشاء اللّٰہ وشاء محمد صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تعظیما لہ وریاء لسمعتہ اھ

اقول اے والمظنة بحالها فی ذکر اسمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولو بثم فعدل الی ذکر اللہ تعالیٰ وحدہ ولیس یرید ان المظنة نشأت من الوا و اذ لو ارادہ لہ یصلح ما ذکرہ وجها للفرق بذکر مشیئة غیرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بثم لا مشیئتہ ھو فان المحذور علی ھذا ان کان ففی الواو لا فی ثم وفیها الکلام فارادة ھذا خروج عن اصل المرام ھذا تقریر کلامہ علی ما ظھر لی اقول وھوا ردؤا الوجوہ عندی وکیف یظن ان یظن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بصحابتہ فی ذکر نفسہ السمعة والریاء وحاشاہ وحاشاھم عن ذالک واحسن الوجوہ ما ذکرنا سابقا عن الطیبی وما قدمنا عن الشیخ المحقق مع ان کل ذالک مستغنی عنہ کما علمت وقد اشار الیہ القاری ایضا اذ قال اصل السؤال مدفوع لانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داخل فی عموم فلان فیجوز ان یقال ماشاء اللہ ثم ماشاء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولا یجوز ان یقال ماشاء اللہ وشاء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اھ اقول ولو استحضر حدیث ابن ماجۃ لم یحتج الی عموم فلان کما ان السائل لو استظھر لما سائل کما ان المجیبین لو تذکروہ لما ذھبوا الی ھنا وھنا فسبحان من لا یعزب عنہ شئ الحمد للہ یہ وصل مبارک کہ اعظم مقصد کتاب تھا بروجہ احسن واجمل اختتام کو پہنچا اور ہنوز اس کی ابحاث میں ردوہابیت کا بہت کلام باقی جس کا بعض ان شاء اللہ العزیز خاتمہ کتاب میں مذکور ہوگا یہاں تک اس باب میں وجہ دوم

لہ کما توھم الفاضل الراد فغاہ بما قد علمت بطلانہ بدلائل قاھرۃ لا قبل لاحد بھا زعما منہ ان الواو نص فی التسویۃ لا مجرد مظنۃ تھمۃ وباللہ العصمۃ ۱۲ منہ

پر بعد واسم پاک جامع ایک سوچودہ حدیثیں خاص متعلق بذات اقدس حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مذکور ہوئیں اور بعض آئندہ آتی ہے اور پچاس حدیثیں کہ ہم نے شمار کر کے شمار نہ کیں علاوہ ہیں ابنائے زماں میں کسل و تقاعد ہے لہذا بخوف ملالت زیادہ اطالت نہ کیجیے اور بتوفیقہ تعالیٰ بقیہ وصلوں کے وصل سے راحت و برکت لیجیے وباللہ التوفیق ۔

(وصل دوم) احادیث متعلقہ بحضرات انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والثنا حدیث ۱۷۵:
طبرانی معجم اوسط اور خرائطی مکارم الاخلاق میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب کوئی شخص سوال کرتا اگر حضور کو منظور ہوتا نَعَمْ فرماتے یعنی اچھا اور نہ منظور ہوتا تو خاموش رہتے کسی چیز کو لا یعنی نہ نہ فرماتے ایک روز ایک اعرابی نے حاضر ہو کر سوال کیا حضور خاموش رہے پھر سوال کیا سکوت فرمایا پھر سوال کیا اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جھڑکنے کے انداز سے فرمایا سَلْ مَا شِئْتَ یَا اَعْرَابِیُّ اے اعرابی جو تیرا جی چاہے ہم سے مانگ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں فَغَبَطْنَاہُ فَقُلْنَا الْاٰنَ یَسْاَلُ الْجَنَّۃَ یہ حال دیکھ کر (کہ حضور خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے جو دل میں آئے مانگ لے) ہمیں اس اعرابی پر رشک آیا ہم نے اپنے جی میں کہا اب یہ حضور سے جنت مانگے گا اعرابی نے کہا تو کیا کہا کہ میں حضور سے سواری کا ایک اونٹ مانگتا ہوں فرمایا عطا ہوا عرض کی حضور سے زادراہ مانگتا ہوں فرمایا عطا ہوا ہمیں اس کے ان سوالوں پر تعجب آیا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کتنا فرق ہے اس اعرابی کی مانگ اور بنی اسرائیل[۲۲۶] کی ایک پیرزن کے سوال میں پھر حضور نے اس کا ذکر ارشاد فرمایا کہ جب موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو دریا اترنے کا حکم ہوا کنار دریا تک پہنچے سواری کے جانوروں کے منہ اللہ عزوجل نے پھیر دئے کہ خود بخود واپس پلٹ آئے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

[۲۲۶] موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک پیرزن کو جنت عطا فرما دی ۔

عرض کی الٰہی یہ کیا حال ہے ارشاد ہوا تم قبر یوسف کے پاس ہو اُن کا جسم مبارک اپنے ساتھ لے لو حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو قبر کا پتہ معلوم نہ تھا فرمایا اگر تم میں کوئی جانتا ہو تو بتا دے بنی اسرائیل کی پیرزن کو معلوم ہوا اُس کے پاس آدمی بھیجا کہ تجھے یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی قبر معلوم ہے کہاں ہے۔ فرمایا تو مجھے بتا دے عرض کی لَا وَاللّٰہِ حَتّٰی تُعْطِیَنِیْ مَا اَسْئَلُکَ خدا کی قسم میں نہ بتاؤں گی یہاں تک کہ میں جو کچھ آپ سے مانگوں آپ مجھے عطا فرما دیں فرمایا ذٰلِکَ لَکِ تیری عرض قبول ہے قَالَتْ فَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ اَکُوْنَ مَعَکَ فِی الدَّرَجَۃِ الَّتِیْ تَکُوْنُ فِیْھَا فِی الْجَنَّۃِ پیرزن نے عرض کی تو میں حضور سے یہ مانگتی ہوں کہ جنت میں مَیں آپ کے ساتھ ہوں اُس درجے میں جس میں آپ ہوں گے قَالَ سَلِی الْجَنَّۃَ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا جنت مانگ لے یعنی تجھے یہی کافی ہے اتنا بڑا سوال نہ کر قَالَتْ لَا وَاللّٰہِ اِلَّا اَنْ اَکُوْنَ مَعَکَ پیرزن نے کہا خدا کی قسم میں نہ مانوں گی مگر یہی کہ آپ کے ساتھ ہوں فَجَعَلَ مُوْسٰی یُرَدِّدُھَا فَاَوْحَی اللّٰہُ اَنْ اَعْطِھَا ذٰلِکَ فَاِنَّہٗ لَنْ یَّنْقُصَکَ شَیْئًا فَاَعْطَاھَا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اُس سے یہی رد و بدل کرتے رہے اللہ عزوجل نے وحی بھیجی موسیٰ وہ جو مانگ رہی ہے تم اُسے وہی عطا کر دو کہ اس میں تمہارا کچھ نقصان نہیں موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے جنت میں اُسے اپنی رفاقت عطا فرما دی اُس نے یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی قبر بتا دی موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نعش مبارک کو ساتھ لے کر دریا سے عبور فرما گئے **اقول** وباللہ التوفیق بحمدہ تعالیٰ اس حدیث نفیس کا ایک ایک حرف جانِ وہابی پر کوکب شہابی ہے اولاً حضور[۲۲۷] اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعرابی سے ارشاد کہ جو جی میں آئے مانگ لے حدیث ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تو اطلاق ہی تھا جس سے علمائے کرام نے عموم مستفاد کیا یہاں صراحۃً

---

(۲۲۷) خود حدیث کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام خزائن رحمت پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ پہنچتا ہے جو چاہیں جسے چاہیں عطا فرما دیں۔

خود ارشاد اقدس میں عموم موجود کہ جو دل میں آئے مانگ لے ہم سب کچھ عطا فرمانے کا اختیار رکھتے ہیں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ قَدْرَ جُوْدِہٖ وَنَوَالِہٖ وَنِعَمِہٖ وَاَفْضَالِہٖ ثانیاً یہ ارشاد ف۲۲۸ سنکر مولی علی وغیرہ صحابہ حاضرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا غبطہ کہ کاش یہ عام انعام کا ارشاد اکرام ہمیں نصیب ہوتا حضور تو اُسے اختیار عطا فرما ہی چکے اب یہ حضور سے جنت مانگے گا معلوم ہوا کہ بحمد اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کا یہی اعتقاد تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ اللہ عزوجل کے تمام خزائن رحمت دنیا و آخرت کی ہر نعمت پر پہنچتا ہے یہاں تک کہ سب سے اعلیٰ نعمت یعنی جنت جسے چاہیں بخشدیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثالثاً خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُس وقت اُس اعرابی کے قصور ہمت پر تعجب کہ ہم نے اختیارِ عام دیا اور ہم سے حطام دنیا مانگنے بیٹھا پیرزن اسرائیلیہ کی طرح جنت نہ صرف جنت بلکہ جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ مانگتا تو ہم تو زبان دے ہی چکے تھے اور سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے وہی اُسے عطا فرما دیتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رابعاً ف۲۲۹ اُن بڑی بی پر اللہ عزوجل کی بیشمار رحمتیں بھلا انہوں نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدائی کارخانہ کا مختار جان کر جنت اور جنت میں بھی ایسے اعلیٰ درجے عطا کر دینے پر قادر مان کر شرک کیا تو .... موسیٰ کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو کیا ہو کہ یہ باآن شان غضب و جلال اُس شرک پر انکار نہیں فرماتے اُس کے سوال پر کیوں نہیں کہتے کہ میں نے جو اقرار کیا تھا تو اُن چیزوں کا جو اپنے اختیار کی ہوں بھلا جنت اور جنت کا ف۲۳۰ بھی ایسا درجہ یہ خدا کے گھر کے معاملے ہیں ان میں میرا کیا اختیار تو نے نہیں سنا کہ وہابیہ کے امام شہید اپنے قرآن جدید نام کے تقویۃ الایمان اور حقیقت کے

ف۲۲۸ یہی اعتقاد صحابہ کرام کا تھا کہ حضور کارخانہ الٰہی کے مختار کل ہیں۔

کلمات کفریہ کہ ان میں فرمائیں گے کہ انبیاء میں اس بات کی کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے انہیں عالم میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو" میں تو میں مجھ سے اور تمام جہان سے افضل محمد رسول اللہ خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ان کی وحی باطنی میں اترے گا کہ "جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" خود انہیں کے نام سے بیان کیا جائے گا کہ "میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کا تو کیا کر سکوں" نیز کہا جائے گا "پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں اور اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے" بڑی بی کیا تم سٹھ گئی ہو دیکھو تقویۃ الایمان کیا کہہ رہی ہے کہ رسول بھی کون محمد سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور معاملہ بھی کس کا اور خود ان کے جگر پارے کا اور وہ بھی کتنا کہ دوزخ سے بچا لینا اس کا تو انہیں خود اپنی صاحبزادی کے لئے کچھ اختیار نہیں وہ اللہ کے یہاں کچھ کام نہیں آ سکتے تو کہاں وہ اور کہاں میں کہاں ان کی صاحبزادی اور کہاں تم۔ کہاں صرف دوزخ سے نجات اور کہاں جنت اور جنت کا بھی ایسا اعلیٰ درجہ بخش دینا بھلا بڑی بی تم مجھے خدا بنا رہی ہو پہلے تمہارے لئے کچھ امید ہو بھی سکتی تو اب تو شرک کر کے تم نے جنت اپنے اوپر حرام کر لی۔ افسوس کہ موسیٰ کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے کچھ نہ فرمایا اس بھاری شرک پر اصلا انکار نہ کیا خامساً انکار درکنار اور جھڑکی کہ سلی الجنۃ اپنی لیاقت سے بڑھ کر تمنا نہ کرو ہم سے جنت مانگ لو ہم وعدہ فرما چکے ہیں عطا کر دیں گے تمہیں یہی بہت ہے افسوس موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے کیا

شکایت کہ امام الوہابیہ کی پیروی [illegible] ہے جیسا کہ ابھی فصل اول میں ثابت
ہو چکا ہے مگر اپنے آپ کو کہنا تو محمدی ہے خود محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اس کے جدید قرآن تقویۃ الایمان کو جہنم پہنچایا ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سے
جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ مانگا اس عظیم سوال کے صریح شرک پر انکار نہ فرمایا بلکہ
صراحۃً عطا فرما دینے کا متوقع کر دیا اب اگر وہ جل جل کر اُن کی توہین نہ کرے اُن کا
نام سو سو گستاخیوں سے نہ لے تو اور کیا کرے بیچارہ کلیم کا مردود حبیب کا مارا
اپنے جلے دل کے پھپولے بھی نہ پھوڑے مثل مشہور ہے کسی کا ہاتھ چلے کسی کی زبان
وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ سادسًا
سب فیصلوں کی انتہا خدا پر ہوتی ہے کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے امام الوہابیہ سے یہ کھائی
برتی تو اُسے جائے عذر تھی کہ موسیٰ بدیں خود ما بدین خود حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے تقویۃ الایمان کی یہ صریح تذلیل و تضلیل فرمائی تو اُسے آنسو پوچھنے کو جگہ تھی کہ وہ
نبی اُمی ہیں پڑھے لکھے نہیں کہ تقویۃ الایمان پڑھ لیتے ان احکام جدیدہ سے آگاہ ہوتے
مگر پورا قہر تو خدا نے توڑا کہ بڑی بی کے شرک اور موسیٰ کے اقرار کو خوب مستحل و مکمل
فرما دیا ۔ وحی آئی تو کیا آئی کہ اَعْطِهَا ذٰلِكَ موسیٰ جو یہ مانگ رہی ہے تم اُسے عطا
کر بھی دو اس بخشش فرمانے میں تمہارا کیا نقصان ہے واہ ری قسمت یہ اوپر کا حکم
تو سب سے تیز رہا یہ نہیں فرمایا جاتا کہ موسیٰ تم ہو کون بڑھ بڑھ کر باتیں مارنے والے
ہمارے یہاں کے معاملے کا ہمارے حبیب کو تو ذرہ بھر اختیار ہے ہی نہیں یہاں تک
کہ خود اپنی صاحب زادی کو دوزخ سے نہیں بچا سکتے تم ایک بڑھیا کو جنت چھنٹائے
دیتے ہو اپنی گرمجوشی اٹھا رکھو تقویۃ الایمان میں آچکا ہے کہ ہمارے یہاں کا معاملہ ہر
شخص اپنا درست کرے بلکہ علی الرّغم الثانیہ حکم آتا ہے کہ موسیٰ تم اسے جنت کا یہ عالی
درجہ عطا کر دو ۔ اب کہیے یہ بیچارہ کس کا ہو کر رہے جس کے لئے توحید بڑھانے کو تمام

انبیاء سے بگاڑی دین و ایمان پر دولتی جھاڑی صاف کہدیا کہ خدا کے سوا کسی کو نہ مان اوروں کو ماننا محض خبط ہے اُسی خدا نے یہ سلوک کیا اب وہ بیچارہ ازیں سو ماندہ وزآں سو راندہ سوا اس کے کیا کرے کہ اپنی اکلوتی جمر توحید کا ہاتھ پکڑ کر جنگل کو نکل جائے اور سر پر ہاتھ دھر کر چلائے ؎

ما ز یاراں چشم یاری داشتیم خود غلط بود انچہ ما پنداشتیم

مجھے امام لوہابیہ کے حال پر ایک حکایت یاد آئی اگرچہ میں ذکر احادیث میں ہوں مگر بمناسبت محل ایک آدھ لطیف بات کا ذکر خالی از لطف نہیں ہوتا جسے تحمیض کہتے ہیں اور یہ بھی سنت سے ثابت ہے کَمَا فِی حَدِیْثِ خُرَافَۃَ وَاُمِّ زَرْعٍ میں نے ایک عالم سنت رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سُنا کہ رافضیوں کے کسی محلے میں چند غریب سُنّی رہتے تھے روافض کا زور تھا اُن کا مجتہد پچھلے پہر سے اذان دیتا اور اُس میں کلمات ملعونہ بکتا اُن غریبوں کے قلب پر آرے چلتے آخر مرتا کیا نہ کرتا چار شخص مستعد ہو کر پہلے سے مسجد میں جا چھپے وہ اپنے وقت پر آیا جبھی تبرا شروع کیا اُن میں سے ایک صاحب برآمد ہوئے اور اُس بڈھے کو گرا کر دست ولکد ونعل سے خوب خدمت کی کہ ہیں میں ابوبکر ہوں تو مجھے بُرا کہتا ہے آخر اُس نے گھبرا کر کہا حضرت میں آپ کو نہیں کہتا تھا میں نے تو عمر کو کہا تھا دوسرے صاحب تشریف لائے اور مارتے مارتے بیدم کر دیا کہ ہیں مجھے کہتا تھا کہا یا حضرت توبہ ہے میں تو عثمان کو کہتا تھا تیسرے صاحب آئے اور ایسی ہی تواضع فرمائی کہ ہیں مجھے کہے گا اب سخت گھبرایا بےتاب ہو کر چلایا کہ مولے دو ٹیے دشمن مجھے مارے ڈالتے ہیں اس پر چوتھے حضرت ہاتھ میں اُسترا لئے نمودار ہوئے اور ناک جڑ سے اُڑا لی کہ مردک تو خدا کے محبوبوں اور ہمارے دین کے پیشواؤں کو بُرا کہے گا اور ہم سے مدد چاہے گا اب موذن صاحب درد کے مارے شرم و ذلت سے گور کنارے کسی کونے میں سرک رہے

مومنین آئے نمازیں پڑھنے اور کتنے جانتے ہیں آج قبلہ وکعبہ تشریف نہ لائے جناب قبلہ بولیں تو کیا بولیں جب اُجالا ہُوا ارے حضرت قبلہ تو یہ پڑے ہیں قبلہ خیر ہے (رو کر) خیر کیا ہے آج وہ تینوں دشمن آپڑے تھے مارتے مارتے کچومر نکال گئے تمہارا دیکھنا مقدر میں تھا کہ سانس باقی ہے قبلہ پھر آپ نے حضرت مولی کو کیوں نہ یاد فرمایا۔ جب کئی بار یہی کہے گئے تو آخر جھنجھلا کر ناک پر سے رومال پھینک دیا کہ یہ کوتک تو اُنہیں کے ہیں دشمن تو مار ہی کر چھوڑ گئے تھے اُنہوں نے نوچ بڑ سے پوچھ لی ؎

مازیاراں چشم یاری داشتیم　　خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ط

سائلگا پچھلا فقرہ تو قیامت کا پہلا صور ہے فَاَعْطَاهَا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے پیرزن کو وہ جنت عالیہ عطا فرمادی وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط۔

مسلمانو دیکھا تم نے کہ اللہ اور اُس کے مرسلین کرام علیہم الصلاۃ والسلام وہابیت کے شرک کا کیا کیا برا دن لگاتے ہیں کہ بیچارے کو اسفل السافلین میں بھی پناہ نہیں ملتی کَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ط

حدیث ۱۷ [۲۳۱] کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوازن کی غنیمتیں حنین میں تقسیم فرما رہے تھے ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ حضور نے مجھ سے کچھ وعدہ فرمایا تھا ارشاد ہوا صَدَقْتَ فَاحْتَكِمْ مَا شِئْتَ تو نے سچ کہا اچھا جو جی میں آئے حکم لگا دے۔ عرض کی اسّی دنبے اور اُن کا چرانے والا غلام عطا ہو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تجھے عطا ہوا اور تو نے بہت تھوڑی چیز

---

[۲۳۱] موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک بڑھیا کو جوانی پھیر دی۔

مانگی وَلَصَاحِبَۃُ مُوْسیٰ الَّتِیْ دَلَّتْہُ عَلیٰ عِظَامِ یُوْسُفَ کَانَتْ اَحْکَمَ مِنْکَ حِیْنَ حَکَّمَھَا مُوْسیٰ فَقَالَتْ حُکْمِیْ اَنْ تَرُدَّنِیْ شَابَّۃً وَاَدْخُلَ مَعَکَ الْجَنَّۃَ اور بیشک موسیٰ جس نے انہیں یوسف علیہما الصلاۃ والسلام کا تابوت بتایا تھا تجھ سے زیادہ دانشمند تھی جبکہ اُسے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اختیار دیا تھا کہ جو چاہے مانگ لے اُس نے کہا میں قطعی طور پر یہی مانگتی ہوں کہ آپ میری جوانی واپس فرما دیں اور میں آپ کے ساتھ جنت میں جاؤں یونہی ہوا کہ وہ ضعیفہ فوراً نوجوان ہو گئی اُس کا حُسن وجمال واپس آیا اور جنت میں بھی معیت کا وعدہ کلیم کریم نے عطا فرمایا ابن حَبَّانٍ وَالْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ مَعَ اِخْتِلَافٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے یہاں جوانی بھی موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے پھیر دی حدیث ۱۷۷: کہ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو رب عزوجل نے وحی بھیجی یَامُوْسیٰ کُنْ لِلْفُقَرَاءِ کَنْزًا وَّلِلضَّعِیْفِ حِصْنًا وَّ لِلْمُسْتَجِیْرِ غَیْثًا اے موسیٰ فقیروں کے لئے خزانہ ہو جا اور کمزور کے لئے قلعہ اور پناہ مانگنے والے کے لیے فریادرس اِبْنُ النَّجَّارِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالیٰ اِلیٰ مُوْسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَذَکَرَہٗ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ وہابیہ کے طور پر اس حدیث کا حاصل یہ ہوگا کہ اے موسیٰ تو خدا ہو جا کہ جب یہ خاص شانِ الوہیت ہیں اور ان باتوں میں بڑے چھوٹے سب بندے برابر ہیں اور یکساں عاجز تو موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو ان باتوں کا حکم ضرور خدا بن جانے کا حکم ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔ حدیث ۱۷۸، ۱۷۹: ترمذی وحاکم حضرت ابوہریرہ اور امام احمد وابوداؤد طیالسی

---

۲۳۲ وہابیہ کے طور پر موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی آئی کہ اے موسیٰ تو خدا بن جا۔

۲۳۳ چالیس برس کی عمر آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے عطا فرمائی۔

و ابن سعد و طبرانی و بیہقی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب حضرت عزّجلّ وعلا نے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو پیدا کیا اُن کی پیٹھ کو مسح فرمایا جس قدر لوگ اُن کی نسل سے قیامت تک پیدا ہونے والے تھے سب ظاہر ہوگئے رب عزوجل نے ہر ایک کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک نور چمکایا پھر اُنہیں آدم علیہ الصلاۃ والسلام پر پیش فرمایا عرض کی الٰہی یہ کون ہیں فرمایا تیری اولاد ہیں آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے اُن میں ایک شخص کو دیکھا اُن کی پیشانی کا نور انہیں بہت بھایا عرض کی الٰہی یہ کون ہے فرمایا یہ تیری اولاد سے پچھلی امتوں میں ایک شخص داؤد نام ہے عرض کی الٰہی اس کی عمر کتنی ہے فرمایا ساٹھ برس عرض کی الٰہی اس کی عمر زیادہ فرما رب جل وعلا نے فرمایا لَا اِلَّا اَنْ تَزِیْدَ اَنْتَ مِنْ عُمْرِکَ میں زیادہ نہ فرماؤں گا مگر یہ کہ تو اپنی عمر سے اس کی عمر میں زیادت کر دے (آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی عمر کے ہزار برس تھے) عرض کی تو میری عمر سے چالیس سال اس کی عمر میں بڑھا دے فرمایا ایسا ہے تو لکھ لیا جائے گا اور مہر کر لی جائے گی اور پھر بدلے گا نہیں (نوشتہ لکھ کر ملٰئکہ کی گواہیاں کرالی گئیں) فَلَمَّا انْقَضٰی عُمُرُ اٰدَمَ اِلَّا اَرْبَعِیْنَ جَاءَہٗ مَلَکُ الْمَوْتِ فَقَالَ اٰدَمُ اَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمْرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَۃً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِھَا ابْنَکَ دَاؤُدَ جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی عمر سے صرف چالیس باقی رہے یعنی نو سو ساٹھ ۹۶۰ برس گزر گئے ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اُن کے پاس آئے فرمایا کیا میری عمر سے ابھی چالیس سال باقی نہیں۔ کہا کیا آپ اپنے بیٹے داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کو نہ دے چکے (پھر اللہ عزوجل نے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے ہزار اور داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے سو برس پورے کر دیئے) ھٰذَا حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِلَّا مَا بَیْنَ الْخَطَّیْنِ فَمِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ ان حدیثوں کا ارشاد ہے کہ داؤد علیہ الصلاۃ

والسلام کو آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے عمر عطا فرمائی حدیث ۱۸۰: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِذَا ضَلَّ اَحَدُکُمْ شَیْئًا وَاَرَادَ عَوْنًا وَھُوَ بِاَرْضٍ لَیْسَ بِھَا اَنِیْسٌ فَلْیَقُلْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ فَاِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا لَا یَرَاھُمْ جب تم میں کسی کی کوئی چیز گم جائے اور مدد مانگنی چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو اُسے چاہیے یوں پکارے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا) وہ اس کی مدد کریں گے ۔ والحمد للہ رب العالمین اَلطَّبْرَانِیْ عَنْ عُتْبَۃَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۱۸۱: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنگل میں جانور چھوٹ جائے فَلْیُنَادِ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اِحْبِسُوْا تو یوں ندا کرے اللہ کے بندو روک دو عباد اللہ اُسے روک دیں گے اِبْنُ السُّنِّیْ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۱۸۲: کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں ندا کرے اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ میری مدد کرو اے اللہ کے بندو اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَالْبَزَّارُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یہ تین حدیثیں وہابیت کُش کہ تین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت سے آئیں قدیم سے اکابر علمائے دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی مقبول و مجرب معمول رہیں اس مطلب جلیل کی قدرے تفصیل فقیر کا رسالہ اَنْھَارُ الْاَنْوَارِ مِنْ یَمِّ صَلٰوۃِ الْاَسْرَارِ کہ نماز غوثیہ شریف کے فضل رفیع اور بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلنے وغیرہ ایک ایک فعل کے ستر بدیع میں تصنیف کیا ملاحظہ ہو ان حدیثوں اور حدیث اجل و اعظم یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ کی شوکت قاہرہ کے حضور وہابیہ کی حرکت مذبوحی کا حال خاتمۂ رسالہ میں عنقریب آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ۔ حدیث ۱۸۳: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَنْ

كُنْتُ وَلِيَّهٗ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهٗ جس کا میں مددگار وکارساز ہوں علی اُس کا مددگار کارساز ہے کرم اللہ وجہہ الکریم اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ علامہ مناوی نے شرح میں فرمایا يَدْفَعُ عَنْهُ مَا يَكْرَهُهٗ علی اُس کے مددگار ہیں اُس سے مکروہات و بلیات دفع فرماتے ہیں اور شک نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مسلمان کے ولی و والی ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ نبی مسلمانوں کا زیادہ والی ہے اُن کی جانوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ میں مسلمانوں کا اُن کی جانوں سے زیادہ والی ہوں اَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ علامہ مناوی شرح میں فرماتے ہیں لِاَنِّي الْخَلِيْفَةُ الْاَكْبَرُ الْمُمِدُّ لِكُلِّ مَوْجُوْدٍ اس لئے کہ میں اللہ عزوجل کا نائب اعظم اور تمام مخلوق الٰہی کا مدد رساں ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰى بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانُوْا وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَلْيَاْتِنِيْ فَاَنَا مَوْلَاهُ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ میں دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ اُس کا والی نہ ہوں تمہارے جی میں آئے تو یہ آیہ کریمہ پڑھو کہ نبی زیادہ والی ہے مسلمانوں کا اُن کی جانوں سے تو جو مسلمان مرے اور ترکہ چھوڑے اُس کے وارث اُس کے عصبی ہوں اور جو اپنے اوپر کوئی دَین یکس سبلے زربچے چھوڑے وہ میری پناہ میں آئے کہ اُس کا مولیٰ میں ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک وبارک وسلم

ف ۲۳۵ نبی وعلی مددگار وکارساز ہیں۔ ف ۲۳۶ مولیٰ علی ہر مسلمان سے بلا رفع فرماتے ہیں۔

ف ۲۳۷ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں تمام مسلمانوں کے مددگار ہیں۔

الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ امام عینی عمدۃ القاری میں زیر حدیث
مذکور میں فرماتے ہیں اَلْمَوْلٰی النَّاصِرُ یہاں مولی بمعنی مددگار ہے تو لاجرم بحکم حدیث صحیح
مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بھی ہر مسلمان کے ولی و مددگار و دافع بلاو مکروہات ہیں۔
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اسی لئے شاہ صاحب نے فرمایا "حضرت امیر و ذریہ
طاہرہ اورا الخ" اقول عموم حدیث میں حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی داخل
اور تخصیص کی اصلا حاجت نہیں کہ ناصر کا منصور سے افضل ہونا کچھ ضرور نہیں قال
اللہ تعالیٰ یَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مہاجرین اللہ و رسول کی مدد کرتے ہیں وقال تعالیٰ
فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِیْلُ الآیہ۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مددگار اللہ
ہے اور جبریل و ابوبکر و عمر و ملٰئکہ علیہم الصلاۃ والسلام حدیث ۱۸۴: کہ فرماتے ہیں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِبْنَتِیْ فَاطِمَةُ حَوْرَاءُ اٰدَمِیَّةٌ لَمْ تَحِضْ وَلَمْ تَطْمَثْ
وَاِنَّمَا سَمَّاهَا فَاطِمَةَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی فَطَمَهَا وَمُحِبِّیْهَا عَنِ النَّارِ
میری صاحبزادی فاطمہ آدمی شکل میں حور ہے کہ نجاستوں کے عارضے جو عورت کو ہوتے
ہیں ان سے پاک و منزہ ہے۔ [۲۳۸] اللہ عزوجل نے اس کا فاطمہ اس لئے نام رکھا کہ اسے
اور اس سے محبت رکھنے والوں کو آتش دوزخ سے آزاد فرما دیا اَلْخَطِیْبُ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ان زہرا کو نار سے چھڑایا تو اللہ عزوجل نے
مگر نام حضرت زہرا کا ہے فاطمہ چھڑانے والی آتش جہنم سے نجات دینے والی صلی
اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی اَبِیْهَا وَعَلَیْهَا وَبَعْلِهَا وَاِبْنَیْهَا وَبَارَكَ وَسَلَّمَ حدیث ۱۸۵ [۲۳۹] اِنَّ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ دَعَا اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عَلِیِّ ابْنِ

---

۲۳۸ حضرت بتول زہرا نے اپنے غلاموں کو دوزخ سے آزاد فرمایا۔

۲۳۹ امیر المؤمنین عمر لوگوں کو دوزخ میں گرنے سے روکے ہوئے تھے۔

اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَکَانَتْ تَحْتَہٗ فَوَجَدَھَا تَبْکِیْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکِ فَقَالَتْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ھٰذَا الْیَہُوْدِیُّ تَعْنِیْ کَعْبَ الْاَحْبَارِ یَقُوْلُ اِنَّکَ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ جَھَنَّمَ فَقَالَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللّٰہُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّکُوْنَ رَبِّیْ خَلَقَنِیْ سَعِیْدًا ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی کَعْبٍ فَدَعَاہُ فَلَمَّا جَاءَہٗ کَعْبٌ قَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَنْسَلِخُ ذُوالْحِجَّۃِ حَتّٰی تَدْخُلَ الْجَنَّۃَ فَقَالَ عُمَرُ اَیُّ شَیْءٍ ھٰذَا مَرَّۃً فِی الْجَنَّۃِ مَرَّۃً فِی النَّارِ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّا لَنَجِدُکَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ جَھَنَّمَ تَمْنَعُ النَّاسَ اَنْ یَّقْعُوْا فِیْھَا فَاِذَا مِتَّ لَمْ یَزَالُوْا یَقْتَحِمُوْنَ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ یعنی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجۂ مقدسہ حضرت ام کلثوم دختر امیر المومنین مولےٰ علی و بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا اُنہیں روتے پایا سبب پوچھا کہا یا امیر المومنین یہ یہودی کعب احبار (رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجلۂ ائمۂ تابعین وعلمائے کتابیین واعلم علمائے توراۃ سے ہیں پہلے یہودی تھے خلافت فاروقی میں مشرف باسلام ہوئے شاہزادی کا اُس وقت حالتِ غضب میں انہیں اس لفظ سے تعبیر فرمانا بربنائے نازک مزاجی تھا کہ لازمۂ شاہزادگی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) یہ کہتا ہے کہ آپ جہنم کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہیں امیر المومنین نے فرمایا جو خدا چاہے خدا کی قسم بیشک مجھے امید ہے کہ میرے رب نے مجھے سعید پیدا کیا ہو پھر حضرت کعب کو بلا بھیجا انھوں نے حاضر ہو کر عرض کی امیر المومنین مجھ پر جلدی نہ فرمائیں قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ذی الحجہ کا مہینہ ختم نہ ہونے پائے گا کہ آپ جنت میں تشریف لے جائیں گے فرمایا یہ کیا بات ہے کبھی جنت میں کبھی نار میں عرض کی یا امیر المومنین قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپ

کو کتاب اللہ میں جہنم کے دروازوں سے ایک دروازے پر پاتے ہیں کہ آپ لوگوں کو جہنم میں گرنے سے روکے ہوئے ہیں جب آپ انتقال فرمائیں گے قیامت تک لوگ نار میں گرا کریں گے ۔ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الا باللہ رب عمر الجلیل اِبْنُ سَعْدٍ فِی طَبَقَاتِہٖ وَاَبُو الْقَاسِمِ بْنُ بِشْرَانَ فِی اَمَالِیْہِ عَنِ الْجَارِیِ مَوْلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھلا دوزخ میں گرنے سے بچانا دفع بلا کا ہے کو ہوا۔ حدیث ۱۸۶: معانی الآثار امام طحاوی میں ہے حَدَّثَنَا اِبْنُ مَرْزُوْقٍ ثنا اَزْھَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَنَا رِقَابُ الْاَرْضِ یعنی امیر المومنین عمر[ف۲۴۰] رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا زمین کے مالک ہم ہیں حدیث[ف۲۴۱] ۱۸۷: بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی عُثْمَانَ یَسْتَعِیْنُہٗ فِی جَیْشِ الْعُسْرَۃِ فَبَعَثَ اِلَیْہِ عُثْمٰنُ بِعَشَرَۃِ اٰلَافِ دِیْنَارٍ یعنی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے لئے لشکر اسلام کو تیاری کا حکم دیا مسلمانوں پر بہت حالت تنگی وعسرت تھی اس باب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استعانت فرمائی اُن سے مدد چاہی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس ہزار اشرفیاں حاضر کیں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمٰن اللہ تیری چھپی اور ظاہر خطائیں اور آج سے قیامت تک جو کچھ تجھ سے واقع ہو سب کی مغفرت فرمائے اس بعد عثمٰن کو کچھ پرواہ نہیں کوئی عمل کرے اِبْنُ عَدِیٍّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کیوں وہابی صاحبو غیر خدا سے استعانت شرک تو نہیں

ف۲۴۰ فاروق اعظم فرماتے ہیں زمین کے مالک ہم ہیں ۔

ف۲۴۱ عثمان غنی سے استعانت فرمانا۔

اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ط کے کیا معنے کہتے ہوئے حدیث ۱۸۸: ایک مصری[۲۴۲] نے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِذٌ بِکَ مِنَ الظُّلْمِ امیر المومنین میں حضور کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے امیر المومنین نے فرمایا عُذْتَ مَعَاذًا تو نے سچی جائے پناہ کی پناہ لی۔ ہمارا مطلب تو حدیث کے اتنے ہی لفظوں سے ہو گیا پناہ لینے والوں نے امیر المومنین کی دوہائی دی اور امیر المومنین نے اپنی بارگاہ کو سچی جائے پناہ فرمایا مگر تتمۂ حدیث بھی ذکر کریں کہ اُس میں امیر المومنین کے کمال عدل کا ذکر ہے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ مصر پر امیر المومنین کے صوبہ تھے یہ فریادی مصری عرض کرتا ہے کہ میں نے اُن کے صاحبزادے کے ساتھ دوڑ کی میں آگے نکل گیا صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا میں دو معزز وکریم والدین کا بیٹا ہوں اس فریاد پر امیر المومنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمرو بن عاص مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں حاضر ہوئے امیر المومنین نے مصری کو حکم دیا کوڑا لے اور مار اُس نے بدلہ لینا شروع کیا اور امیر المومنین فرماتے جاتے ہیں مارو دو لئیموں کے بیٹے کو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم جب اُس فریادی نے مارنا شروع کیا ہے ہمارا جی یہ چاہتا تھا کہ یہ مارے اور اپنا عوض لے اُس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اپنا ہاتھ اُٹھا لے جب مصری فارغ ہوا امیر المومنین نے فرمایا اب یہ کوڑا عمرو بن عاص کی چندیا پر رکھ (یعنی وہاں کے حاکم تھے انہوں نے کیوں نہ دادرسی کی بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا) مصری نے عرض کی یا امیر المومنین ان کے بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا اُس سے میں عوض لے چکا امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ

[۲۴۲] امیر المومنین عمر کی پناہ میں آنا اور امیر المومنین کا ارشاد فرمانا کہ ہماری بارگاہ سچی جائے پناہ ہے۔

عنہ سے فرمایا مُنْذُ کَمْ تَعَبَّدْتُمُ النَّاسَ وَقَدْ وَلَدَتْهُمْ اُمَّهَاتُهُمْ اَحْرَارًا
تم لوگوں نے بندگانِ خدا کو کب سے اپنا غلام بنا لیا حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے
آزاد پیدا ہوئے تھے عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا امیر المومنین نہ مجھے کوئی
خبر ہوئی نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا اَبُو عَبْدِ الْحَکَمِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ حدیث ۱۸۹: خلافتِ فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک سال مدینہ میں
قحط عظیم پڑا اس سال کا عام الرمادہ نام رکھا گیا یعنی ہلاک و تباہی جان و مال کا سال
امیر المومنین نے عمرو بن عاص کو مصر میں فرمان بھیجا یہ نشقہ ہے بندۂ خدا عمر امیر المومنین
کی طرف سے ابن عاص کے نام سَلٰمٌ اَمَّا بَعْدُ فَلَعَمْرِیْ یَا عَمْرُو مَا تُبَالِیْ
اِذَا شَبِعْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ اَنْ اَهْلِكَ اَنَا وَمَنْ مَّعِیْ فَیَا غَوْثَاهُ
ثُمَّ یَا غَوْثَاهُ یُرَدِّدُ قَوْلَهٗ سلام کے بعد واضح ہو مجھے اپنی جان کی قسم اے
عمرو جب تم اور تمہارے ملک والے سیر ہوں تو تمہیں کچھ پرواہ نہیں کہ میں اور میرے
ملک والے ہلاک ہو جائیں ارے فریاد کو پہنچ ارے فریاد کو پہنچ اور اس کلمے کو بار بار
تحریر فرمایا۔ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب حاضر کیا یہ عرضی بندۂ خدا امیر المومنین
عُمر کو عمرو بن عاص کی طرف سے اَمَّا بَعْدُ فَیَا لَبَّیْكَ ثُمَّ یَا لَبَّیْكَ وَقَدْ بَعَثْتُ
اِلَیْكَ بِعِیْرًا اَوَّلُهَا عِنْدَكَ وَاٰخِرُهَا عِنْدِیْ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ بعد سلام معروض حضور میں بار بار خدمت کو حاضر ہوں پھر بار بار
خدمت کو حاضر ہوں میں نے حضور میں وہ کارواں روانہ کیا ہے جس کا اول حضور
کے پاس ہوگا اور آخر میرے پاس اور حضور پر سلام اور اللہ عزوجل کی رحمت
اور برکتیں عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کارواں حاضر کیا کہ مدینہ طیبہ
سے مصر تک یہ تمام منزلیں لہائے دور دراز اونٹوں سے بھری ہوئی تھیں یہاں سے
وہاں تک ایک قطار تھی جس کا پہلا اونٹ مدینہ طیبہ میں تھا اور پچھلا مصر میں سب

پر اناج تھا امیر المومنین نے وہ تمام اونٹ تقسیم فرما دئے ہر گھر کو ایک ایک اونٹ مع اپنے بار کے عطا ہوا کہ اناج کھاؤ اور اونٹ ذبح کرکے اُس کا گوشت کھاؤ چربی کھاؤ کھال کے جوتے بناؤ جس کپڑے میں اناج بھرا تھا اس کا لحاف وغیرہ بناؤ یوں اللہ عزوجل نے لوگوں کی مشکل دفع کی امیر المومنین حمد بجا لائے اِبْنُ خُزَیْمَةَ فِی صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَكِ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی السُّنَنِ عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَابْنُ عَبْدِ الْحَکَمِ وَاللَّفْظُ لَہٗ عَنِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ حدیث ۱۹۰ [۲۴۴]: حضور سید عالم نو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کے نائب کریم علی مرتضےٰ امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں اِنِّیْ لَاَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰہِ اَنْ یَّکُوْنَ ذَنْبٌ اَعْظَمَ مِنْ عَفْوِیْ اَوْ جَہْلٌ اَعْظَمَ مِنْ حِلْمِیْ اَوْ عَوْرَۃٌ لَّا یُوَارِیْھَا سَتْرِیْ اَوْ خَلَّۃٌ لَّا یَسُدُّھَا جُوْدِیْ بے شک اللہ عزوجل سے شرم آتی ہے کہ کسی کا گناہ میری صفت مغفرت سے بڑھ جائے وہ گناہ کرے اور میری مغفرت اُس کی بخشش میں تنگی کرے کہ میں نہ بخش سکوں یا کسی کی جہالت میرے علم سے زائد ہو جائے کہ وہ جہل سے پیش آئے اور میں حلم سے کام نہ لے سکوں یا کسی عیب کسی شرم کی بات کو میرا پردہ نہ چھپائے یا کسی حاجتمندی کو میرا کرم بند نہ فرمائے اِبْنُ عَسَاکِرٍ عَنْ جُبَیْرٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہٗ وہابیو دیکھا تم نے محبوبانِ خدا کا احسان اُن کا غفران اُن کی حاجت برآری اُن کی شان ستاری اَللّٰھُمَّ انْفَعْنَا بِفَضْلِھِمْ وَعَفْوِھِمْ وَحِلْمِھِمْ وَجُوْدِھِمْ وَکَرَمِھِمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اٰمِیْنَ حدیث ۱۹۱: فرماتے ہیں کرم اللہ تعالےٰ وجہہ لَا اَدْرِیْ اَیُّ النِّعْمَتَیْنِ اَعْظَمُ عَلَیَّ مِنَّۃً مِنْ

---

[۲۴۴] وہابیہ کے نزدیک مولےٰ علی خدائی بول بول رہے ہیں اپنے آپ کو غفار ستار قاضی الحاجات بتا رہے ہیں۔

رَجُلٍ بَذَلَ مُصَاصَ وَجْهِہٖ اِلَیَّ فَرَاٰنِیْ مَوْضِعًا لِّحَاجَتِہٖ وَاُجْرِیَ اللّٰہُ قَضَآءَھَا اَوْیُسْرَہٗ عَلٰی یَدِیْ وَلَاَنْ اَقْضِیَ لِاِمْرِئٍ مُّسْلِمٍ حَاجَۃً اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ مِّلْاِ الْاَرْضِ ذَھَبًا وَّفِضَّۃً بے شک میں نہیں جانتا کہ ان دو نعمتوں میں کونسی مجھ پر زیادہ احسان ہے کہ ایک شخص میری سرکاری کو اپنی حاجت روائی کا محل جان کر اپنا معزز منہ میرے سامنے لائے اور اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کا روا ہونا اس کی آسانی میرے ہاتھ پر رواں فرمائے یہ تمام روئے زمین بھر کر سونا چاندی ملنے سے مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی مسلمان کی حاجت روا فرمادوں اَبُوالْحَنَائِسِ النَّرْسِیُّ فِیْ کِتَابِ قضاء الْحَوَائِجِ عَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۱۹۲ : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ھَجَاھُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی[245] حسان نے کافروں کی ہجو کہی تو شفا دی شفا لی مُسْلِمٌ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا حدیث ۱۹۳ : جب کفار قریش نے شان اقدس ارفع حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اشعار گستاخی بکے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم جواب ہوا انہوں نے جواب دیا حضور نے ناکافی پایا پھر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد ہوا ان کا جواب بھی پسند خاطر اقدس نہ آیا پھر حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد ہوا انہوں نے کفار کی ہجو کہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَقَدْ شَفَیْتَ یَاحَسَّانُ وَاشْتَفَیْتَ حسان تم نے شفا دی اور شفا لی اِبْنُ عَسَاکِرٍ عَنْ اَبِیْ سَلْمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا حدیث ۱۹۴ : حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر آئے ام المومنین نے ان کے لئے مسند بچھوائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے گذارش

---

[245] حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کو شفا دی۔

کی آپ انہیں مسند پر بٹھاتی ہیں وقد قال ماقال ام المومنین نے فرمایا اِنَّہٗ کَانَ یُجِیْبُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَشْفِیْ صَدْرَہٗ مِنْ اَعْدَآئِہٖ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا کرتے اور رنج اعدا سے سینۂ اقدس کو شفا دیتے۔ اِبْنُ عَسَاکِرٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ

حدیث ۱۹۵: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اَکْرِمُوا الْاَنْصَارَ فَاِنَّھُمْ رَبُّوا الْاِسْلَامَ کَمَا یُرَبَّی الْفَرْخُ فِیْ وَکْرِہٖ انصار کی عزت کرو کہ انہوں نے اسلام کو پالا ہے[۲۴۶] جس طرح پرند کا پٹھا آشیانے میں پالا جاتا ہے۔ اَلدَّارُقُطْنِیُّ فِی الْاَفْرَادِ وَالدَّیْلَمِیُّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **وصل سوم** احادیث متعلقہ بملٰئکہ کرام علیہم الصلاۃ والسلام۔

حدیث ۱۹۶: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ لَیَدْعُو اللّٰہَ تَعَالٰی فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِجِبْرِیْلَ لَا تُجِبْہُ فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَ صَوْتَہٗ وَاِذَا دَعَاہُ الْفَاجِرُ قَالَ یَا جِبْرِیْلُ اقْضِ حَاجَتَہٗ فَاِنِّیْ لَا اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَ صَوْتَہٗ بیشک[۲۴۷] بندہ مومن اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہے تو رب جل وعلا جبریل علیہ الصلاۃ والسلام سے فرماتا ہے اس کی دعا قبول نہ کر کہ میں اس کی آواز سننے کو دوست رکھتا ہوں اور جب فاجر دعا کرتا ہے رب جل وجلالہ فرماتا ہے اے جبریل اس کی حاجت روا کر دے کہ میں اس کی آواز سننا نہیں چاہتا۔ اِبْنُ النَّجَّارِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس حدیث سے واضح کہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام دعائیں قبول کرتے حاجتیں روا فرماتے ہیں دین وہابیت میں اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا۔

حدیث ۱۹۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً مُّوَکَّلِیْنَ بِاَرْزَاقِ بَنِیْ اٰدَمَ قَالَ لَھُمْ اَیُّمَا عَبْدٍ وَّجَدْتُّمُوْہُ جَعَلَ الْھَمَّ ھَمًّا وَّاحِدًا فَضَمِّنُوْا

ف۲۴۶ اسلام کو انصار نے پالا۔ ف۲۴۷ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام دعائیں قبول کرتے حاجتیں روا فرماتے ہیں۔

رِزْقَہٗ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَبَنِیْ اٰدَمَ وَاَیُّمَا عَبْدٍ وَّجَدْ تُمُوْہُ طَلَبَ فَاِنْ تَحَرَّی الصِّدْقَ فَطَیِّبُوْا لَہٗ وَیَسِّرُوْا وَمَنْ تَعَدّٰی ذٰلِکَ فَخَلُّوْا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ مَا یُرِیْدُ ثُمَّ لَا یَنَالُ فَوْقَ الدَّرَجَۃِ الَّتِیْ کَتَبْتُھَا لَہٗ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے بنی آدم کے رزقوں پر ف۲۴۸ موکل ہیں انہیں اللہ عزوجل کا حکم ہے کہ جس بندے کو ایسا پاؤ کہ سب فکریں چھوڑ کر آخرت کا ہو رہا ہے آسمان و زمین و انسان سب کو اُس کے رزق کا ضامن کر دو یعنی بے طلب ہر طرف سے اُسے رزق پہنچاؤ اور جسے روزی کی تلاش میں دیکھو وہ اگر راستی کا قصد کرے تو اُس کے لئے اُس کا رزق پاک و آسان کر دو اور جو حد سے بڑھے اُسے اُس کی خواہش پر چھوڑ دو پھر ملے گا تو اُتنا ہی جو میں نے اُس کے لیے لکھدیا ہے اَلتِّرْمِذِیُّ الْاَکْبَرُ الْاَسَامُ فِی النَّوَادِرِ حدیث ۱۹۸ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَلَکٌ قَابِضٌ عَلٰی نَاصِیَتِکَ فَاِذَا تَوَاضَعْتَ لِلّٰہِ رَفَعَکَ وَاِذَا تَجَبَّرْتَ عَلَی اللّٰہِ قَصَمَکَ وَمَلَکٌ قَائِمٌ عَلٰی فِیْکَ لَا یَدَعُ الْحَیَّۃَ اَنْ تَدْخُلَ فِیْ فِیْکَ ایک ف۲۴۹ فرشتہ تیری پیشانی کے بال تھامے ہوئے ہے جب تو اللہ عزوجل جل شانہ، کے لئے تواضع کرے تجھے بلندی بخشتا ہے اور جب تو اُس پر معاذ اللہ تکبر کرے تجھے توڑ ڈالتا ہلاک کر دیتا ہے اور ایک ف۲۵۰ فرشتہ تیرے منہ پر کھڑا ہے کہ سانپ کو تیرے منہ میں نہیں جانے دیتا اِبْنُ جَرِیْرٍ عَنْ کِنَانَۃَ الْعَدَوِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ھٰذَا مُخْتَصَرٌ دیکھو متواضعوں کو فرشتہ بلند قدری دیتا ہے متکبروں کو فرشتہ ہلاک کرتا ہے اور کیوں صاحبو یہ فرشتہ جو منہ کی حفاظت کر رہا

ف۲۴۸ فرشتے روزی پہنچاتے رزق کا سامان کرتے ہیں اور نیک بندوں کے لئے رزق پاک و آسان کرتے ہیں۔ ف۲۴۹ متواضعوں کے رتبے فرشتہ بلند کرتا ہے متکبروں کو فرشتہ ہلاک کرتا ہے۔ ف۲۵۰ سانپ سے فرشتہ بچاتا ہے۔

ہے دافع البلا تو نہ ہوا شاید دفع بلا اس کا نام ہوگا کہ وہ چھوڑ دے کہ سانپ تمہارے منہ میں گھس جائے۔ حدیث ۱۹۹ وا۲۵: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ ابْنَ اٰدَمَ لَفِیْ غَفْلَۃٍ عَمَّا خُلِقَ لَہٗ وَیَبْعَثُ اللّٰہُ مَلَکًا فَیَحْفَظُہٗ حَتّٰی یُدْرِکَ آدم زاد اُس کام سے غافل ہے جس کے لئے پیدا کیا گیا اور اللہ تعالیٰ فرشتہ بھیجتا ہے کہ وقت پہنچنے تک اُس کا نگہبان رہتا ہے اِبْنَا اَبُوْیْ حَاتِمٍ وَالدُّنْیَا وَاَبُوْنُعَیْمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ھٰذَا مُخْتَصَرٌ حدیث ۲۰۰ و۲۵۲: صحیح مسلم شریف میں حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَۃِ اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَیْلَۃً بَعَثَ اللّٰہُ اِلَیْھَا مَلَکًا فَصَوَّرَھَا وَخَلَقَ سَمْعَھَا وَبَصَرَھَا وَجِلْدَھَا وَلَحْمَھَا وَعِظَامَھَا الحدیث جب نطفے پر بیالیس راتیں گذرتی ہیں اللہ تعالیٰ اُس کی طرف فرشتہ بھیجتا ہے وہ آکر اُس کی صورت بناتا کان آنکھ کھال گوشت ہڈیاں خلق کرتا ہے انہیں کی دوسری روایت میں ہے یَتَسَوَّرُ عَلَیْھَا الْمَلَکُ قَالَ زُھَیْرٌ حَسِبْتُہٗ قَالَ الَّذِیْ یَخْلُقُھَا فرشتہ آکر اس پر گرتا ہے راوی نے کہا میرے خیال میں حدیث کے لفظ یہ ہیں کہ وہ فرشتہ جو اُسے خلق کرتا ہے انہیں کی تیسری روایت میں ہے اِنَّ مَلَکًا مُوَکَّلًا بِالرَّحِمِ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَخْلُقَ شَیْئًا بِاِذْنِ اللّٰہِ الحدیث بے شک عورتوں کے رحم پر ایک فرشتہ متعین ہے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ فرشتہ باذن الٰہی کچھ خلق کرے طبرانی کی روایت میں ہے اِنَّ النُّطْفَۃَ اِذَا اسْتَقَرَّتْ فِی الرَّحِمِ فَمَضٰی لَھَا اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا جَاءَ مَلَکُ الرَّحِمِ فَصَوَّرَ عَظْمَہٗ وَلَحْمَہٗ وَدَمَہٗ وَبَشَرَہٗ نطفے کو جب رحم میں ٹھہرے چلہ گذر جاتا ہے فرشتہ

و۲۵۱ فرشتہ نگہبانی کرتا ہے۔ و۲۵۲ حدیث فرماتی ہے کہ تمام دنیا کے آنکھ کان گوشت پوست صورت سب فرشتوں کے بنائے ہوئے ہیں۔

کہ زاہدان پر موکل ہے آکر اُس کی ہڈیوں گوشت خون بال کھال کی تصویر کرتا ہے۔

حدیث ۲۰۱: صحیحین بخاری و مسلم وغیرہما میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بچے کا مادۂ آفرینش چالیس دن تک ماں کے پیٹ میں جمع ہوتا ہے پھر اتنے ہی دن جما ہوا خون رہتا ہے پھر اتنے ہی دن گوشت کی بوٹی ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ جب تین چلّے گزر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ اُس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ اُس میں جان ڈالتا ہے ھٰذا لفظ مسلم اللہ عزوجل فرماتا ہے ھُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ اللہ ہے کہ تمہاری تصویر فرماتا ماؤں کے پیٹ میں جیسے چاہے اور فرماتا ہے جل و علا ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ کیا کوئی اور بھی خلق کرنے والا ہے اللہ کے سوا۔ یہاں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کا نام پاک ماحی ہے یعنی کفر و شرک کے مٹانے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ خود صحیح حدیثوں میں فرما رہے ہیں کہ فرشتہ[253] تصویر کرتا ہے فرشتہ صورت بناتا ہے فرشتہ آنکھ کان گوشت استخوان بال کھال خون خلق کرتا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ یہ سب کچھ فرشتے کے ہاتھ سے ہو کر جان بھی فرشتہ ڈالتا ہے۔ شرک پسند گمراہوں کے نزدیک اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا والعیاذ باللہ رب العالمین جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم تو اتنا ہی فرما کر چپ ہو رہے تھے لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا کہ میں تجھے ستھرا بیٹا دوں۔ یہاں تو اُن سے کم درجہ شخص کے ہاتھوں پر دنیا بھر کے بیٹی بیٹوں کی خلق و تصویر ہو رہی ہے۔ احمق جاہلو اپنے سسکتے ایمان کی جان پر رحم کرو یہ فرق نسبت اٹھانا اقسام اسناد مٹانا خدا جانے تمہیں کن بُرے حالوں پر پہنچائے گا مسلمانوں

---

[253] و ۲۵۳ حدیث فرماتی ہے کہ سب کے بدن میں جان فرشتے کی ڈالی ہوئی ہے۔

کو شرک بنانا ہنسی کھیل سمجھا ہے **حدیث ۲۰۲**[۲۵۴] : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَوْ لَمْ اُبْعَثْ فِیْکُمْ لَبُعِثَ عُمَرُ اَیَّدَ اللّٰہُ عُمَرَ بِمَلَکَیْنِ یُوَفِّقَانِہٖ وَ یُسَدِّدَانِہٖ فَاِذَا اَخْطَأَ صَرَفَاہُ حَتّٰی یَکُوْنَ صَوَابًا اگر میں تم میں مبعوث نہ ہوتا تو بیشک عمر نبی کر کے بھیجا جاتا اللہ عزوجل نے دو فرشتوں سے عمر کی تائید فرمائی ہے کہ وہ دونوں عمر کو توفیق دیتے اور ہر امر میں اُسے ٹھیک راہ پر رکھتے ہیں اگر عمر کی رائے لغزش کرتی ہے تو وہ فرشتے عمر کو اُدھر سے پھیر دیتے ہیں تاکہ عمر سے حق ہی صادر ہو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَلدَّیْلَمِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا **حدیث ۲۰۳** : سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بیشک عمر کا اسلام عزت تھا اور اُن کی ہجرت فتح ونصرت اور اُن کی خلافت میں رحمت۔ خدا کی قسم گردِ کعبہ علانیہ نماز نہ پڑھنے پائے جب تک عمر اسلام نہ لائے۔ جب وہ مسلمان ہوئے کافروں سے قتال کیا یہاں تک کہ ہم نے علانیہ گردِ کعبہ معظمہ نماز ادا کی وَاِنِّیْ لَاَحْسَبُ بَیْنَ عَیْنَیْ عُمَرَ مَلَکًا یُسَدِّدُہٗ اور بیشک میں سمجھتا ہوں کہ عمر کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے کہ انہیں راستی ودرستی دیتا ہے اور بیشک میں سمجھتا ہوں کہ عمر سے شیطان ڈرتا ہے اور جب نیک بندوں کا ذکر ہو تو عمر کا ذکر لاؤ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِبْنُ عَسَاکِرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَقَدْ مَرَّ بَعْضُہٗ اَوَاخِرَ الْبَابِ الْاَوَّلِ بِتَخْرِیْجٍ اٰخَرَ غَیْرَ مُحَدَّدٍ **حدیث ۲۰۴** : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِذَا جَلَسَ الْقَاضِیْ فِیْ مَجْلِسِہٖ ھَبَطَ عَلَیْہِ مَلَکَانِ یُسَدِّدَانِہٖ وَیُوَفِّقَانِہٖ وَیُرْشِدَانِہٖ مَالَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَارَ عَرَجَا وَتَرَکَاہُ جب قاضی مجلس حکم میں بیٹھتا ہے اُس پر دو فرشتے اُترتے ہیں کہ وہ اُسے راستی دیتے توفیق بخشتے سیدھی راہ چلاتے ہیں جب تک حق سے

---

[۲۵۴] تین حدیثیں کہ فرشتے نیک بات کی توفیق دیتے ٹھیک راستے پر قائم رکھتے ہیں۔

میل نہ کرے جہاں اُس نے میل کیا فرشتوں نے اُسے چھوڑا اور اُڑ گئے اَلْبَیْہَقِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حدیث ۲۰۵ وف۲۵۵: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو مسلمان کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے اللہ عزوجل اُس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمجید و توحید کرتا ہے جب وہ مسلمان اپنی قبر میں جاتا ہے اُس کے پاس آکر کہتا ہے کیا مجھے نہیں پہچانتا وہ مسلمان پوچھتا ہے تو کون ہے کہتا ہے میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں مسلمان کے دل میں داخل کی تھی اَنَا الْیَوْمَ اُوْنِسُ وَحْشَتَكَ وَاُلَقِّنُكَ حُجَّتَكَ وَاُثَبِّتُكَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَاُشْهِدُكَ مَشَاهِدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاُرِیْكَ مَنْزِلَكَ مِنَ الْجَنَّةِ آج میں تیرا جی بہلا کر تیری وحشت دُور کروں گا میں تجھے تیری حجت سکھاؤں گا میں تجھے نکیرین کے جواب میں حق بات پر ثبات دوں گا میں تجھے محشر کی بارگاہ میں لے جاؤں گا میں تیرے رب کے حضور تیری شفاعت کروں گا میں تجھے جنت میں تیرا مکان دکھاؤں گا اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا فِی قَضَاءِ الْحَوَائِجِ وَاَبُو الشَّیْخِ فِی الثَّوَابِ عَنِ الْاِمَامِ جَعْفَرِ نِ الصَّادِقِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ وَکَرَّمَ وُجُوْهَهُمْ حدیث ۲۰۶ وف۲۵۶: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیشک میں کتاب اللہ میں ایک سورت تیس آیتوں کی پاتا ہوں جو اُسے سوتے وقت پڑھے اللہ عزوجل اُس کے لئے تیس نیکیاں لکھے اور اُس کے تیس گناہ محو فرمائے اور اُس کے تیس درجے بلند کرے وَیَبْعَثُ اللّٰہُ اِلَیْهِ مَلَکًا مِّنَ الْمَلٰئِکَةِ لِیَبْسُطَ عَلَیْهِ جَنَاحَهٗ وَیَحْفَظَهٗ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ وَهِیَ الْمُجَادِلَةُ تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِی الْقَبْرِ وَهِیَ تَبَارَکَ الَّذِیْ سُوْرَةُ الْمُلْكِ اللہ عزوجل اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے کہ اپنا بازو اُس پر کشادہ رکھے جب تک سو کر اُٹھے وہ فرشتہ اُسے ہر بُرائی سے محفوظ

وف۲۵۵ فرشتہ قبر میں دل بہلاتا اور شفاعت کرتا ہے

وف۲۵۶ تبارک الذی پڑھنے والے کو فرشتہ ہر برائی سے نگاہ رکھتا ہے

رکھے وہ سورت مجادلہ ہے اپنے قاری کی طرف سے اُس کی قبر میں جھگڑے گی وہ تَبَارَکَ الَّذِیْ سورۂ مُلک ہے[۲۵۷] الدَّیلمی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

حدیث ۲۰۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا مِّنْ مُّنَافِقٍ یَغْتَابُہٗ بَعَثَ اللّٰہُ لَہٗ مَلَکًا یَّحْمِیْ لَحْمَہٗ مِنْ نَّارِ جَھَنَّمَ جب کوئی منافق کسی مسلمان کو پیٹھ پیچھے بُرا کہہ رہا ہو تو جو شخص اُس منافق سے اس مسلمان کی حمایت کرے اللہ عزوجل اس کے لئے ایک فرشتہ بھیجے کہ آتش دوزخ سے اُس کے گوشت کو بچائے اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤٗدَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حدیث ۲۰۸[۲۵۸]: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رَاَیْتُ جَعْفَرًا یَطِیْرُ مَلَکًا فِی الْجَنَّۃِ تَدْمِیْ قَادِمَتَاہُ وَرَاَیْتُ زَیْدًا دُوْنَ ذٰلِکَ فَقُلْتُ مَا کُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ زَیْدًا دُوْنَ جَعْفَرَ فَقَالَ جِبْرِیْلُ اِنَّ زَیْدًا بِدُوْنِ جَعْفَرَ وَلٰکِنَّا فَضَّلْنَا جَعْفَرَ بِقَرَابَتِہٖ مِنْکَ میں نے جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملاحظہ فرمایا کہ فرشتہ بن کر جنت میں اُڑ رہے ہیں اور اُن کے بازوؤں کے اگلے دونوں شہپروں سے خون رواں ہے اور زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میں نے اُن سے کم مرتبہ پایا میں نے فرمایا مجھے گمان نہ تھا کہ زید کا مرتبہ جعفر سے کم ہوگا جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نے عرض کی زید جعفر سے کم نہیں مگر ہم نے جعفر کا مرتبہ زید سے بڑھا دیا ہے اس لئے کہ وہ حضور سے قرابت رکھتے ہیں ابْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلِیٍّ مُرْسَلًا

حدیث ۲۰۹[۲۵۹]: طلحہ بن عبید اللہ احد العشرۃ المبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں روز احد میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۵۷؎ مسلمان سے غیبت دفع کرنے کا فرشتہ آتش دوزخ پر نگہبان ہے۔

۲۵۸؎ حضرت جعفر طیار کو جبریل امین نے جنت میں زیادہ مرتبہ عطا کر دیا۔

۲۵۹؎ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جبریل امین قیامت کے ہر ہول سے بچالیں گے۔

کو کندھیاں لے کر ایک چٹان پر بٹھا دیا کہ مشرکین سے آڑ ہو گئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پس پشت دست مبارک سے ارشاد فرمایا ھٰذَا جِبْرِیْلُ یُخْبِرُنِیْ اَنَّہٗ لَا یَرَاکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْ ھَوْلٍ اِلَّا اَنْقَذَکَ مِنْہُ یہ جبریل مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اے طلحہ وہ روز قیامت تمہیں جس کسی دہشت میں دیکھیں گے اُس سے تمہیں چھڑا دیں گے۔ اِبْنُ عَسَاکِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ حدیث ۲۱۰: جب امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو لولوہ مجوسی خبیث نے خنجر مارا اور امیر المومنین نے مشورے کا حکم دیا (کہ میرے بعد عثمان غنی و علی مرتضیٰ و طلحہ و زبیر و عبد الرحمٰن بن عوف و سعید بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم چھ صاحبوں سے مسلمان جسے مناسب تر جانیں خلیفہ بنائیں) حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خدمت امیر المومنین میں آئیں اور کہا اے باپ میرے بعض لوگ کہتے ہیں یہ چھ شخص پسندیدہ نہیں امیر المومنین نے فرمایا مجھے تکیہ لگا کر بٹھا دو بٹھائے گئے ارشاد فرمایا علی کی شان میں کیا کہہ سکتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا اے علی اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں لا تو روز قیامت میرے ساتھ میرے درجے میں داخل ہو گا۔ بھلا عثمان کی شان میں کیا کہہ سکتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس دن عثمان انتقال کرے گا آسمان کے فرشتے اس پر نماز پڑھیں گے میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ فضیلت خاص عثمان کے لئے ہے یا ہر مسلمان کے لئے فرمایا خاص عثمان کے لئے۔ طلحہ بن عبید اللہ کو کیا کہیں گے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کجاوا پشت مرکب سے گر گیا تھا میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کون ہے کہ میرا کجاوا ٹھیک کر دے اور جنت لے۔ یہ سنتے ہی طلحہ دوڑے اور کجاوا درست کر دیا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ان سے ارشاد فرمایا یَا طَلْحَۃُ ھٰذَا جِبْرِیْلُ یُقْرِئُکَ

السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ فِيْ اَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى اُنْجِيَكَ مِنْهَا
اے طلحہ یہ جبریل ہیں تجھے سلام کہتے اور بیان کرتے ہیں کہ میں قیامت کے ہولوں میں تمہارے
ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ ان سے تمہیں نجات دوں گا۔ زبیر بن عوام[ف۲۶۰] کو کیا کہیں گے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور آرام فرماتے تھے۔ زبیر بیٹھے
پنکھا جھلتے رہے یہاں تک محبوب رب العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے
فرمایا اے ابوعبداللہ (زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے) کیا جب سے تو جھل رہا
ہے عرض کی میرے ماں باپ حضور پر نثار جب سے برابر جھل رہا ہوں سید عالم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى اَذُبَّ عَنْ وَجْهِكَ شَرَرَ جَهَنَّمَ یہ جبریل ہیں تجھے سلام
کہتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ میں روز قیامت تمہارے ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ
تمہارے چہرے سے جہنم کی اڑتی چنگاریاں دور کروں گا۔ سعد بن ابی وقاص کو کیا
کہیں گے میں نے روز بدر دیکھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چودہ بار ان
کی کمان چلہ باندھ کر انہیں عطا کی اور فرمایا تیر مار تیرے قربان میرے ماں باپ۔
عبدالرحمٰن[ف۲۶۱] بن عوف کو کیا کہیں گے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا
حضور حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف فرما تھے دونوں
صاحبزادے رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھوک کے رونے بلکتے تھے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کون ہے کہ کچھ ہماری خدمت میں حاضر کرے اس پر
عبدالرحمٰن بن عوف حیس (کہ خرمائے خستہ برآوردہ اور پنیر کو باریک کوٹ کر گھی میں

ف۲۶۰ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے کو جبریل امین دوزخ کی اڑتی چنگاری سے محفوظ رکھیں گے۔

ف۲۶۱ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: "خدا تیرے دنیا کے کام بنائے تیری آخرت تو خود میرے ذمہ ہے۔"

گوندھتے ہیں) اور دو روٹیاں کہ اُن کے بیچ میں روغن رکھا بنالے کر حاضر ہوئے رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کَفَاكَ اللّٰهُ اَمْرَ دُنْيَاكَ وَاَمَّا اَمْرَ اٰخِرَتِكَ فَاَنَا لَهَا ضَامِنٌ اللہ تعالیٰ تیرے دنیا کے کام درست کر دے اور تیری آخرت کے معاملہ کا تو میں ذمہ دار ہوں مَعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى فِي زِيَادَةِ مُسْنَدِ مُسَدَّدٍ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ وَاَبُوْ بَكْرِ نِ الشَّافِعِيُّ فِي الْغَيْلَانِيَاتِ وَاَبُو الْحَسَنِ بْنُ بِشْرَانَ فِي فَوَائِدِهٖ وَالْخَطِيْبُ فِي تَلْخِيْصِ الْمُتَشَابِهِ وَابْنُ عَسَاكِرٍ فِي تَارِيْخِ دِمَشْقَ وَالدَّيْلَمِيُّ فِي مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا امام جلیل جلال سیوطی جمع الجوامع میں فرماتے ہیں سَنَدُهٗ صَحِيْحٌ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

تکملۂ کاملہ وصل اول کی طرف پھر عود کرنا وَالْعَوْدُ اَحْمَد ؎

اَعِدْ ذِكْرَ وَالْبُنَا لَنَا اِنَّ ذِكْرَهٗ ‏ هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهٗ يَتَضَوَّعُ

باز ہوائے چمنم آرزو ست ‏ جلوۂ سرو سمنم آرزو ست

پھر اُٹھا ولولۂ یادِ بیابانِ حرم ‏ پھر کھنچا دامنِ دل سوئے مغیلانِ حرم

اللہ اللہ اس حدیث صحیح کے پچھلے جملے نے پھر وصل اول احادیث متعلقہ محبوب اجمل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آتش شوق سینے میں بھڑکا دی کُتّا اپنے پیارے آقا مہربان مولیٰ کا دروازہ چھوڑ کر کہاں جائے ہر پھر کر وہیں کا وہیں رہا چاہے بلکہ واللہ یہ کُتّا اپنے پیارے کریم مالک کے درِ اطہر سے ہٹا ہی نہیں انبیاء کے دروازے پر جائے تو انہیں کا گھر ہے اولیاء کے یہاں آئے تو انہیں کا در ہے ملئکہ کی منزلوں پر گزرے تو انہیں کا نگر ہے۔ ع

کوئی اور اُن کے سوا کہاں وہ اگر نہیں تو جہاں نہیں

؎ یک چراغ ست دریں خانہ کہ از پرتو آں ‏ ہر کجا در نگری انجمنے ساختہ اند

آسماں خوان زمیں خوان زمانہ مہمان ۔ صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا
بندہ ات غیرت بردسکے بردر غیرت رود ۔ در رود چوں بنگرد ہم شاہِ آں ایوان توئی

حدیث ۲۱۱: نزال بن سبرہ فرماتے ہیں ایک دن ہم نے امیرالمومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو خوش دل پایا عرض کی یا امیرالمومنین اپنے یاروں کا حال ہم سے بیان کیجئے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سب صحابہ میرے یار ہیں ہم نے عرض کی اپنے خاص یاروں کا تذکرہ کیجئے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی صحابہ نہیں کہ میرا یار نہ ہو ہم نے عرض کی ابوبکر صدیق کا حال بیان کیجئے فرمایا یہ وہ صاحب ہیں کہ اللہ عزوجل نے جبریل امین و محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہما وسلم کی زبان پر اُن کا نام صدیق رکھا وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنہیں ہمارے دین کی امامت کو پسند فرمایا تو ہم نے اپنی دنیا میں بھی اُنہیں کو پسند کیا ہم نے عرض کی عمر بن خطاب کا حال فرمایئے فرمایا یہ وہ صاحب ہیں جن کا نام اللہ عزوجل نے فاروق رکھا اُنہوں نے حق کو باطل سے جدا کر دیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو عرض کرتے سُنا کہ الٰہی عمر بن خطاب کے سبب اسلام کو عزت دے ہم نے [۲۶۲] عرض کی عثمان کا حال کہیے فرمایا ذَالِكَ امْرُءٌ يُدْعٰى فِي الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى ذَا النُّوْرَيْنِ كَانَ خَتَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَيْهِ ضَمِنَ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ ط یہ وہ صاحب ہیں کہ ملاءِ اعلےٰ و بزم بالا میں ذی النورین پکارے جاتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو شاہزادیوں کے شوہر ہوئے سرورِ اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اُن کے لئے جنت میں ایک مکان کی ضمانت فرمائی ہے خَيْثَمَةُ وَاللَّالَكَائِيُّ وَالْعُشَارِيُّ فِي فَضَائِلِ الصِّدِّيْقِ وَابْنُ عَسَاكِرٍ عَنْهُ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ

---

۲۶۲ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکان بہشتی کی ضمانت فرمائی۔

رَوَاہُ عَنْہُ اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ سَأَلْنَا عَلِیًّا عَنْ عُثْمٰنَ رَضِیَ اللّٰہُ تعالے عَنْھُمَا قَالَ ذَاکَ امْرُؤٌ فَذَکَرَہٗ حدیث ۲۱۳ : کہ سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے مکہ معظمہ میں کسی سے فرمایا کہ اپنا گھر میرے ہاتھ بیچ ڈال کہ مسجد حرام میں زیادت فرماؤں اور تیرے لئے جنت میں مکان کا ضامن ہوں اُس نے عذر کیا پھر فرمایا انکار کیا۔ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ہوئی یہ شخص زمانۂ جاہلیت میں ان کا دوست تھا اُس سے باصرار تمام دس ہزار اشرفی دے کر خرید لیا پھر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضور اب وہ گھر میرا ہے فَھَلْ اَنْتَ اٰخِذُھَا بِبَیْتٍ تَضْمَنُ لِیْ فِی الْجَنَّۃِ کیا حضور مجھ سے ایک مکان بہشت کے عوض لیتے ہیں جس کے حضور میرے لئے ضامن ہو جائیں قَالَ نَعَمْ فرمایا ہاں فَاَخَذَھَا مِنْہُ وَضَمِنَ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَاَشْھَدَ لَہٗ عَلٰی ذَالِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ حضور نے اُن سے وہ مکان لے کر جنت میں اُن کے لئے ایک مکان کی ضمانت فرمائی اور مسلمانوں کو اس معاملہ پر گواہ کر لیا اَحْمَدُ الْحَاکِمِیُّ فِیْ فَضَائِلِ عُثْمٰنَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ۔

حدیث ۲۱۳ : کہ جب مہاجرین (و۲۶۳) مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ میں آئے یہاں کا پانی پسند نہ آیا شور تھا بنی غفار سے ایک شخص کی ملک میں ایک شیریں چشمہ مسمّٰی بہ رومہ تھا وہ اُس کی ایک مشک نیم صاع کو بیچتے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا بِعْنِیْھَا بِعَیْنٍ فِی الْجَنَّۃِ یہ چشمہ میرے ہاتھ ایک چشمۂ بہشت کے عوض بیچ ڈال عرض کی یا رسول اللہ میری اور میرے بچوں کی معاش اسی میں ہے مجھ میں طاقت نہیں یہ خبر عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی وہ چشمہ مالک سے

و۲۶۳ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت کا چشمہ عثمان غنی کے ہاتھ بیچ ڈالا۔

پینتیس ہزار روپے کو خرید لیا پھر خدمت اقدس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ اَتَجْعَلُ لِی مِثْلَ الَّذِی جَعَلْتَ لَہٗ عَیْنًا فِی الْجَنَّۃِ اِنِ اشْتَرَیْتُہَا یا رسول اللہ کیا جس طرح حضور اس شخص کو چشمہ بہشتی عطا فرماتے تھے اگر میں یہ چشمہ اس سے خرید لوں تو حضور مجھے عطا فرمائیں گے فَقَالَ نَعَمْ فرمایا ہاں عرض کی میں نے بیر رومہ خرید لیا اور مسلمانوں پر وقف کر دیا اَلطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَابْنُ عَسَاکِرٍ عَنْ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۲۱۴ و۲۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اِشْتَرٰی عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مِنْ رَّسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَنَّۃَ مَرَّتَیْنِ یَوْمَ رُوْمَۃَ وَیَوْمَ جَیْشِ الْعُسْرَۃِ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو بار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنت خرید لی بیر رومہ کے دن اور لشکر کی تنگدستی کے روز اَلْحَاکِمُ وَابْنَا عَدِیٍّ وَّعَسَاکِرٍ عَنْہُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

حدیث ۲۱۵ و۲۶۵: کہ حضور مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا لَکَ الْجَنَّۃُ عَلَیَّ یَا طَلْحَۃُ غَدًا کل تمہارے لئے جنت میرے ذمہ پر ہے اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۲۱۶ و۲۶۶: صحیح بخاری شریف میں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ یَّضْمَنْ لِّی مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنْ لَہُ الْجَنَّۃَ جو میرے لئے اپنی زبان و شرمگاہ کا ضامن ہو جائے (کہ ان سے میری نافرمانی نہ کرے) میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ امام الوہابیہ علیہ

و۲۶۴ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت عثمان غنی کے ہاتھ بیچ ڈالی۔

و۲۶۵ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت دینا اپنے ذمے کر لیا۔

و۲۶۶ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نیک بندے کے لئے جنت کی ضمانت فرمائی۔

ماعلیہ اپنے مقر کو پہنچا اب یہ حدیثیں کسے دکھائیں کہ ادبے بصر بدزبان تیرے نزدیک تو "وہ کسی چیز کے مختار نہیں اُن کو کسی نوع کی قدرت نہیں کسی کام میں ہ بالفعل اُن کو دخل ہے نہ اُس کی طاقت رکھتے ہیں اپنی جان تک کے نفع و نقصان کے مالک نہیں دوسرے کا تو کیا کرسکیں اللہ کے یہاں کا معاملہ اُن کے اختیار سے باہر ہے وہاں کسی کی حمایت نہیں کرسکتے کسی کے وکیل نہیں بن سکتے" ان حدیثوں کو سوچ کہ وہ بتملیک الٰہی عزوجل جنت کے مالک کارخانہ الٰہی کے مختار ہیں ضمانتیں فرماتے ہیں اپنے ذمے لیتے ہیں عطا فرماتے ہیں بیع کر دیتے ہیں ہر عاقل جانتا ہے کہ بیع وہی کرے گا جو خود مالک ہو یا مالک کی طرف سے ماذون و مختار ورنہ فضولی ہے جس کا قصد فضول اور عقد بیکار۔ الحمد للہ اہل حق کے نزدیک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نفاذ تصرف کی دونوں وجہیں حاصل حقیقت عطائیہ لیجئے تو وہ ضرور مالک جنان بلکہ مالک جہان ہیں اور ذاتیہ لیجئے تو مالک حقیقی کے ماذون مطلق و نائب کامل ہاں گمراہ بددین وہ جو دونوں شقیں باطل جانے اور اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ فضولی محض مانے وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُوْنَ ۞ حدیث ۲۱۷ ۲۶۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَنْ بَكَّرَ يَوْمَ السَّبْتِ فِي طَلَبِ حَاجَةٍ فَأَنَا ضَامِنٌ بِقَضَائِهَا جو شنبے کے دن تڑکے کسی حاجت کی تلاش کو جائے میں اُس کی حاجت روائی کا ذمہ دار ہوں أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حضرت سیدی نظام الحق والدین محبوب الٰہی سلطان اولیا قدست اسرارہم کی نسبت لوگ کہتے ہیں۔ بعد جمعہ جو کیجئے کام اُس کے ضامن شیخ نظام۔ وہابی اسے شرک کہتے ہیں وہی حکم اس حدیث پر لازم۔

ف ۲۶۷ امام الوہابیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ فضولی جانتا ہے۔ ف ۲۶۸ حدیث کہ شنبہ کو علی الصباح کسی حاجت کی تلاش میں جائے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی حاجت روائی کے ذمہ دار ہیں

حدیث ۲۱۸: حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل بعثت حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمن کو تجارۃ جاتے تھے ایک پیر مرد عسکلان بن عوا کرکے یہاں قیام فرماتے وہ ان سے مکہ معظمہ کا حال پوچھتے تم میں کوئی مشہور بلند چرچے والا پیدا ہوا کسی نے تم پر تمہارے دین میں خلاف کیا یہ انکار کرتے جب بعد بعثت اقدس گئے ۔ پیر مرد نے کہا میں تمہیں وہ بشارت دیتا ہوں کہ تمہارے لئے تجارت سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم سے نبی برگزیدہ مبعوث فرمایا اُن پر اپنی کتاب اُتاری وہ اصنام سے روکتے اور اسلام کی طرف بلاتے ہیں حق کا حکم دیتے اور اُس کے فاعل ہیں باطل سے منع کرتے اور اُس کے مبطل ہیں وہ ہاشمی ہیں اور تم اے عبد الرحمٰن اُن کے ماموں جلد پلٹو اور اُن کی خدمت و تصدیق کرو اور یہ اشعار میری طرف سے اُن کی بارگاہ والا میں پہنچاؤ ۔ چند اشعار دربارۂ تصدیق رسالت و اظہار شوق و عذر پیرانہ سالی و استعانت سرکار عالی صلوات اللہ وسلامہ علیہ کہے ازاں جملہ یہ دو شعر ؎

إِذَا نَأَتْ بِالدِّيَارِ بُعْدُكُ   فَأَنْتَ حِرْزِيْ وَمُسْتَرَاحِيْ

فَكُنْ شَفِيْعِيْ إِلَى مَلِيْكٍ   يَدْعُو الْبَرَايَا إِلَى الْفَلَاحِ

جب[۲۶۹] کہ شہروں کو دوری فاصلہ نے بعید کر دیا تو حضور میری پناہ اور مجھے راحت ملنے کی جگہ ہیں ۔ تو حضور میرے شفیع ہوں اُس بادشاہ کے یہاں جو مخلوق کو نجات کی طرف بلاتا ہے ۔ عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واپس آکر یہ حال صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گزارش کیا انہوں نے فرمایا یہ محمد بن عبد اللہ ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے اپنی تمام مخلوق کی طرف رسول کیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم اُن کے حضور

ف[۲۶۹] جب کہ میں دور اور حاضری سے معذور ہوں تو حضور میری پناہ اور مجھے راحت ملنے کی جگہ ہیں ۔

حاضر ہو یہ حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا اور ارشاد ہوا میں ایک سرادار چہرہ دیکھتا ہوں جس کے لئے خیر کی اُمید ہے کہو کیا خبر ہے انہوں نے عرض کی کیسی۔ فرمایا پیام بھیجنے والے نے جو پیام ہمارے حضور بھیجا ہے وہ امانت ادا کرو سنتے ہو اولا د حمیر خواص مومنین سے ہیں۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سنتے ہی مسلمان ہوئے پھر وہ اشعار حضور میں عرض کئے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رُبَّ مُؤْمِنٍ بِیْ وَلَمْ یَرَنِیْ وَمُصَدِّقٍ بِیْ وَمَا شَهِدَنِیْ اُولٰٓئِكَ اِخْوَانِیْ۔ یعنی، مجھ پر بعض ایمان لانے والے (ایسے ہیں) جنہوں نے مجھ کو دیکھا نہیں اور بعض لوگ میری تصدیق کرنے والے (ایسے ہیں) جن کو میرے پاس حضوری حاصل نہ ہو سکی، یہ لوگ میرے بھائی ہیں (کلمۂ اخوت کو ان کے اعزاز کے لئے تواضعاً فرمایا)

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الامن والعلیٰ کے مضامین کی فہرست